اپنے گھر کے سارے موسم

مسرت جبین زیب

اپنے گھر کے سارے موسم

مسرت جبین زیبا

زمانے کو میں اب بھی کھل رہی ہوں
تمہارے ساتھ جو ہر پل رہی ہوں

بھلائے گا مجھے تو دل سے کیسے
ترا گزرا ہوا میں کل رہی ہوں

علیحدہ ہو کے تو پچھتا رہا ہے
بچھڑ کر ہاتھ میں بھی مل رہی ہوں

یہی میں خواب اکثر دیکھتی ہوں
تمہارا ہاتھ تھامے چل رہی ہوں

کسی کو کیا پتہ وہ درد کیا تھا
میں تیری بن کے جس میں جل رہی ہوں

ستارے مجھ سے پہلے سو گئے ہیں
شمع کے ساتھ میں اب ڈھل رہی ہوں

غضب کا حبس ہے موسم میں زیبا
تری یادوں سے پنکھا جھل رہی ہوں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اپنے گھر کے سارے موسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اپنے گھر کے سارے موسم

اپنے گھر کے سارے موسم

مسرت جبیں زیبا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

القمر انٹرپرائزز
رحمان مارکیٹ، اردو بازار لاہور

جملہ محفوظ ہیں

نام کتاب:	اپنے گھر کے سارے موسم
شاعرہ:	مسرت جبیں زیبا
سنِ اشاعت:	اپریل ۲۰۱۰ء
ناشر:	القمر انٹر پرائزز، لاہور
سرِ ورق:	آغا نثار
کمپوزنگ:	عمران شناور
صفحات:	۳۱۲
تعداد:	۵۰۰
مطبع:	حافظ جمیل پرنٹرز
قیمت:	۴۰۰ روپے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اپنے گھر کے سارے موسم

مسرت جبیں زیبا پاکستان کی بہت سینئر شاعرہ ہے جو عرصۂ دراز سے کویت میں مقیم ہے۔ پردیس میں رہنے والوں کے دکھ، ان کے معاملاتِ زندگی، وطن کی یاد، عزیز و اقرباء سے دوری کا احساس، غمِ روزگار اور غریب الوطنی ایسے موضوعات ہیں جو اردو شاعری میں تخلیقی سطح پر داخل ہو کر تغزل کی اثر پذیری سے قارئینِ ادب کی روحوں تک رسائی حاصل کر چکے ہیں۔

مسرت جبیں زیبا نہایت حساس اور دردمند دل رکھنے والے شاعرہ ہے۔ اس کے ہاں جذبات کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا ہے جو اپنے کناروں سے نکل نکل جاتا ہے۔ وہ غزل کہتی ہے تو اُس میں زیبا کا تہہ در تہہ درد ایک فکری نظام میں ڈھل کر صفحۂ قرطاس پر بکھر جاتا ہے جو آنکھوں کے راستے دل و دماغ سے ہوتا ہوا قاری کی روح میں سما جاتا ہے۔ اپنے ذاتی خوابوں اور یادوں کے ساتھ ساتھ زیبا نے اجنبی دیاروں کے نامانوس مناظر سے الجھتی ہوئی اپنی زندگی کی مجبوریوں اور محرومیوں کو بھی پینٹ کیا ہے۔ یہ تصویریں نگاہوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور ذہنوں کو دیر تک سوچتے رہنے پر آمادہ بھی کرتی ہیں۔

مسرت جبیں زیبا نسوانی حوالوں سے اردو شاعری کی ایک نئی تاریخ رقم کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وطن کے سیاسی ماحول کا بھی زیبا کی شاعری پر گہرا اثر نظر آتا ہے۔ وہ اپنے وطن کے سیاسی ماحول سے بیزار نظر آتی ہے۔ اور اس کا لہجہ تلخ ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے لیکن لہجے کی یہ تلخی تخلیقی سطح پر ابھر کر قلب و روح کو گرماتی ہے۔ زیبا ادبی مراکز سے دور بیٹھ کر

میڈیا کی بیساکھیوں کے بغیر ایک بڑی قد آور جینوئن شاعرہ کے طور پر اپنا لوہا منوا چکی ہے۔ کویت سے آنے والی شاعری کی یہ آواز آفاقِ ادب کی وسعتوں میں دور دور تک گونج رہی ہے۔ زیبا پر شاعری کی دیوی مہربان ہے۔ وہ زود گو بھی ہے اور بسیار گو بھی' لیکن یہ سب کچھ ایک مضبوط فکری نظام سے مربوط ہے۔ زیبا کی شاعری محض شاعری نہیں بلکہ ہماری سیاسی' معاشرتی اور جذباتی زندگی کی ایک تاریخ بھی ہے' جسے زیبا نے اپنے خونِ دل سے لکھا ہے۔ اسے وطن میں ہونے والے الم ناک واقعات کا ادراک ہے۔ اس کی شاعری میں ہمارے خوابوں کی تلخ تعبیروں کا اعتراف ملتا ہے۔ وہ ایسی شاعرہ نہیں جو چشم پوشی کا الزام اپنے سر لے۔ وہ جو کچھ محسوس کرتی ہے' لکھ دیتی ہے۔ زیبا ایک سچی' کھری' حساس اور محبت بھرا دل رکھنے والی دور افتادہ شاعرہ ہے' جس کی شاعری میں ہمیں اپنے گھر کے سارے موسم نظر آتے ہیں۔

باقی احمد پوری

۱۱/اپریل ۲۰۱۰ء

لاہور

فہرست

پیش لفظ (مسرت جبیں زیبا) ۱۷

مرے خدا کی یہ ہے طے' نماز پڑھتی ہے (حمد باری تعالیٰ) ۱۹

میل در آیا ہے جو روح میں وہ دور کروں (نعت رسولِ مقبول) ۲۱

غزلیں

شہیدوں میں شمار اس کا نہ ہو سکتا ہے غازی میں ۲۵

وہ جو برسوں پہلے دلوں میں تھا وہ تپاک جانے کہاں گیا ۲۷

ملمع اترا تو پھر جاں بحق خلوص کی ہے ۲۸

آندھیاں میرے دائیں بائیں رہتی ہیں ۲۹

خامشی میں ادائیں بولتی ہیں ۳۱

سینے میں جلترنگ کوئی بج نہیں رہا ۳۳

حیات بس اسی صدمے سے تنگ رہتی ہے ۳۵

آساں نہیں ہے اب کوئی تقریب دیکھنا ۳۷

چند آنکھوں میں نشے کے ساتھ مستی چھا گئی ۳۸

Musarrat Jabeen Zeba - muzeba.com

خون میں غلطاں تھا مے سرخ پھریرے ہاتھ	۳۹
آنکھ مزدور کی تب دور تلک اٹھتی ہے	۴۱
زندہ ہیں میرے شہر میں مفلس جیے بغیر	۴۲
خواب کا عالم بھی اب تعبیر جیسا ہو گیا	۴۳
زمانے سے گریزاں کر رہی ہے	۴۴
خاموشی کی چادر اوڑھے آوازوں کا شور	۴۵
عفریت جب بھی پھیلا ہے نام و نمود کا	۴۷
ملے تو پھر وہ کبھی فاصلہ نہیں رکھتا	۴۸
گوشِ دل سے جسے سنا ہی نہیں	۴۹
ہیں تیرے نرم لمس کی عکاس انگلیاں	۵۰
خواب ہیں حورِ شمائل میرے	۵۱
پڑا جو کال تو احساس کا ذخیرہ رکھا	۵۲
یہ چاہتے تھے ذرا گفتگو ادب پہ رہے	۵۳
ہو گئیں اب وہی تو خواب آنکھیں	۵۵
زمانے کو میں اب بھی کھل رہی ہوں	۵۶
یوں تو ممکن ہے کہ رکھتے ہوں بہائم جذبے	۵۷
یہ دہشت گرد کیا لاہور کیا کوہاٹ لیتے ہیں	۵۸
آنچل سے بندھے جگنو جھٹکنے نہیں دیتا	۵۹
گوہر کی طرح اب بھی ہے پھوٹی ہوئی عورت	۶۱
اقدار کے مٹ جانے کا ڈر بیٹھ گیا ہے	۶۲

برسوں لگتے ہیں بھلانے کے لیے	۶۳
کوئی حرفِ باریابی جو ہو مستجاب لاؤ	۶۵
وطن سے دور بھی آخر ادب تخلیق ہوتا ہے	۶۷
توڑ گیا اپنے ہاتھوں سے جس سے دل وابستہ تھا	۶۸
آگ آنکھوں میں بھری ہے میری	۶۹
ضبط کے لمحے کڑے ہوتے ہیں	۷۱
وہی سب کچھ تھا مگر پہلے سے دن رات نہ تھے	۷۲
ہائے درگور ہو گئی کیسے	۷۳
روز ملتا ہے بچھڑ جاتا ہے	۷۵
روشنی دائرے سنہری جھلک	۷۶
لمحہ لمحہ رات بٹی تھی	۷۷
گورگِ جاں سے وہ قریب ملا	۷۸
در و دیوار سے ٹپکی وحشت	۷۹
دو شعر	۸۰
جنوں کے آتے ہی رخصت ہوئی بصارت بھی	۸۱
تری یادوں کا پشمینہ عجب ہے	۸۲
وفورِ ضبط سے نس نس میں خون جم سا گیا	۸۳
ایک تھا گرچہ پانچ جیسا تھا	۸۴
کرو گے گر نہ اندازہ وفا کا	۸۵
مقدر ہی ہمارا سو گیا ہے	۸۶

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

خود کلامی تھی کہ راز و نیاز تھا	۸۷
کٹھن سہی میں بصد انضباط کہہ لوں گی	۸۸
بظاہر ٹھیک سب کچھ چل رہا ہے	۸۹
لے لیتے ہیں ٹکر لوگ	۹۰
جو چاہے وہ کہہ سکتا ہے	۹۱
پنپنے تھے دل میں جتنے وہ چاؤں ہی لے گئی	۹۲
سردے کے اگر دار کی قیمت نہیں دیتا	۹۳
یہ سچ ہے بولنے میں سچ گئی تھی	۹۴
اس دورِ مادیت میں بکر ہے نہ زید ہے	۹۵
اب مرے خواب تھک گئے ہیں بہت	۹۶
حوصلہ کتنا تھا میرا غور کر کے دیکھنا	۹۷
نہ کوئی منزل نہ کوئی گھر ہے	۹۸
تیرے میرے خوابوں کا نگر ٹوٹ رہا ہے	۹۹
جب تیرے اعتبار کی دولت نصیب تھی	۱۰۰
کبھی زیریں گلی کوچوں کبھی بالائی گلیوں میں	۱۰۱
گولہ باری ملکوں پر ہے آگ لگی ہے شہروں میں	۱۰۳
ترے خیال میں دن رات منہمک رہنا	۱۰۴
کس جگہ کھائی تھی ٹھوکر کس کی تھامے پور تھی	۱۰۵
سنا گرچہ پرانی دھن رہا ہے	۱۰۶
جب کنارِ بحر مٹی کے گھروں کا شوق تھا	۱۰۷

یہ سچ ہے کہ اوصافِ حمیدہ نہیں رکھتے	۱۰۹
نقاب ڈال کے منہ پر نقاب بیچتے ہیں	۱۱۱
کسے خبر ہے چمن میں کہ تپتی ریت میں ہیں	۱۱۳
درسِ اخلاق بھی رٹا دیکھا	۱۱۴
اشتہارات نے جس دن سے ہے لے لی عورت	۱۱۵
کوچۂ غم میں بے ہنر بھی گئی	۱۱۷
چلو ان وادیوں میں زندگی واپس بلاتی ہے	۱۱۹
آؤ کھویا ہوا جہاں ڈھونڈیں	۱۲۱
بچھڑی جو راہبر سے میں تنہا بھٹک گئی	۱۲۳
پیہوں پیہے کی کوئل کی کوک لے آئی	۱۲۴
قیامت سے نہیں کم رات لمبی اور دن چھوٹے	۱۲۵
تہذیب کے کردار کے اوتان پڑے ہیں	۱۲۶
مجھ سے مل کر میرے جیسا ہو گیا	۱۲۷
ماں سی چیز کہاں ہوتی ہے	۱۲۸
ظلم کا دور ہے، محفوظ کہاں اب ہیں شریف	۱۲۹
کیا خدا کرتا ہے اک لمحے میں انسان کے ساتھ	۱۳۰
الحفیظ اور الاماں وحشت	۱۳۱
ہم نے بے ساختہ ان قدموں کی پھر آہٹ لی	۱۳۳
دل میں ابھرا بھی تو زیباؔ کبھی احساسِ خوشی	۱۳۴
لاکھوں فکریں اور تنگدستی	۱۳۵

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تبصرہ کیا ہو کہاں کون ہے چاہت کے بغیر ۱۳۷

دھوپ میں جیسے کھیت جلتا ہے ۱۳۹

تیری ہمزاہی جب شمول نہیں ۱۴۰

چھان کر خاک تیرے گاؤں کی ۱۴۱

کچھ لوگ حقیقت سے بچ کر خوابوں سے محبت کرتے ہیں ۱۴۳

کہاں بہتی ہے گنگا دیکھتا ہے ۱۴۵

کہیں پہ ناپ کہیں تول رہ ہی جاتا ہے ۱۴۷

ہنڈیا پتھر ڈال کے پکنے رکھتی ہے ۱۴۸

بھیڑ دیکھی تو خیال آیا ہمیں ۱۴۹

صورت کچھ اس طرح سے ہے امن وامان کی ۱۵۰

سچی باتیں کہہ جاتے ہیں منہ پر اکثر جھوٹے لوگ ۱۵۱

دھوپ سے ہاتھ ملایا ہے کہ میں زندہ رہوں ۱۵۲

لٹا سب باپ جس پہ دھن چکا ہے ۱۵۳

زباں سے کہہ تو اگرچہ وہ سچ نہیں سکتا ۱۵۵

کبھی برباد کرتا ہے، کبھی آباد کرتا ہے ۱۵۶

پَو پھٹے تک قلزمِ غم سے بھی وہ گہرا رہا ۱۵۷

بھول جانے کی میں گوٹھانتی ہوں ۱۵۹

اسے ادراک ملتا ہے وہی عرفان لیتا ہے ۱۶۰

کیوں چاہا تھا اکثر کہنے لگتی ہیں ۱۶۱

نظر میں جب سے کوئی جچ گیا ہے ۱۶۲

کہاں ہیں پہلے سی معصوم نسلیں ۱۶۳

ہمیشہ گھر کی ثقافت سے اپنے پیار کیا ۱۶۴

تمہاری سوچ پہ گو میرا اختیار نہیں ۱۶۵

دل کو کوئی خوشی نہیں لگتی ۱۶۷

یاد آئی وہ پرانی ٹھنڈک ۱۶۹

کیوں اتر آتا ہے ان آنکھوں میں پانی لکھتی ۱۷۱

لا اُبالی سی تھی سندھرنا پڑا ۱۷۲

زندگی ہے بڑے کمال کی چیز ۱۷۳

شہر میں عالمِ پناہ بھی نہیں ۱۷۵

حیا کا پھول کسی راہ پہ کھلے تو سہی ۱۷۶

کہنا ہے دسمبر کی یہ ناراض ہوائیں ۱۷۷

ندیاں جھرنے بہتے ہیں گل کھلتے ہیں ۱۷۸

کیا کوئی سانس لے گا بھلا اطمینان کی ۱۷۹

لگتا ہے کہ وہ اب بھی مجھے سوچ رہا ہے ۱۸۰

اس دشمنِ جاں سے مری جس دن سے لڑی آنکھ ۱۸۱

پھر سے ہوئے جو آکے ہم آباد کویت میں ۱۸۳

مر گئے ہیں جو لعل ماؤں کے ۱۸۵

قہر جو ٹوٹا اب جانوں پہ پوچھو چاند ستاروں سے ۱۸۷

مصلحت اوڑھ کے اور بچ کے نکل جاتا ہے ۱۹۰

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

نظمیں

پردیس کی عید	۱۹۳
پردیس	۱۹۵
رفاقت	۱۹۶
وصیت	۱۹۷
یقین دہانی	۱۹۹
آنکھیں	۲۰۰
اے قائداعظم	۲۰۱
پیامِ محبت	۲۰۳
ملی نغمہ	۲۰۵
عید 2007ء	۲۰۷
اذیت	۲۱۰
نوحۂ انسانیت	۲۱۱
اثاثہ	۲۱۴
سانحہ اٹھاوہ اکتوبر ۲۰۰۷ء	۲۱۵
انتظار	۲۱۸
زلزلہ	۲۱۹
احوالِ وطن	۲۲۳
محترمہ فاطمہ جناح کے نام ۲۰۰۳ء میں	۲۲۹
امر رنگ	۲۳۰

میرا دیس	۲۳۱
خوف	۲۳۴
وطن ساز	۲۳۵
دعویٰ بے جواز	۲۳۷
سرزنش	۲۴۱
اعادہ	۲۴۲
تعمیرِ نو	۲۴۴
اے وادیٔ دلگیر	۲۴۶
آئی بسنت بہار	۲۴۸
عید قربان ۲۰۰۵ء اور سونامی	۲۴۹
ماں	۲۵۱
گندے نالے پہ آئی ڈی پیز کو دیکھ کر	۲۵۳
رمضان کی شہید ماؤں کے نام	۲۵۵
ذائقے	۲۵۷
سچی باتیں	۲۵۸
وطن چلیں	۲۵۹
سالِ نو	۲۶۱
لوری	۲۶۴
بے نظیر	۲۶۷
کشمیر کے نام	۲۶۹

Musarrat Tabeen Zeba - mjzeba.com

نظم	۲۷۰
چابیاں	۲۷۵
یقین	۲۷۸
چلو آنگن بلاتے ہیں	۲۷۹
کنک	۲۸۴
قطعات	۲۸۵
ثلاثیاں	۳۰۹
ہائیکو	۳۱۱

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

پیش لفظ

عزیز قارئین! سلامِ مودت!

بچپن سے لکھتی آ رہی ہوں اور آپ حوصلہ افزائی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ دشتِ قلم کی سیاحی میں اب تو عمر واقعی بیت چلی۔ دردِ پردیس سہتے سہتے اور پردیس میں رہ کر وطنِ عزیز کے حالات کے بارے میں متفکر رہتے ہیں۔ ہم جیسے خانہ خرابوں کے دل کا عجب عالم ہے ہم جیسے آوارہ وطن بہتر مستقبل کی امید میں گھروں سے نکل تو پڑتے ہیں مگر نہ بلادِ غیر میں رہ کر وطن کی مٹی کی خوشبو کو بھول سکتے ہیں اور نہ وہاں کی ثقافت سے معانقہ کر سکتے ہیں سو

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

والی مثال صادق آ جاتی ہے یہ سچ کہ..... جسم ہمارے باہر روحیں پاکستان میں رہتی ہیں۔ میری خود شناسی کے مطابق میری ذات کے کئی دیگر پہلوؤں میں پاکستانیت مقامِ عروج پر ہے۔ میں نے کویت' دوبئی یا ابوظہبی میں رہ کر پاکستان کو کتنا سوچا ہے۔ یہ تو کتاب ''اپنے گھر کے سارے موسم'' بتائے گی۔ میں اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتی ہوں۔

پاکستان میں بنائے گئے گھروں میں تالے پڑے ہیں اور دیس کا دوستوں نے وہاں کیا حال کیا ؟ یہ در پردہ ہے..... خدا سے دعا ہے کہ میرا وطن قیامت تک سلامت رہے اور آباد رہے' خوشحال رہے اور ہم اس کی بہاروں میں واپس آئیں۔

میرا مقصد کسی کی دل آزاری اور نہ کوئی سیاسی ٹارگٹ ہے بلکہ ایک ایسی کربناک سچائی کا اظہار ہے جو پردیس میں پاکستانیوں کی پیشانیوں کو دوسری قوموں کے مقابلے میں ہمیشہ عرق آلود رکھتی ہے۔ خدا کرے یہ صورت حال جلد ختم ہو جائے۔ صحت کے بارے میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

مسرت جبیں زیبا
کویت
پوسٹ نمبر 24139
کوڈ:13124
موبائل:66013915

حمد باری تعالیٰ

مرے خدا کی یہ ہے 'طے' نماز پڑھتی ہے
اسی کو دے کے ندا 'اے' نماز پڑھتی ہے

رہے گا قائم و دائم' اسی کی خلق تمام
ہمیشہ سے جو سدا 'ہے' نماز پڑھتی ہے

قلندری کی نسوں کو نچوڑ کر دیکھا
الوہیت کی وہاں 'مے' نماز پڑھتی ہے

یہ جن وانس ہیں مصروف ذکر میں اس کے
اسی کی ہوتی ہے 'جے جے' نماز پڑھتی ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

فقط جبیں ہی نہیں جھکتی اس کی عظمت میں
نمازیوں کی 'رگ و پے' نماز پڑھتی ہے

یہ کس غرور میں عابد ہے زیبؔا سجدوں پر
کہ کائنات کی ہر 'شے' نماز پڑھتی ہے

☆☆☆☆

نعت رسولِ مقبولؐ

میل در آیا ہے جو روح میں وہ دور کروں
دل یہ کہتا ہے کہ پھر قریۂ جاں نور کروں

پاؤں پلکوں کو بنا لوں تو چلوں ان کی طرف
اپنی اوقات سے کوشش تو میں بھرپور کروں

یا محمدؐ کی صدا روح سے میری آئے
خلیے خلیے کو اسی ذکر سے معمور کروں

کروں جاروب کشی جا کے درِ احمدؐ پر
جسم و جاں کو اسی خدمت پہ میں مامور کروں

نعت سرکارؐ کی کچھ ایسے قرینے سے لکھوں
دشمنوں کو بھی میں تعریف پہ مجبور کروں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جلوۂ نورِ محمدؐ کو اتاروں جاں میں
اپنی نس نس کو اسی طور سے میں طُور کروں

بچ کے دنیا کے غموں سے چلوں روضے کی طرف
اور رگ و پے کو میں اُن جلووں سے مسرور کروں

موت کا وقت مقرر ہے یہ انکار نہیں
ان کا در سامنے زیبؔا ہو تو منظور کروں

☆☆☆☆

غزلیں

Musarrat Jabeen Zeba - mZeba.com

○

شہیدوں میں شمار اس کا نہ ہو سکتا ہے غازی میں
فرنگی سوچ در آئے اگر فکرِ حجازی میں

عدوئے دیں تو کیا خود سے بھی تنہا لڑ نہیں سکتا
جواں جس قوم کا مشغول ہو غمزہ طرازی میں

کوئی اخلاق کی گٹھڑی چُرا کر کیسے گھر لائے
کسی کا ہاتھ ہوتا ہے سدا کردار سازی میں

سکونِ دل کی خاطر بھی بہت سے کام ہوتے ہیں
خلوصِ خدمتِ انساں نہیں تمغہ فرازی میں

یہ کیسا درد ہے آخر جو آنچل سے ٹپکتا ہے
رواں ہے اب بھی برسوں سے تری چشمِ پیازی میں

Mussarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

وہی عشقِ حقیقی کے ابھر کر پار اترے گا
جو دل سے ڈوب کر دیکھے کسی عشقِ مجازی میں

تسلسل سے ذرا کچھ دن اٹھا کر ناز تو دیکھو
نیاز اس کا ہے پوشیدہ اسی کی بے نیازی میں

خودی کو دل کی پہنائی سے باہر لا کے چپ ہو جا
بہت شرمندگی ہوگی تمہیں دامن درازی میں

کبھی نیچی اڑانیں اپنی زیبا رکھ نہیں سکتا
مقامِ اوج ہو جس کا جہانِ شاہبازی میں

☆☆☆

○

وہ جو برسوں پہلے دلوں میں تھا وہ تپاک جانے کہاں گیا
تھا محبتوں کا چلن کبھی تہہِ خاک جانے کہاں گیا

جو نہال لہجے تھے کیا ہوئے وہ کمال جذبے کدھر گئے
وہ جمال رشتوں کا تیر جو لگا تاک جانے کہاں گیا

وہ نظر نہیں وہ سماں نہیں وہ مکیں نہیں وہ مکاں نہیں
جو زباں سے سچ کی دلیل تھا وہی باک جانے کہاں گیا

جسے دیکھو بندہ مفاد کا پڑا قہر جاں پہ ہے یاد کا
وہ تلوثات ہیں آج کل دلِ پاک جانے کہاں گیا

نہ بصیرتیں، نہ بصارتیں ہیں مٹی ہوئی سی عبارتیں
جو خلوص و مہر کی جان تھا وہ کھڑاک جانے کہاں گیا

دو حنا بھری تھیں ہتھیلیاں کہ جو آج تک ہیں پہیلیاں
مرے بچپنے کی سہیلیوں کا تھا چاک جانے کہاں گیا

رہ و رسم، فکر و نظر کہاں سبھی اینٹ گارے کے گھر یہاں
وہ جو الفتوں سے جڑا ہوا تھا بلاک جانے کہاں گیا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

ملمع اترا تو پھر جاں بحق خلوص کی ہے
رخِ جناب پہ رنگت ہی فق خلوص کی ہے

جگر کے زخم ہر اک تو چھپا نہیں سکتا
وفا کے چہرے پہ شاید شفق خلوص کی ہے

پتہ ہے جیت کا تمغہ ہے اہلِ زر کے لیے
ہمیشہ ہار ز روئے سبق خلوص کی ہے

فریب کھاؤ نیا گر تو پھر سے لوٹ آنا
کہ میرے سینے میں اب بھی رمق خلوص کی ہے

یہ کس نے کعبۂ دل میں شکوک پیدا کیے
نظر کے سامنے دیوار شق خلوص کی ہے

میں تشنہ کام قتیلِ جفا ہوئی زیبا
چھری دراز جو سوئے حلق خلوص کی ہے

☆☆☆☆

○

آندھیاں میرے دائیں بائیں رہتی ہیں
ہر دم کرتی سائیں سائیں رہتی ہیں

ٹھہرو دل پر سوچ سمجھ کر دستک دو
اس کمرے میں بند صدائیں رہتی ہیں

جھیل سی ان آنکھوں میں ساون ہوتا ہے
جن زلفوں میں کالی گھٹائیں رہتی ہیں

پچھلی شب کو یاد کے صحرا مت جانا
چیختی اور چلاتی ہوائیں رہتی ہیں

وعدوں کی بستی میں سب کا کہنا ہے
کچھ پاگل خاموش وفائیں رہتی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

اس دل کی تاریک گپھا سے دور رہو
ہاتھوں میں گمنام دشائیں رہتی ہیں

موت سے میں بچ جاتی ہوں ہر بار، مرے
ساتھ جو میری ماں کی دعائیں رہتی ہیں

زیبا سے منسوب رہیں جو بتلانا
اب کس حال میں وہ آشائیں رہتی ہیں

☆☆☆☆

○

خامشی میں ادائیں بولتی ہیں
یوں بھی کچھ اپسرائیں بولتی ہیں

جب خلاؤں میں دیکھتی ہوں میں
میرے اندر گپھائیں بولتی ہیں

آنسوؤں کو زبان ملتی ہے
ان کہی جب کتھائیں بولتی ہیں

مرحلہ ایک یہ بھی آتا ہے
ہونٹ چپ آتمائیں بولتی ہیں

حوصلے سب کے ٹوٹ جاتے ہیں
سرپھری جب ہوائیں بولتی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

صبر کی جب بھی آزمائش ہو
خون میں کربلائیں بولتی ہیں

حرف آنے لگے جو حرمت پر
ہو کے مجبور مائیں بولتی ہیں

میں نے زیبا تو کچھ کہا ہی نہیں
مجھ میں میری وفائیں بولتی ہیں

☆☆☆☆

○

سینے میں جلترنگ کوئی بج نہیں رہا
چہرہ بھی آئینے میں ذرا سج نہیں رہا

کیا جانیے کہ کیسی قیامت گزر گئی
جذبات میں وہ پہلا تموج نہیں رہا

کس نے خیال و خواب کی لوٹی ہے پالکی
تقدیس و احترام کا ہودج نہیں رہا

بے موت میرے دور کا انسان مر گیا
دل جو وفا کا منبع و مخرج نہیں رہا

اک دوسرے سے نظریں بچانے لگے ہیں لوگ
فیشن محبتوں کا مروج نہیں رہا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

بدلے ہوئے ہیں میری ثقافت کے بھی خطوط
ماضی پہ سامراج بھی منحنی نہیں رہا

کیسے یقیں دلاؤں کہ مت دیجیے فریب
یہ شہر اب وہ ذہنی اپاہج نہیں رہا

پنہاں تھیں یاد میں بھی توانائیاں بہت
اب جسم و جاں میں زیبا تشنج نہیں رہا

☆☆☆☆

○

حیات بس اسی صدمے سے تنگ رہتی ہے
دل و دماغ میں دن رات جنگ رہتی ہے

کہاں وہ نسل زمانے کا انگ رہتی ہے
ادب سے دور جو بے نام و ننگ رہتی ہے

وطن کے گیت زباں سے ہی لوگ گاتے ہیں
بسی دلوں میں زمینِ فرنگ رہتی ہے

اگر نہ پی سکے پیالہ ارسطوئے تاریخ
زباں سے مار کے دنیا یہ ڈنگ رہتی ہے

نہ مڑ کے رانجھے کو آنے دیا زمانے نے
وہ جس کی ہیر مگر اب بھی جھنگ رہتی ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

شریر دل ہے اسے عقل کیسے سمجھائے
مآلِ حسن پہ ہر دم جو دنگ رہتی ہے

ہر ایک گل کے لیے گدگدی کا باعث ہے
چمن میں تتلی جو اک شوخ و شنگ رہتی ہے

نہ جانے ڈور سے کب کٹ کے آ گرے نیچے
ہوا کے دوش پہ دل کی پتنگ رہتی ہے

میں اپنے آپ کو کب کا بھلا چکی زیبا
مگر لہو میں تمہاری امنگ رہتی ہے

☆☆☆☆

○

آساں نہیں ہے اب کوئی تقریب دیکھنا
جدت کے دستِ برد میں تہذیب دیکھنا

دیکھا ہے میں نے موج مٹاتی ہے موج کو
فرصت ملے تو زیست کی تکذیب دیکھنا

للچا کے اہلِ زر کے، غریبوں کو نونہال
دیتے ہیں کیسے جرم کی ترغیب دیکھنا

عادت سی ہو گئی ہے یہ اب میری قوم کی
تعمیر دیکھنا کبھی تخریب دیکھنا

صدق و صفا کا چھت پہ علم تو لگا لیا
سچ بولنے کے جرم پہ تادیب دیکھنا

زیبا یہ مشت خاک یہ تسخیرِ کائنات
اک روز اپنی بیٹھ کے ترکیب دیکھنا

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

چند آنکھوں میں نشے کے ساتھ مستی چھا گئی
قوم کا گودہ تو سارا زر پرستی کھا گئی

آنکھ کے پانی میں کچے رنگ گھل کر رہ گئے
سچ کی تلخی کو مرے خوابوں کی بستی کھا گئی

لقمۂ تر ہو گئے کچھ فاقہ مستی کے بھی لوگ
اور کچھ حالات کی بھی چیرہ دستی کھا گئی

درمیاں میں ایک طبقہ تھا جو پس کر رہ گیا
زیر دستی کھا گئی کچھ بالا دستی کھا گئی

پیٹ بھرتے بھرتے کنبے کا وہ ڈھانچہ بن گیا
آج کے مزدور کو تو گھر گرہستی کھا گئی

عظمتِ کردار زیبِ داستاں گو اب بھی ہے
گزرے کل کی ہر بلندی کو یہ پستی کھا گئی

مہنگے داموں بکنے والے جس قدر الماس تھے
قدر و قیمت ان کی تو افلاس سستی کھا گئی

○

خون میں غلطاں تھامے سرخ پھریرے ہاتھ
نادیدہ ہاتھوں میں تیرے میرے ہاتھ

سڑکوں پر کٹ مرنے والے چھوٹے لوگ
تھپکیاں دینے والے چند وڈیرے ہاتھ

کھانے والی مچھلیاں تہہ میں بیٹھی ہیں
اوپر تھامے جال ہیں چند مچھیرے ہاتھ

کھینچنے والا اس دلدل سے کوئی نہیں
اور دھکیلنے والے ہیں بہتیرے ہاتھ

باغی کہہ کر فریادی کو پھانسی دیں
کاٹے کون یہ غاصب اور لٹیرے ہاتھ

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

صبح محافظ بن جاتے ہیں چپکے سے
لوٹنے والے گھر گھر رین بسیرے ہاتھ

اہلِ ادب پہ اب بھی وہی تعزیریں ہیں
جبر نے انگلیاں کاٹ کے آج بکھیرے ہاتھ

لوٹ کے منہ بولی بیٹی کو راتوں میں
مشفق بن جاتے ہیں وہی سویرے ہاتھ

کام پہ جاؤ شام کو پر جیتے آنا
ماں بیٹے کی پیٹھ پہ رو کر پھیرے ہاتھ

اپنے گھر میں زیبا بیٹھی ڈرتی ہے
یارب عزت میری ہے اب تیرے ہاتھ

☆☆☆☆

○

آنکھ مزدور کی تب دور تلک اٹھتی ہے
کام کرتے ہوئے جب بھوک چمک اٹھتی ہے

چھوڑو بستی کو دکھانا میری جھوٹے سپنے
سچ سے ٹکراتی ہے تعبیر، بلک اٹھتی ہے

نیند آتے ہی تیری یاد جگا دیتی ہے
غم کے تکیے پہ سیہ رات سسک اٹھتی ہے

کیسے پتھرائے ہوئے کھیلتے ہیں بچے مرے
دل میں خواہش جو کھلونے کی مہک اٹھتی ہے

جرم اشراف سے چپ چاپ کرا دیتی ہے
پیٹ کی آگ اچانک جو بھڑک اٹھتی ہے

سوئے جذبوں کو جگانا بھی تو فن ہے زیبا
پتھروں میں بھی کبھی آگ بھڑک اٹھتی ہے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

زندہ ہیں میرے شہر میں مفلس جیے بغیر
سوتے ہیں روز رات کو کھائے پیے بغیر

دیوانگی میں تارِ گریباں سیئے بغیر
سب جی رہے ہیں سامنا خود سے کیے بغیر

تو کیا گیا کہ گھر سے بہاریں چلی گئیں
آنگن اداس اداس لگا موتیے بغیر

دامن فقیر کا کہ ابھی تک دراز ہے
سب جا رہے ہیں پیار کی بخشش دیے بغیر

نظریں نجس نہ کر دیں کہیں نورِ حسن کو
نکلو نہ زیبا گھر سے دوپٹہ لیے بغیر

☆☆☆☆

○

خواب کا عالم بھی اب تعبیر جیسا ہو گیا
آدمی پتھرا گیا تصویر جیسا ہو گیا

کیا سمجھ آئے گی ناخواندہ عوام الناس کو
کام جب تخریب کا تعمیر جیسا ہو گیا

امتحانِ عاشقی کیا لے گا کیا دے گا کوئی
توڑنا تنکا بھی جوئے شیر جیسا ہو گیا

اصل کے برعکس اب ساری خدائی چل پڑی
آج میٹھا زہر کی تاثیر جیسا ہو گیا

کتنا اندازِ شرافت بھی بدل کر رہ گیا
اب معزز خود بھی دادا گیر جیسا ہو گیا

دودھ کے ڈبوں سے بچے پالتی ہیں مائیں اب
رشتۂ ازواج بس زنجیر جیسا ہو گیا

برج الٹے ہو گئے زیبا مری تہذیب کے
ہیر رانجھا اور رانجھا ہیر جیسا ہو گیا

Musarrat Jabeen Zeba - mjZeba.com

○

زمانے سے گریزاں کر رہی ہے
مجھے خود سے بھی نالاں کر رہی ہے

تمہاری یاد کی رونق مجھے پھر
کہیں اندر سے ویراں کر رہی ہے

سجی ہونٹوں پہ زخمی مسکراہٹ
کسی غم کو نمایاں کر رہی ہے

در و دیوار میں سرگوشیاں ہیں
تلاشِ رنگِ عنواں کر رہی ہے

خبر جھوٹی ترے آنے کی واپس
مرے گھر کو درخشاں کر رہی ہے

مجھے تفکیرِ نو بندیٔ گلشن
بہت دن سے پریشاں کر رہی ہے

کہیں تہذیب ایسی بھی ہے زیبا
کہ جو تقدیسِ انساں کر رہی ہے

○

خاموشی کی چادر اوڑھے آوازوں کا شور
ان دیکھے آنگن میں بڑھتا دروازوں کا شور

ساحل پر سر پٹخ پٹخ کے لہروں نے دم توڑ دیا
ڈوب گیا بچوں کے غل میں کچھ قازوں کا شور

سہما ہوا زخمی سا پرندہ چھپنے لگا پھر شاخوں میں
بڑھتے بڑھتے پاس آ پہنچا شہبازوں کا شور

خواب نگر پہ پہرہ دینے والا لشکر روکے گا
غربت کی پستی میں خیالی پروازوں کا شور

قتل کا لمحہ آ پہنچا ہے، سچائی لب کھولے گی
نقاروں کی گونج میں ڈوبا دمسازوں کا شور

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

سچ مچ کے فن کار تو چپ ہیں اور بپا ہے بستی میں
دو نمبر کے ادیبوں، نقلی اعزازوں کا شور

کوئی تو منصف سچا ہوگا، سچائی کے کٹہرے میں
پہچانے گا جھوٹے سچے اندازوں کا شور

آفاقیت کچھ ذہنوں کا زیبا ازلی ورثہ ہے
زندہ رہے گا کب تک رخنہ پردازوں کا شور

☆☆☆☆

○

عفریت جب بھی پھیلا ہے نام و نمود کا
باعث ہوا ادب میں ہمیشہ جمود کا

جغرافیے کا کام ہے ملکوں کو بانٹنا
قائل نہیں ادیب ادب میں حدود کا

جس کو الگ سمجھتی ہے دنیا میں کیا کہوں
حصہ ہے وہ تو آج بھی میرے وجود کا

سب اپنے اپنے طور پہ دیتے ہیں جاں ادھار
وہ منتظر ہے کوچۂ دل میں نقود کا

کیسے میں اس کو اپنی وفا کا حساب دوں
رکھتا ہے اصل زر میں تخیل جو سود کا

شاید اسے بھی مات ہوئی ہے نصیب سے
شاید شکار وہ بھی ہے چرخِ کبود کا

وہ حکم تو کرے میں یہ جاں اس پہ وار دوں
زیبا جنوں کو غم ہی نہیں ہست و بود کا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

ملے تو پھر وہ کبھی فاصلہ نہیں رکھتا
برے بھلے کا کسی سے گلہ نہیں رکھتا

اسے کہو کہ مجھے آ کے سب میں اپنائے
یا صاف کہہ دے کہ میں حوصلہ نہیں رکھتا

وہ زخم ہوں جو لہو پی کے سوکھ جاتا ہے
کسی کو درد میں جو مبتلا نہیں رکھتا

ہر اک کے حصے میں ہے اک خیال کی جنت
ہے کون سینے میں جو کربلا نہیں رکھتا

مرے نصیب میں زیبا رہی ہے دربدری
میں وہ پرندہ ہوں جو گھونسلا نہیں رکھتا

☆☆☆☆

○

گوشِ دل سے جسے سنا ہی نہیں
اس ترانے پہ سر دُھنا ہی نہیں

وادیٔ گل سے جو گزرتا ہو
ہم نے وہ راستہ چنا ہی نہیں

بارے تعبیر نے رلایا تھا
خواب آنکھوں نے پھر بُنا ہی نہیں

دردِ دل بے حساب پایا ہے
دوستوں سے وہ سوگنا ہی نہیں

سرد مہری کا دور دورہ ہے
خوں دلوں میں وہ کنکنا ہی نہیں

ہے طلب اس کی اطلس و سنجاف
جس نے احساس کو دھنا ہی نہیں

تیشہ تقدیر طفلِ مفلس کی
زیبا ہاتھوں میں جھنجھنا ہی نہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

ہیں تیرے نرم لمس کی عکاس انگلیاں
آئی ہیں خط کے ساتھ مرے پاس انگلیاں

میں دے چکی ہوں کاٹ کے اک وعدہ گاہ میں
اے کاش کہ نہ ہوتیں مرے پاس انگلیاں

پھولوں کو توڑتے ہوئے دکھتا ہے کتنا دل
دیتی ہیں اک عجیب سا احساس انگلیاں

رسوائیوں کو جب سے ردائے جنوں ملی
آ ہی گئی ہیں اٹھتی ہوئی راس انگلیاں

میں کھٹکھٹا رہی ہوں درِ شہرِ مخلصاں
بے جان ہوگئیں مری بے آس انگلیاں

ممتا بھری وہ زیبا کہاں جانے کھو گئیں
دیتی رہیں جو گرمیٔ احساس انگلیاں

☆☆☆☆

○

خواب ہیں حورِ شمائل میرے
جسم و جاں گرچہ ہیں گھائل میرے

ہنس کے احباب سے میں ملتی ہوں
ساتھ میرے ہیں مسائل میرے

آس پھولوں کی رکھی ہے لیکن
خار رستے میں ہیں حائل میرے

وہ چلا آیا ہے پھر سے گھر میں
وسوسے ہو گئے زائل میرے

اس کی نس نس میں اتر جائیں گے
گیت گائے گی جو پائل میرے

جھوٹ کو سچ نہیں کہتی زیبا
ہیں یہی فطری خصائل میرے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

پڑا جو کال تو احساس کا ذخیرہ رکھا
جواہرات کی منڈی میں دل کا ہیرا رکھا

حقیقتوں پہ جو اک خواب لے گیا بازی
اسی نے آج تلک ہے نظر کو خیرہ رکھا

نہ جانے اس سے زمانے کی نبھ گئی کیسے
ہمارے ساتھ تو اس نے یہی وطیرہ رکھا

گلہ تو یہ ہے کہ تعبیر تلخ دینی تھی
تو میری آنکھ میں خوابوں کا کیوں جزیرہ رکھا

ہمیشہ روح بھٹکتی رہی اندھیروں میں
تھا جیسے دل کی جگہ پہ چراغ تیرہ رکھا

عجیب ذائقے زیبا ملے محبت کے
دلوں میں زہر تھا نوکِ زباں پہ شیرہ رکھا

☆☆☆☆

○

یہ چاہتے تھے ذرا گفتگو ادب پہ رہے
وتد پہ فاصلے پہ اور کچھ سبب پہ رہے

انہیں کو وسعتیں ازبر ہوئیں سمندر کی
تمام عمر کہ جو تختۂ خشب پہ رہے

مقادمت کے لیے غیر وقت پہ آئے
مگر جو جان چھڑکتے تھے وہ عقب پہ رہے

کبھی دلوں میں جگہ لوگ پا نہیں سکتے
مدام جن کی نظر تمغہ و لقب پہ رہے

قلم نواؤں کے انصاف کا تقاضا ہے
جو ایک شخص پہ قدغن لگے وہ سب پہ رہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

کسی کے لطف و کرم کا کمال کیا جانے
وہ جس کی زیست کا گزران ہی طلب پہ رہے

اسی کو بندۂ خوددار کہنا پڑتا ہے
ہمیشہ صابر و شاکر جو اپنے رب پہ رہے

یہ ہم تھے پی ہی گئے دوستوں کے رنج و الم
ہماری ذات سے شکوے تمہارے لب پہ رہے

شراب پینے کی عادت چھڑا تو دی اس نے
ہمیشہ کرمکِ مے خوشۂ عنب پہ رہے

تمہاری یاد کا دامن دراز تھا زیبا
یہ سچ ہے صبح تلک ہم صلیبِ شب پہ رہے

☆☆☆☆

○

ہوگئیں اب وہی تو خواب آنکھیں
وہ جو چھلکاتی تھیں شراب آنکھیں

اب بھی ان کے لیے تڑپتی ہیں
بن کے راوی کبھی چناب آنکھیں

مسکراہٹ کا ڈال لیتی ہیں
اپنے دکھ درد پر نقاب آنکھیں

ان سے ملتے ہی کھول بیٹھی تھیں
کچھ نئی خواہشوں کے باب آنکھیں

یاد ہیں نیم باز مستی بھری
اب بھی وہ ادھ کھلے گلاب آنکھیں

آنسوؤں میں سجا کے لائی تھیں
اپنے پیغام کا جواب آنکھیں

کتنے صدمے اٹھائے ہیں زیبا
کرکے اپنا وہ انتخاب آنکھیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

زمانے کو میں اب بھی کھل رہی ہوں
تمہارے ساتھ جو ہر پل رہی ہوں

بھلائے گا مجھے تو دل سے کیسے
ترا گزرا ہوا میں کل رہی ہوں

علیحدہ ہو کے تو پچھتا رہا ہے
بچھڑ کر ہاتھ میں بھی مل رہی ہوں

یہی میں خواب اکثر دیکھتی ہوں
تمہارا ہاتھ تھامے چل رہی ہوں

کسی کو کیا پتہ وہ درد کیا تھا
میں تیری بن کے جس میں جل رہی ہوں

ستارے مجھ سے پہلے سو گئے ہیں
شمع کے ساتھ میں اب ڈھل رہی ہوں

غضب کا حبس ہے موسم میں زیبا
تری یادوں سے پنکھا جھل رہی ہوں

○

یوں تو ممکن ہے کہ رکھتے ہوں بہائم جذبے
مختلف ہیں مگر انسان کے دائم جذبے

جب تلک کوئی تراشے نہ کہاں ممکن ہے
پتھروں میں کہاں ہوتے ہیں ملائم جذبے

جسم شل بھی ہو تو احساس نہیں مر جاتا
دل کو موت آئے تو رہتے نہیں قائم جذبے

دور کر دیتی ہے منزل سے تھکن جذبوں کی
آبلہ پائی میں رہبر ہیں عزائم جذبے

بھوک سے جلتے ہوئے پیٹ کی خاطر زیبا
اکثر اوقات کراتے ہیں جرائم جذبے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

یہ دہشت گرد کیا لاہور کیا کوہاٹ لیتے ہیں
وطن کو بیچ کر کیونکر بھلا یہ ٹھاٹ لیتے ہیں

مرے احباب کی ہے پیڑ سے وابستگی اتنی
کہ وہ جس شاخ پر بیٹھیں اسی کو کاٹ لیتے ہیں

محبت اور نفرت کا یہ سودا ہے بہت مہنگا
کہ مخمل دے کے دیوانے ہی اکثر ٹاٹ لیتے ہیں

غنیمت جان کر کچھ لوگ یادوں کے سہارے بھی
جدائی کی خلیجیں مسکرا کر پاٹ لیتے ہیں

حسیں چہروں پہ زیبا مفلسی کے داغ ہیں زیبا
بہت سے چاند ہیں جن کو اندھیرے چاٹ لیتے ہیں

☆☆☆☆

○

آنچل سے بندھے جگنو جھٹکنے نہیں دیتا
بے ساختہ جذبوں کو ہمکنے نہیں دیتا

پی جاتی ہوں چپ چاپ میں اشکوں کا سمندر
پلکوں پہ ستاروں کو چمکنے نہیں دیتا

گرچہ کہ درانتی بھی نہیں ہاتھ میں اس کے
پر فصل وہ ارمانوں کی پکنے نہیں دیتا

مل جائے وہ بے مہر تو میں پوچھوں گی اس سے
کیوں قریۂ جاناں وہ مہکنے نہیں دیتا

ہے حکم کہ پردے میں رہو کوئی نہ دیکھے
اور سر کو ردا سے بھی وہ ڈھکنے نہیں دیتا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لے آتا ہے پھر کھینچ کے وہ موت کے منہ سے
الجھی ہوئی سانسوں کو اٹکنے نہیں دیتا

اک جذبہ ہے پردیس کی اس چکی میں پس کے
دن رات مشقت سے جو تھکنے نہیں دیتا

شاید ملے پھر ڈال کے ان آنکھوں میں آنکھیں
اک نور جو رستے میں بھٹکنے نہیں دیتا

میں ڈھونڈتی ہوں زیبا وہ پردیس میں آ کر
رشتوں کا تقدس جو بہکنے نہیں دیتا

☆☆☆☆

○

گوہر کی طرح اب بھی ہے پھوٹی ہوئی عورت
حالات کے ہاتھوں سے یہ لوٹی ہوئی عورت

ہر گھر میں ہے کیوں دیں کے مبلغ یہ بتائیں
کچلی ہوئی، روندی ہوئی، چھوٹی ہوئی، عورت

مردوں کی گواہی تو ہے مردوں کی عدالت
سچا ہوا جب مرد تو جھوٹی ہوئی عورت

تہذیب کے معماروں پہ خود گریہ کناں ہے
پٹی ہوئی، دھتکی ہوئی، کوٹی ہوئی، عورت

دو پیار بھرے بول سمجھتی ہے غنیمت
جڑ جاتی ہے خاموشی سے ٹوٹی ہوئی عورت

جو چاہا وہی روپ دیا مردوں نے زیبا
ساون تو کبھی بیر بہوٹی ہوئی عورت

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

اقدار کے مٹ جانے کا ڈر بیٹھ گیا ہے
سیلاب میں خوابوں کا نگر بیٹھ گیا ہے

سنگ ریزوں کی برسات میں آئینہ گروں کا
سرخیل بچانے کو ہنر بیٹھ گیا ہے

سمجھاتے ہوئے جرم کو قانون اچانک
چھپ جائے نہ پھر کوئی خبر بیٹھ گیا ہے

شاید کسی راہی کو ہو مشعل کی ضرورت
دیوانہ سرِ راہگزر بیٹھ گیا ہے

اک صبح کا تارا اسے آئے گا منانے
جو روٹھ کے ندیا میں قمر بیٹھ گیا ہے

پاؤں میں تھا چکر لیا کشتی کا سہارا
پر کشتی کے سینے میں بھنور بیٹھ گیا ہے

ہیں جال ہواؤں میں مگر بھوک میں زیبا
اک پنچھی سمیٹے ہوئے پر بیٹھ گیا ہے

○

برسوں لگتے ہیں بھلانے کے لیے
طائرِ درد اڑانے کے لیے

جانِ جاں آیا ہے پھر دیوانہ
سر ترے در پہ جھکانے کے لیے

میں نے دیکھا ہے کہ آئینہ ہے
ہر نیا درد پرانے کے لیے

رت جگے آئے مذاقاً مجھ کو
موت کی نیند سلانے کے لیے

تج دیئے سارے مقدس رشتے
خون کے اشک رلانے کے لیے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

برف احساس کیا ہے میں نے
پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے

کون پردیس میں اب آئے گا
میری میت کو اٹھانے کے لیے

مجھ کو حالات نے مفلوج کیا
دل لیا اس نے دکھانے کے لیے

کشتِ جاں ہوتی ہے ویراں زیبا
فصلِ غم پھر سے اگانے کے لیے

☆☆☆☆

○

کوئی حرفِ باریابی جو ہو مستجاب لاؤ
اے مرے جگر کے ٹکڑو وہ دعا شتاب لاؤ

مرے واسطے نہ تحفہ کوئی لاجواب لاؤ
جو بطورِ خاص آؤ تو سدا گلاب لاؤ

کبھی چشمِ ظاہری میں ذرا نورِ دل اتارو
میں نے کب کہا ستارے کوئی ماہتاب لاؤ

یہ مری طلب نہیں ہے کسی اور کو تھما دو
نہ مقام اور نہ عہدہ ہاں مگر کتاب لاؤ

مرے تجربے کی آنکھیں بڑی دور دیکھتی ہیں
کبھی ہو سکے تو سچ مچ کوئی انقلاب لاؤ

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

میں نے جس طرف بھی دیکھا ہیں نقاب پوش چہرے
مرے سر کے ڈھانکنے کو فقط اک حجاب لاؤ

کہیں بیٹھنا سکوں سے مرے بس میں اب نہیں ہے
مرے جسم و جاں کا واپس وہی اضطراب لاؤ

مرے ذہن کا رچاؤ ہے مرے قلم سے ظاہر
جو بچھڑ گئے ہیں آنکھوں سے مری وہ خواب لاؤ

☆☆☆☆

○

وطن سے دور بھی آخر ادب تخلیق ہوتا ہے
کھرا ہوتا ہے اور معصوم و نستعلیق ہوتا ہے

معانی اور مطالب ڈھونڈنے والوں کو ملتے ہیں
جو طالب علم ہو وہ طالبِ تحقیق ہوتا ہے

شرافت اور رزالت کی سند کوئی نہیں ہوتی
ہمیشہ آدمی کردار سے تصدیق ہوتا ہے

دلِ انساں مسلماں توڑتا ہے آئے دن لیکن
جو مسجد توڑ دے وہ کافر و زندیق ہوتا ہے

کہ انساں لذتِ محنت سے ہو جاتا ہے بیگانہ
مشینی دور جیسے خانۂ تعویق ہوتا ہے

تمہارا روز ملنا اور بچھڑنا کیا پتہ زیبا
ہمارے واسطے کیوں باعثِ تشویق ہوتا ہے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

توڑ گیا اپنے ہاتھوں سے جس سے دل وابستہ تھا
وہ اک شخص کہ جس سے میرا مستقبل وابستہ تھا

ان آنکھوں کی گہرائی میں ایک عجب سی رونق تھی
جن پلکوں کی جھالر سے سپنا جھلمل وابستہ تھا

ہاتھ جھٹک کر چل دیا جس سے ہر لمحہ تقویت تھی
حوصلہ اس ٹوٹے دل کا وقتِ مشکل وابستہ تھا

تکتے تکتے لیلیٰ چھپ کر دور افق ناپید ہوئی
قیس کے دل کی ہر دھڑکن سے جو مہمل وابستہ تھا

اک طوفانی لہر نے آ کر شہر ہی وہ غرقاب کیا
جس کچی بستی سے برسوں یہ ساحل وابستہ تھا

☆☆☆☆

○

آگ آنکھوں میں بھری ہے میری
کشتِ غم پھر بھی ہری ہے میری

وقت کی اس میں کوئی قید نہیں
بات ہر لمحہ کھری ہے میری

دار کا خوف دلاؤ نہ مجھے
جاں ہتھیلی پہ دھری ہے میری

وادیٔ خواب میں لے جاتی ہے
نیند آنکھوں کی پری ہے میری

خشک احساس کا موسم ہے مگر
پھر بھی آنکھوں میں تری ہے میری

Musarrat Jabeen Zeba - mzeba.com

خواب نگری ہوئی وہ کاشانہ
بس یہی بارہ دری ہے میری

خون خوابوں کا ہوا ہے جب سے
ہاتھ پہ مہندی زری ہے میری

آنچ اس پر نہیں آنے دیتی
بس یہی شیشہ گری ہے میری

مضحکہ زیبا اڑاتا ہے وہی
کیسی یہ دیدہ وری ہے میری

☆☆☆☆

○

ضبط کے لمحے کڑے ہوتے ہیں
ضد پہ جب دونوں اڑے ہوتے ہیں

چھاؤں دیتے ہیں تعصب کے بغیر
پیڑ انساں سے بڑے ہوتے ہیں

بیچ منجدھار ڈبو دیتے ہیں
خواب بھی کچے گھڑے ہوتے ہیں

خار شاخوں پہ سجے رہتے ہیں
پھول شاخوں سے جھڑے ہوتے ہیں

لوگ فٹ پاتھ پہ مر جاتے ہیں
نوٹ بنکوں میں پڑے ہوتے ہیں

اشکِ غم خاک میں مل جاتے ہیں
تاج میں سنگ جڑے ہوتے ہیں

مسکرا کر نہیں چلنا زیبا
لوگ رستے میں کھڑے ہوتے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

وہی سب کچھ تھا مگر پہلے سے دن رات نہ تھے
اب کے آشفتہ سروں کے وہ خیالات نہ تھے

سانحہ یہ بھی ہوا ہونٹوں نے دم توڑ دیا
اب جوابات تھے آنکھوں میں سوالات نہ تھے

ٹھان کر دل میں یہ بچھڑے تھے ملیں گے پھر سے
اور جب لوٹ کے آئے تو وہ جذبات نہ تھے

سامنے آ کے جو دونوں کو ملا دیتے تھے
جابجا موڑ وہ رکنے کے مقامات نہ تھے

اک گھروندے کی تمنا ہی تو کی تھی میں نے
میری خواہش میں ترے ارض وسماوات نہ تھے

تیرے دکھ درد ہمارے تھے کہ تو اپنا تھا
ہم کسی غیر کے مرہونِ عنایات نہ تھے

کبھی ہوتے تھے اکائی کا سبب جو زیبا
جانے کیوں آج وہ مشترکہ مفادات نہ تھے

○

ہائے درگور ہو گئی کیسے
زیستِ کمزور ہو گئی کیسے

جس نے مضبوط ہم کو باندھا تھا
ناتواں ڈور ہو گئی کیسے

وہ جو پتھرا گئی تھی رستے میں
آنکھ بلور ہو گئی کیسے

تھام کر جس کو زیست چلتی تھی
دور وہ پور ہو گئی کیسے

میری تحفیظ جس کے ذمہ تھی
زندگی چور ہو گئی کیسے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جس کے دل کا چراغ روشن ہے
آنکھ وہ کور ہو گئی کیسے

صبر کی جو کبھی روایت تھی
آج منہ زور ہو گئی کیسے

رات دن ساتھ ہے تمہارا بھی
زیبا پھر بور ہو گئی کیسے

☆☆☆☆

○

روز ملتا ہے بچھڑ جاتا ہے
خانۂ جان اجڑ جاتا ہے

جانے اس وقت وہ کیسا ہوگا
ذہن یہ سوچ میں پڑ جاتا ہے

ایک گمنام سا خاکہ دل میں
روز بنتا ہے بگڑ جاتا ہے

غالب آ جائے اگر کمزوری
دردِ دل زور پکڑ جاتا ہے

جب کوئی پیشِ نظر مقصد ہو
آدمی وقت سے لڑ جاتا ہے

جاتے جاتے وہ مرے دامن میں
چند موتی سے بھی جڑ جاتا ہے

خوب اس غنچہ دہن سے زیبا
خار میرے لیے جھڑ جاتا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

روشنی دائرے سنہری جھلک
نیم شب چند آنچلوں کی دھنک

خامشی چوڑیوں کی شہنائی
یا کسی شوخ قہقہے کی کھنک

یو کلپٹس کی ہلکی ہلکی بو
اور مٹی کی سوندھی سوندھی مہک

شیشۂ دل کے ٹوٹنے کی صدا
یا کہیں دور پائلوں کی چھنک

زندگی میں بہار لے آئی
ننھی منی سی اک کلی کی چٹک

یاد پھر شالیمار میں آئی
اپنے سینے کی باولی سی کسک

زیبؔا پھر یاد مجھ کو تو آیا
پھر گلے میں گئیں یہ سانسیں اٹک

○

لمحہ لمحہ رات بٹی تھی
تب جا کر برسات کٹی تھی

بچنے کا امکان کہاں تھا
کہرے سے ہر گھات اٹی تھی

آتی تھی کس سمت سے گولی
لاشوں سے فٹ پات پٹی تھی

دلہن تھی نرغے میں غم کے
کب پیچھے بارات ہٹی تھی

یادوں کی آواز تھی شاید
از راہِ جذبات پھٹی تھی

آنچل سے دامن تک زیبؔا
اشکوں کی سوغات بٹی تھی

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

گو رگِ جاں سے وہ قریب ملا
دھجی دھجی مگر نصیب ملا

بے وفا اور بھی ملے لیکن
اس کا انداز ہی عجیب ملا

میں نے سمجھا بدل گئیں قدریں
بے زباں جب مجھے خطیب ملا

اعتبار آ گیا اسے سچ کا
جب مرا سر سرِ صلیب ملا

بھرم زیبؔا کھلا سخاوت کا
بند مٹھی لیے وہیب ملا

☆☆☆☆

○

در و دیوار سے ٹپکی وحشت
بن ترے شہر میں بھٹکی وحشت

وہ جو نس نس میں تھی اتری کل شب
اب مری سانس میں اٹکی وحشت

پتھرو آؤ کلیجے سے لگو
وقت کی آنکھ میں کھٹکی وحشت

ہاتھ سے ہاتھ چھٹا کیا اس کا
چاندنی پھر نہیں چھٹکی وحشت

میری دو آنکھوں میں تحلیل ہوئی
درد نے رات جو جھٹکی وحشت

خود کو دیوانہ کہا کیا زیبؔا
پھر کبھی پاس نہ بھٹکی وحشت

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

دو شعر

بکھرے ہوئے موتی ہیں کہ ہیں اشک فضا میں
شاید کوئی کل شام ہے پھر ٹوٹ کے بکھرا
احساس کا ہر پہلو ترے دم سے تھا زندہ
پھر بعد ترے غم کا سراپا نہیں نکھرا

○

جنوں کے آتے ہی رخصت ہوئی بصارت بھی
گئی ہے جان سے اپنی سبھی مہارت بھی

ہنسی لبوں پہ ہے آنکھوں میں اک شرارت بھی
ادا کے ساتھ نئے زخم کی بشارت بھی

وفا کی بستیاں آنکھوں میں تیرتے گھر ہیں
کہ ان میں داخلے کی شرط ہے طہارت بھی

تھا کتنا شوق تو آیا تو یہ کہوں گی تجھے
میں کہتی کیا نہ ہوئی خاطر و مدارت بھی

سوا تمہارے نظر اور کچھ نہیں آتا
گئی ہے جان سے اپنی سبھی مہارت بھی

ہم انجمن میں تمہیں اپنا کہہ کے دیکھیں گے
کریں گے زیبا یہ اک آخری جسارت بھی

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

تری یادوں کا پشمینہ عجب ہے
مجھے لگتا ہے کھدرؔ کیا سبب ہے

ستارےؔ چاندؔ سب کچھ لے گیا تو
وہی میں ہوں وہی تاریک شب ہے

مری روزی کہاں لکھی ہے یارب
کہیں پیسہ کہیں نام و نسب ہے

کمی کیا مجھ میں اہلِ زر ہے کہنا
تمہارا جو وہی میرا بھی رب ہے

ملے بچھڑے کئی راہِ وفا میں
کسی کا ساتھ دل مانے تو تب ہے

سمندر پار آ پہنچی ہو زیبؔا
نہیں بھولا وہ اب بھی کیا غضب ہے

☆☆☆☆

○

وفورِ ضبط سے نس نس میں خون جم سا گیا
ذرا سا روئی تو طوفان جیسے تھم سا گیا

وہ پچھلی رات کی شبنم جمی تھی پلکوں پر
اڑا کے صبح کا سورج جو متبسم سا گیا

میں جس کی یاد سے چھپ کے چمن میں بیٹھی ہوں
بھگو کے دامنِ ماضی وہ ایک دم سا گیا

کمالِ عشق ملا تو خدا وہ بن بیٹھا
نہاں خانے میں دل کے جو بس صنم سا گیا

کئی تھے سرمد و منصور آج کل زیبؔا
فرازِ دار پہ بچ کے کوئی نہ ہم سا گیا

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ایک تھا گرچہ پانچ جیسا تھا
سرد مہری میں آنچ جیسا تھا

جان کر بھی میں مان لیتی تھی
جھوٹ بھی جس کا سانچ جیسا تھا

ادھ گھلی سی مٹھاس لہجے میں
کھردرا غم کی جانچ جیسا تھا

یاد ہے درد کے سمندر میں
ڈوبتا دل بھی لانچ جیسا تھا

زیبا پتھر کا ہو گیا جیسے
آدمی تو وہ کانچ جیسا تھا

☆☆☆☆

○

کرو گے گر نہ اندازہ وفا کا
بکھر جائے گا شیرازہ وفا کا

نکلتی ہے عجب ہی شکلِ انساں
اتر جاتا ہے جب غازہ وفا کا

ندامت چھوڑ کر آجاؤ واپس
کھلا ہے اب بھی دروازہ وفا کا

بھلا دو بے وفائی اس کی کچھ دن
ابھی تو زخم تازہ ہے وفا کا

گلی سے آ رہے ہیں کتنے پتھر
اٹھا ہے پھر جو آوازہ وفا کا

برتنا ضبط ہے زیبا ضروری
بھگتنا جو ہے خمیازہ وفا کا

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

مقدر ہی ہمارا سو گیا ہے
یقیناً غیر کا وہ ہو گیا ہے

سکوں پاگل بنی میں ڈھونڈتی ہوں
خدا جانے کہاں پر کھو گیا ہے

وہ اک اشکِ ندامت داغِ دامن
اتر کر آنکھ سے جو دھو گیا ہے

بھرا دل آسماں کا سوچ کر کچھ
مرے مرقد پہ آکر رو گیا ہے

خدا اس کو ہمیشہ شاد رکھے
ہمارا دل دُکھا کر جو گیا ہے

غم اک لمحہ جدائی کا وہ زیبا
ہماری کشتِ جاں میں بو گیا ہے

☆☆☆☆

○

خود کلامی تھی کہ راز و نیاز تھا
یہ بھی تیرے پیار کا اعجاز تھا

بے سبب اپنا کہاں کہتا تھا وہ
اس میں بھی گہرا سا کوئی راز تھا

ہنسنے والوں کے لیے غیرت ہوں میں
وقت میرا بھی کبھی دمساز تھا

بے وفائی بھی نبھائی اس نے خوب
اس کا اپنا منفرد انداز تھا

آشیاں اک دم بدل کر چل دیا
جو مرا برسوں سے ہم پرواز تھا

بے صدا مجھ کو وہ زیبا کر گیا
جو مرے احساس کی آواز تھا

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

کٹھن سہی میں بصد انضباط کہہ لوں گی
تمہاری یاد کو اک پل صراط کہہ لوں گی

گئے دنوں کا بہت احترام ہے دل میں
سو عہدِ درد کو عہدِ نشاط کہہ لوں گی

نظر کا دھوکا ہے ہم تم کبھی نہیں بچھڑے
دلوں میں آج بھی ہے ارتباط کہہ لوں گی

کسی سے جھانکنے کی دل میں گر جو کوشش کی
تمہیں پرایا بصد احتیاط کہہ لوں گی

کبھی جو اشک اتر آئے مسکرانے میں
غم و خوشی کا حسیں اختلاط کہہ لوں گی

سلیقہ مجھ کو نبھانے کا خوب آتا ہے
میں زیبا درد کو بھی انبساط کہہ لوں گی

☆☆☆☆

○

بظاہر ٹھیک سب کچھ چل رہا ہے
مگر سینے میں طوفاں پل رہا ہے

کنارے ضبط کے گھلنے لگے ہیں
سمندر آگ میں اب جل رہا ہے

پریشاں میں نہیں اس سے بچھڑ کر
سنا ہے ہاتھ وہ بھی مل رہا ہے

دیارِ غیر میں ہے یاد تیری
اندھیرے میں دیا سا جل رہا ہے

میں کیسے آج تم کو بھول جاؤں
تمہارے ساتھ میرا کل رہا ہے

ہوا ٹھنڈی تری جانب سے آئی
کوئی گرمی میں پنکھا جھل رہا ہے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

لے لیتے ہیں ٹکر لوگ
ایوانوں سے بے گھر لوگ

اہلِ خرد میں کب ملتے ہیں
دیوانوں سے بہتر لوگ

بدحالی ہی بدحالی ہے
اور بھی ہو گئے بدتر لوگ

دار کو زندہ رکھتے ہیں جو
مجھ جیسے کچھ خود سر لوگ

جن کو عزیز از جان ہے جانا
ان کو ہم سے بڑھ کر لوگ

☆☆☆☆

○

جو چاہے وہ کہہ سکتا ہے
دل جو ہمارا سہہ سکتا ہے

آج مجھے معلوم ہوا ہے
میرے بغیر وہ رہ سکتا ہے

سطحی ذوق کا مالک دل کی
کب کھنگال وہ تہہ سکتا ہے

کٹیا روز گرانے والو
تاج محل بھی ڈھ سکتا ہے

درد کا لاوا دل سے نکل کر
آنکھ کے رستے بہہ سکتا ہے

زیبا اس کی گلی تک جانا
دے جذبے کو شہ سکتا ہے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

پپنے تھے دل میں جتنے وہ چاؤں ہی لے گئی
اک دھوپ آ کے پیڑ سے چھاؤں ہی لے گئی

اس شہرِ نامراد کی سائنس عجیب تھی
جو مجھ سے چھین کر مرا گاؤں ہی لے گئی

زخموں سے چور چور میں رستے میں گر گئی
منزل تو کاٹ کے مرا پاؤں ہی لے گئی

سوچا اسے ہرائیں گے اس کی طرح مگر
اس کی نظر وہ آخری داؤں ہی لے گئی

تھوڑی سی دور زیبا کنارا جو رہ گیا
اک موج میری چھین کے ناؤں ہی لے گئی

☆☆☆☆

○

سر دے کے اگر دار کی قیمت نہیں دیتا
وہ جرأتِ اظہار کی قیمت نہیں دیتا

ہے پیشِ نظر میرے حفاظت کا موقف
ہر اک تو گل و خار کی قیمت نہیں دیتا

اس دور میں بکتی ہے وفا جنس کے بھاؤ
اب کوئی وفادار کی قیمت نہیں دیتا

جو شخص بچھڑ جانے کی ہمت نہیں رکھتا
محبوب کو وہ پیار کی قیمت نہیں دیتا

گو لگتی ہے اس دور میں ہر چیز کی قیمت
پر کوئی بھی کردار کی قیمت نہیں دیتا

جو طور جلاتا نہیں جلوے کی بدولت
وہ طالبِ دیدار کی قیمت نہیں دیتا

جاں لے کے جو پر دینے پہ قادر نہ ہو زیبا
وہ بازوئے طیار کی قیمت نہیں دیتا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

یہ سچ ہے بولنے میں سچ گئی تھی
نہ جانے کیسے زندہ بچ گئی تھی

مجھے آباد ہونا تھا یہاں پر
نہ جانے کیوں تباہی مچ گئی تھی

تلوث کا دیا الزام اس نے
اگرچہ میں بنا لالچ گئی تھی

بھلائی اور کچھ دیتا بھی کیسے
محبت جو دلوں میں رچ گئی تھی

ذرا سا روپ زیبا تھا وفا کا
تبھی اس کی نظر میں جچ گئی تھی

☆☆☆☆

○

اس دورِ مادیت میں بکر ہے نہ زید ہے
ہر شخص ایک کرب کی مٹھی میں قید ہے

دل میں چھپا کے درد کو مسکایئے سدا
یہ شہر صرف ظاہری نظروں کا وید ہے

ڈالے ضرورتوں پہ لبادے خلوص کے
چہرے کا رنگ لال ہے پر خوں سفید ہے

کیسے کسی کو آئے نظر حسن روح کا
آنکھوں میں نین نیلے ہیں پیچھے سوید ہے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

اب مرے خواب تھک گئے ہیں بہت
شاید اعصاب تھک گئے ہیں بہت

تلخیٔ درد ہی نہیں جاتی
بادہ و ناب تھک گئے ہیں بہت

روح کی پیاس بڑھتی جاتی ہے
کرکے سیراب تھک گئے ہیں بہت

پتھروں سے ہی نغمگی پھوٹے
ساز و مضراب تھک گئے ہیں بہت

اب بھی سچائیاں ادب میں نہیں
اہلِ آداب تھک گئے ہیں بہت

زندگی ختم ہی نہیں ہوتی
شمس و مہتاب تھک گئے ہیں بہت

نیند آنکھوں سے دور ہے زیبؔا
پہنے کمخواب تھک گئے ہیں بہت

○

حوصلہ کتنا تھا میرا غور کرکے دیکھنا
تم مری طرح کسی پہ جور کرکے دیکھنا

ایک دم ٹھکرا کے سب کچھ تھام لینا ہاتھ بس
فیصلہ میری طرح فی الفور کرکے دیکھنا

میں نے چپ سادھی تھی کیسے احتراماً رات دن
یاد اپنے ظلم کا بھی دور کرکے دیکھنا

رونقیں لاکھوں خلیجوں کی ہوں راوی پر نثار
یاد بس اک بار تم لاہور کرکے دیکھنا

میں بھلا کس کام کا اب رہ گیا زیبؔا بتا
کر چکے برباد اب کچھ اور کرکے دیکھنا

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

نہ کوئی منزل نہ کوئی گھر ہے
ہماری پہچان ہی سفر ہے

کہیں پہ دل ہے کہیں جگر ہے
کہ جسم سارا اِدھر اُدھر ہے

ہمارا پردیسیوں کا کیا ہے
کہیں پہ دختر کہیں پسر ہے

مگر تسلی ہے سوچ کر یہ
یہاں اندھیرا وہاں سحر ہے

خطوں پہ دار و مدار زیبؔا
ہماری جاں تیرا نامہ بر ہے

☆☆☆☆

○

تیرے میرے خوابوں کا نگر ٹوٹ رہا ہے
ہم تم جہاں رہتے تھے وہ گھر ٹوٹ رہا ہے

ہاتھوں سے گری ڈائری تب دیکھا کہ تیرا
رکھا ہوا اک مور کا پر ٹوٹ رہا ہے

جس دن سے گیا لوٹ کے چاند اپنے نگر کو
برسوں کا وہ اب مدر و جزر ٹوٹ رہا ہے

کہہ دو اسے پھر پھینکے کسی یاد کا پتھر
مجھ میں ترا جادوئی بھنور ٹوٹ رہا ہے

شہکار اٹھائے ہوئے اس قحطِ ادب میں
فنکار سرِ راہگزر ٹوٹ رہا ہے

اس آنکھوں کی بینائی میں زندہ تھا جو زیبؔا
منظر وہی تاحدِ نظر ٹوٹ رہا ہے

☆☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

جب تیرے اعتبار کی دولت نصیب تھی
نظروں میں اہلِ زر کی میں کتنی غریب تھی

دل کہہ رہا تھا جانے نہ دو جا رہا ہے وہ
لیکن ہمارے ذہن کی حالت عجیب تھی

کانٹوں کا تاج رکھا گیا تھا اسی کے سر
جس کے گلے میں عہدِ وفا کی صلیب تھی

تیرا کسی سے نام سنا اشک آ گئے
میں دور جا کے بھی تیرے کتنا قریب تھی

انساں سے مجھ کو خطرہ کبھی بھی نہیں رہا
میری تو دنیا دار محبت رقیب تھی

زیبا تھے یوں تو حادثے ہر دم ہی ہم قدم
لیکن شبِ فراق بہت ہی مہیب تھی

☆☆☆☆

○

کبھی زیریں گلی کوچوں کبھی بالائی گلیوں میں
میں اکثر پھرتی رہتی ہوں انہیں آبائی گلیوں میں

جہاں بھی ہوں مری آنکھوں میں اپنا شہر ہوتا ہے
لیے پھرتی ہوں اپنی روح کی تنہائی گلیوں میں

میں سارے پھول ارمانوں کے گلداں میں سجا بیٹھی
بصیرت آئنے جیسی مری پتھرائی گلیوں میں

حقیقت جلتے سورج کی کبھی جھلسا بھی جاتی تھی
خیالوں کی تری چلتی رہی پروائی گلیوں میں

کئی سایوں سے ٹکرا کر مری آنکھوں تلک آئی
تری صورت کو اکثر ڈھونڈتی بینائی گلیوں میں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کئی گزرے زمانے یاد کے پردوں سے ٹکرائے
ترے دیوار و در سے جب نظر ٹکرائی گلیوں میں

میں جب بھی سرسری نظروں سے دیکھوں اپنے ماضی کو
ترے نقشِ قدم کی ہے وہی گہرائی گلیوں میں

تمہارا ہاتھ تھامے یاد ہے ان ٹیڑھے رستوں میں
ہزاروں بار چلتے چلتے ٹھوکر کھائی گلیوں میں

اچانک مڑ کے میں پتھرا گئی پھر تیری بستی میں
تری آواز مجھ کو ڈھونڈتی سی آئی گلیوں میں

میں خود تو آج تک منزل تلک شاید نہیں پہنچی
میں تم کو چھوڑ کر زیبا بہت پچھتائی گلیوں میں

○

گولہ باری ملکوں پر ہے آگ لگی ہے شہروں میں
مجرم منصف بن کر آئے بے حس گونگے بہروں میں

خون آشام زمانے والو اوپر بھی اک عادل ہے
پیاس بجھانا ٹھیک نہیں ہے خون کی بہتی نہروں میں

سیتا پاون کہلاتی ہے برسوں بعد بھی دنیا میں
راون آخر جل جاتے ہیں پلک سے دو سہروں میں

شرم وحیا کی چادر اوڑھے چھپ کے جو گھر میں بیٹھی تھی
آج وہ پردہ داری نکل کر آن کھڑی ہے کٹہروں میں

رفیوجی کیمپوں میں پلنے والے بچے کہتے ہیں
ننگے پاؤں چل کر دیکھو گرمی کی دوپہروں میں

جلتے ہوئے تنور میں جھک کر یہ بھی زیبا دیکھا ہے
موسیٰ محل پہنچ جاتے ہیں نیل کی بہتی لہروں میں

☆☆☆☆

Musarrat Tabeen Zeba - mjzeba.com

○

ترے خیال میں دن رات منہمک رہنا
ہزار میل پہ دولخت ہو کے اِک رہنا

مری وفا کے اثاثے نے یہ سکھایا مجھے
تمہاری یاد کے دامن سے منسلِک رہنا

سیاہ پلکوں کی جھالر پہ چپکے چپکے سے
کئی بہانوں سے اشکوں کا روز ٹِک رہنا

پیام حسن کو تقدیر نے دیا یوسف
پڑے جو وقت تو بڑھیا کے گھر میں بِک رہنا

خوشی کے لمحے اکیلی گزارنا زیبا
مگر غموں میں زمانے کے مشترک رہنا

☆☆☆☆

○

کس جگہ کھائی تھی ٹھوکر کس کی تھامے پور تھی
مجھ کو ہے احساس اس کا میں کہاں کمزور تھی

اس نے کب رخ موڑ ڈالا کب پتہ مجھ کو چلا
میل کا پتھر تھا وہ اور میں ندی پُرشور تھی

خواب میرے کاغذی تھے آ گئے پرواز میں
ساری تعبیریں تھیں اس کی، ہاتھ اس کے ڈور تھی

رہن تھے جذبے مرے رشتوں کے اندھے شوق میں
آنکھ چندھیائی ہوئی تھی دھوپ چاروں اور تھی

میرے غم میرے ہی غم تھے میرے دکھ میرے ہی دکھ
اس کی دنیا زر کی دنیا تھی جو قلبی کور تھی

میرے گھر کے سب اجالے تھے اسی کے نام سے
اب دیے کی منتظر صحرا میں میری گور تھی

جو ملا مجھ کو لٹیرا ہی ملا کچھ کیا کہوں
اس کو زیبا کیا گلہ دوں ساری دنیا چور تھی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

سنا گرچہ پرانی دھن رہا ہے
زمانہ سانس روکے سن رہا ہے

مرے بالوں میں اپنی انگلیوں سے
سنہرا جال کوئی بن رہا ہے

میں اپنے آپ سے کچھ کہہ رہی ہوں
وہ مجھ سے دور ہے پر سُن رہا ہے

جہاں کی تلخیوں تنہائیوں میں
خیال اس کا سدا خوش کن رہا ہے

یہ اک دوجے میں مدغم ہو گئے ہیں
نہ کوئی پاپ ہے نہ پُن رہا ہے

کوئی ہاتھوں میں لے کر چاند زیباؔ
مری پلکوں سے تارے چن رہا ہے

☆☆☆☆

○

جب کنارِ بحر مٹی کے گھروں کا شوق تھا
ان دنوں میں مجھ کو کتنا پتھروں کا شوق تھا

موتیوں کے رات دن گجرے بنانا کام تھا
چھوٹی چھوٹی سیپیوں کی جھانجھروں کا شوق تھا

آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ لہروں سے تنہا کھیلنا
ہاتھ میں اپنے سنہرے کنکروں کا شوق تھا

بن بلائے جن سے طوفاں آن جھولی میں گریں
دامنِ تقدیر کی ان مصدروں کا شوق تھا

جس جگہ بھی موتیا کھلتا وہاں جاتی تھی میں
مہندیوں کا چوڑیوں شیشہ گروں کا شوق تھا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

فصلِ گل کی رات کی رانی کی دیوانی تھی میں
تتلیوں کے مور کے رنگیں پروں کا شوق تھا

خواب کی دنیا میں گم رہنے کی عادت تھی مجھے
اپنی پلکوں پہ سنہری جھالروں کا شوق تھا

ڈوب کر شب بھر ابھرنا صبح کے تارے کے ساتھ
یاد کی ناؤ کو گہرے ساگروں کا شوق تھا

اپنی تنہائی کے جن کو قید کرنے کے لیے
خواہ مخواہ سوچوں کے مجھ کو لشکروں کا شوق تھا

اب رتیں زیبا وہ ساری خواب ہو کر رہ گئیں
جب مجھے ہر دم سہانے منظروں کا شوق تھا

☆☆☆☆

○

یہ سچ ہے کہ اوصافِ حمیدہ نہیں رکھتے
جو لوگ محبت کا عقیدہ نہیں رکھتے

کیا ظلم ہے اس دور میں کہلائیں مہذب
سینے میں وہ جو قلب تپیدہ نہیں رکھتے

لفظوں سے نبھاتے ہیں فقط رسمِ تسلی
دراصل دلِ درد گزیدہ نہیں رکھتے

سنگ ریزوں میں ہوتا ہے شمار ان کا جہاں میں
جو جیب میں الماسِ دمیدہ نہیں رکھتے

مشہور ہوئے آج وہ زخموں کے مسیحا
جو تیر کوئی دل میں کشیدہ نہیں رکھتے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

بہتے ہیں رگ و پے میں دمکتے ہوئے سکے
شریانیں مگر خون رمیدہ نہیں رکھتے

بابصر بظاہر ہیں بہ آدابِ زمانہ
اندر سے وہ بینا دل و دیدہ نہیں رکھتے

درویش بھلا مجھ سے ہوں مشہور بھی کیسے
دیوان میں درباری قصیدہ نہیں رکھتے

عنقا ہوئیں زیبا جی حیا بار وہ آنکھیں
اب لوگ نگاہوں کو خمیدہ نہیں رکھتے

☆☆☆☆

○

نقاب ڈال کے منہ پر نقاب بیچتے ہیں
قلم خریدتے ہیں انتساب بیچتے ہیں

حقیقتوں کو چھپا کر سراب بیچتے ہیں
لگا کے خوشبو یہ نقلی گلاب بیچتے ہیں

چھپا کے موتی فقط آب و تاب بیچتے ہیں
یہ اس سے کم ہے جو زیرِ حجاب بیچتے ہیں

کہ کاروبارِ ادب اس طرح بھی چلتا ہے
کتاب چھپنے سے پہلے کتاب بیچتے ہیں

چھتوں کے نیچے یہ بادل چھپا کے رکھتے ہیں
کڑی ہو دھوپ تو مہنگے سحاب بیچتے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کچھ اس صفائی سے کرگس تھمائیں لوگوں کو
کہ سب کے سامنے جیسے عقاب بیچتے ہیں

مٹھاس لہجوں میں بھر کے بھی تلخیاں بیچیں
وہی پرانے نئے کر کے خواب بیچتے ہیں

ہے آج کل کی سیاست کا یہ بھی اک حصہ
بنے بنائے سوال و جواب بیچتے ہیں

☆☆☆☆

○

کسے خبر ہے چمن میں کہ تپتی ریت میں ہیں
یہ بات باعثِ زر ہے کہ ہم کویت میں ہیں

ہمیشہ ایک سا موسم ہے بند کمروں کا
پتہ کسی کو نہیں ہاڑ میں کہ چیت میں ہیں

چرائے رکھتا ہے نیندیں عذابِ تنہائی
وطن سے دور بھی ہم حالتِ ڈکیت میں ہیں

عجیب رشتے نبھاتے ہیں بعض موقعوں پر
خوشی غمی میں نہ ہم مرگ نہ جنیت میں ہیں

بہت سے رہتے ہیں کمرے میں ایک مل جل کر
چلو کہ پیارے ہمارے تو اپنے بیت میں ہیں

تمام عمر کٹی ریزہ ریزہ خوابوں میں
مگر عزیز ابھی ڈالروں کے کھیت میں ہیں

یہی اتار چڑھاؤ ہے اپنی قسمت کا
پتہ یہ زیبا چلا ہم کہ شہرِ زیت میں ہیں

Musarrat labeen Zeba - mizeba.com

○

درسِ اخلاق بھی رٹا دیکھا
جھوٹ پر ہر کوئی ڈٹا دیکھا

لوگ قائل محاسبے کے نہیں
آئینہ دھول سے اٹا دیکھا

جس کو چھیڑا وہ منقسم نکلا
میں نے ہر شخص کو بٹا دیکھا

کیسی زنجیر ہے یہ رشتوں کی
ایک سے دوسرا کٹا دیکھا

آج ہر دوست بے مؤقف ہے
کل تو تھا پانچواں چھٹا دیکھا

ہجرت شہر ہو گئی واجب
ہر گریبان جب پھٹا دیکھا

پیشِ دیوار زیبا اک سایہ
اپنے قد سے ذرا گھٹا دیکھا

○

اشتہارات نے جس دن سے ہے لے لی عورت
اپنے گھر میں نہیں رہ سکتی اکیلی عورت

اب تو عنقا ہے ثقافت کی حیا بار نظر
ایک سے ایک نئی اور نویلی عورت

جب سے رشتوں کا تقدس یہاں پامال ہوا
گھر کے افراد نے مجبوری سے جھیلی عورت

کام کرنے لگی جس دن سے تو نایاب ہوئی
ہوا کرتی تھی جو عورت کی سہیلی عورت

اپنی گڑیا کو سجاتی ہے کتابوں میں ابھی
کیسے کولہو میں مشقت نے ہے بیلی عورت

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کوٹ کے روڑی پہ پتھرا سی گئی سڑکوں پر
اپنے حالات سے کچھ اس طرح کھیلی عورت

کہیں مینا کہیں ساغر تو کہیں مے بھی بنی
مرد نے ایسے حلق میں ہے انڈیلی عورت

پھر بھی بکھری ہوئی زیبا ہے یہ خوشبو کی طرح
موتیا مہکا ہوا اور چمبیلی عورت

☆☆☆☆

○

کوچۂ غم میں بے ہنر بھی گئی
زیست اثبات سے مکر بھی گئی

ہم جیے بھی نہیں تمہارے بغیر
اور پھر زندگی گزر بھی گئی

کٹ گئی غم کی رات بھی آخر
درد کی صبح پھر ابھر بھی گئی

چاند ڈوبا ہے کیا نصیبوں کا
اب تری یاد کی سپر بھی گئی

وہ جو تصویر دل میں تھی تیری
ذہن سے جانے کب اتر بھی گئی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لوگ کہنے لگے تھے آوارہ
زیست اک روز پھر سدھر بھی گئی

سرِ بازار غیرتِ زینت
وقت آیا تو بے چیز بھی گئی

نئی دنیا کے شوق میں زیبا
گرمیٔ عصمتِ گہر بھی گئی

☆☆☆☆

○

چلو ان وادیوں میں زندگی واپس بلاتی ہے
اندھیرے چھٹ چکے پھر روشنی واپس بلاتی ہے

جسے کھل کر نزاکت سے دوبارہ پھول بننا ہے
وہی اک 'باغ' کی کچی کلی واپس بلاتی ہے

خزاں کو بھول کر پیڑوں کو پھر سرسبز ہونا ہے
نویدِ فصلِ گل کی گدگدی واپس بلاتی ہے

چلو ہمجولیو! کشمیر کے جھرنوں پہ چلتے ہیں
جہاں پانی میں گھلتی چاندنی واپس بلاتی ہے

نہ ان لہروں پہ لکھی درد کی تحریر مٹ جائے
ہوا پھرتی ہے ہو کر باؤلی واپس بلاتی ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

مناظر برفباری کے وہ الغوزے کی تانوں میں
چھپی سرگوشیاں اور بانسری واپس بلاتی ہے

وہی کلکاریاں جن کی لہو پہروں رلاتی ہیں
انہی معصوم بچوں کی ہنسی واپس بلاتی ہے

پرانی بستیاں پھر سے ہمیں آباد کرنا ہیں
نئی امید کی تابندگی واپس بلاتی ہے

جہاں اپنوں کی خوشبوئیں اٹھائے پھول پھرتے ہیں
وہاں پر شوخ سی اک منچلی واپس بلاتی ہے

در و دیوار سے نسبت بھی کوئی بھول سکتا ہے
انہی رستوں پہ اک منزل نئی واپس بلاتی ہے

چلو پیدا کریں چل کر کوئی نوزائیدہ رونق
کہ زیبا پھر کوئی بچھڑی خوشی واپس بلاتی ہے

☆☆☆☆

○

آؤ کھویا ہوا جہاں ڈھونڈیں
در و دیوار کے نشاں ڈھونڈیں

لوٹ چلتے ہیں وادیوں کی طرف
کیسے حالات ہیں وہاں ڈھونڈیں

دب گئے سامنے جو ملبے میں
اپنے سارے وہ مہرباں ڈھونڈیں

ہائے موسم بدل گیا بالکل
کوئی محفوظ آشیاں ڈھونڈیں

کھا گئی جس کو دشمنوں کی نظر
اجڑا اجڑا وہ گلستاں ڈھونڈیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

خیمے کاغذ کی کشتیاں ہیں چلو
سر پہ محفوظ سائباں ڈھونڈیں

جہاں سجدوں سے پھر تسلی ہو
اپنا وہ سنگِ آستاں ڈھونڈیں

سوئے منزل جو ساتھ لے کے چلے
اک نیا پھر سے کارواں ڈھونڈیں

زیست کے عارضی پڑاؤ میں
مستقل کوئی رازداں ڈھونڈیں

پھر سے ترغیبِ زیست ہو زیبؔا
حوصلے ہیں کہاں جواں ڈھونڈیں

☆☆☆☆

○

بچھڑی جو راہبر سے میں تنہا بھٹک گئی
گمنام راستوں پہ چلی اور تھک گئی

ماضی کی نسبتیں کہ بھلائی نہ جا سکیں
جب بھی تمہارا نام سنا میں ٹھٹک گئی

جانے تھی کس کی چاپ کہ وارفتگی کے ساتھ
ہر بار میں دریچے کی جانب لپک گئی

پھر یاد آ گیا کہ تو میرا نہیں رہا
پھر اپنا کہتے کہتے تجھے میں جھجک گئی

پھر زیبؔا دل نے کی اسی کوچے کی آرزو
غنچہ کھِلا تو دل کی کلی بھی چٹک گئی

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

پپیہوں پپیہے کی کوئل کی کوک لے آئی
وطن میں کھینچ کے سیف الملوک لے آئی

سکوں کی سانس طلب کی تھی ہوک لے آئی
امیرِ شہر سے ٹکرا کے بھوک لے آئی

مری تو نانِ جویں ہی بڑی مطہر تھی
رگوں میں کس لیے میں خونِ خوک لے آئی

میں اپنی فطری بشاشت میں چھپ کے بیٹھی تھی
کھلی فضاؤں میں غم، سرخ تھوک لے آئی

میں سچ کی حرمتِ لفظی کا پاس کر بیٹھی
فرازِ دار پہ یہ بھول چوک لے آئی

میں کیسے دیکھتی اپنا یقین زخمیدہ
چھپا کے اشکوں میں حسنِ سلوک لے آئی

مری انا کا انوکھا مزاج تھا زیبا
وثوق لے کے گئی تھی شکوک لے آئی

○

قیامت سے نہیں کم رات لمبی اور دن چھوٹے
ہے اتنا شور دل میں رات بھر میں سو نہیں سکتی

ہماری آنکھ بے رت بھی یہ فصلیں کاٹ لیتی ہے
کسی کی آنکھ اتنے رتجگے پر بو نہیں سکتی

میں اس کی ہو گئی لیکن وہ میرا ہو نہیں سکتا
تمنا میں نے کی ہے جو وہ پوری ہو نہیں سکتی

نہ پوچھو کس طرح خود سے کیا ہے میں نے سمجھوتہ
غموں پہ ہو گئی قانع خوشی مل جو نہیں سکتی

الٰہی! بخش دے مجھ کو تو صدقے آلِ احمدؐ کے
لگے جو داغ میری آنکھ ان کو دھو نہیں سکتی

غمِ شبیرؓ میں رونے کی جس کو پڑ گئی عادت
غمِ دنیا میں پھر وہ آنکھ زیبا رو نہیں سکتی

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

تہذیب کے کردار کے اوثان پڑے ہیں
یا بھیس میں انسان کے شیطان پڑے ہیں

سامانِ تعیش کی خریداری میں گم ہیں
اور اس پہ ستم بیچ کے ایمان پڑے ہیں

ہے جنبشِ ابرو پہ زمانے کی معیشت
پر غیر کے شرمندۂ احسان پڑے ہیں

یوں گاڑیوں، طیاروں کی رفتار کے پیچھے
اس دور میں ماضی کے حودی خوان پڑے ہیں

بینائی سے محروم ہے انصاف کی دیوی
بگڑے ہوئے انصاف کے اوزان پڑے ہیں

اک روز تو اگلیں گے پگھلتا ہوا لاوا
غفلت میں جو سوئے ہوئے برقان پڑے ہیں

زیبا کوئی محشر ہی اٹھا ثور نیا پھونک
یکجان جو ہوتے تھے وہ بے جان پڑے ہیں

○

مجھ سے مل کر میرے جیسا ہو گیا
لوگ کہتے ہیں وہ کیسا ہو گیا

اس کو دیوانہ نہ سمجھو دوستو
مجھ سے وہ بچھڑا تو ایسا ہو گیا

پوچھنا یہ ہے کہ اس کو کیا ہوا
آج کیوں وہ ایسا ویسا ہو گیا

آج میں مفلس ہوں زیبا کچھ نہیں
آج اس کے پاس پیسہ ہو گیا

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ماں سی چیز کہاں ہوتی ہے
ماں تو آخر ماں ہوتی ہے

ہر دکھ راحت بن جاتا ہے
جب ممتا نگراں ہوتی ہے

سو منہ بولے رشتے زیبا
پر وہ بات کہاں ہوتی ہے

☆☆☆

○

ظلم کا دور ہے، محفوظ کہاں اب ہیں شریف
آج اخلاق کے قاتل ہی تو کہلائیں عفیف

میل ہے دل میں بھرا جن کے زمانے بھر کا
شہر میں لوگ وہ مشہور ہوئے سب سے نظیف

دورِ آزادی ہے اشعار بھی اب ہیں آزاد
قافیے کی کوئی پابندی نہ غزلوں میں ردیف

بھلا اس محرم و ہمراز سے شکوہ کیسا
جن کے دامن پہ ہوا بار مرا اشکِ خفیف

پیش گوئی مرے حالات بدلنے کی نہ ہو
اب حریفوں میں نظر آنے لگے میرے حلیف

کس کو معلوم تھا ہر بار ہی ایسا ہوگا
فصل زخموں کی اگائے گی جب آئے گی خریف

نازکی ان کی ہے مشہور زمانے بھر میں
پھول سے دل میں نہیں زیبا مگر حسِ لطیف

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

کیا خدا کرتا ہے اک لمحے میں انسان کے ساتھ
آن کے بیٹھو ذرا زلزلہ زدگان کے ساتھ

پستیاں اونچے پہاڑوں کا مقدر کر کے
وہ بدل دیتا ہے آبادی کو میدان کے ساتھ

برفباری میں دہکتے ہیں الاؤ ان کے
گھر جو تعمیر کیے تھے بڑے ارمان کے ساتھ

لوٹ چلتے ہیں اسی ماضی کی جانب ساتھی
نیا آغاز کریں گے نئے عنوان کے ساتھ

آزمایا ہے مشیت نے بلا کر ہم کو
کون سہہ جاتا ہے اس قہر کو ایمان کے ساتھ

بے مہد دامنِ کہسار میں ایسے ہیں یتیم
سیپ ساحل پہ بکھر جاتے ہیں طوفان کے ساتھ

لوٹے جاتے ہیں ٹرک ایسے میں بھی رستے میں
زیبا بے دردی سے امداد کے سامان کے ساتھ

○

الحفیظ اور الاماں وحشت
کرتی رہتی ہے شوخیاں وحشت

شہر میں رہ کے بھی میں ویراں ہوں
میرے سینے میں ہے نہاں وحشت

رونقوں پہ تو آ چلی پیری
رہے یا رب سدا جواں وحشت

مجھ پہ جب سے وہ مہربان ہوا
ہو گئی مجھ پہ مہرباں وحشت

میرا گھر بار ہے کہاں اپنا
میں وہاں ہوں رہے جہاں وحشت

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تجھ کو لے لے کے کیا کہوں بھٹکی
ساتھ میرے کہاں کہاں وحشت

میرا سایہ بھی مجھ کو چھوڑ گیا
آ مرے پاس ہے کہاں وحشت

اب بھی تنہائی میں مری زیبا
ڈالتی ہے پہیلیاں وحشت

☆☆☆

○

ہم نے بے ساختہ ان قدموں کی پھر آہٹ لی
شوقِ آوارہ نے پھر ایک نئی کروٹ لی

ہم کہ آنچل میں چھپاتے ہی رہے منہ اپنا
اس نے تصویر اچک ہاتھوں سے پھر جھٹ پٹ لی

آئینہ ٹوٹ گیا ورطۂ حیرت کے سبب
اس نے بے خبری میں انگڑائی جونہی نٹ کھٹ لی

ہم تو آنکھوں سے، جگر سے بھی پیا کرتے ہیں
رندِ کم ظرف نے دیکھی جہاں، پی غٹ غٹ لی

سوچتے ہیں کہ ستم سہہ کے جہاں کے زیبا
اپنے دامن پہ سجا درد کی کیوں تلچھٹ لی

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

دل میں ابھرا بھی تو زیبؔا کبھی احساسِ خوشی
بھولی بسری ہوئی معدوم لکیروں کی طرح

دیکھ بے درد ذرا میرے توکل کی طرف
راہ میں بیٹھی ہوں برسوں سے فقیروں کی طرح

گلشنِ زیست میں کیا قحطِ بہاراں ہو گا
دل کو آزادی میسر ہے اسیروں کی طرح

کوئی رستہ ہی نہیں شہرِ وفا کو جاتا
جال سا پھیلا ہے قسمت کی لکیروں کی طرح

چھان کے خاک میں الماس تو لے آئی مگر
اشک انمول ملے خاک میں ہیروں کی طرح

☆☆☆

○

لاکھوں فکریں اور تنگدستی
کیا بستی خوابوں کی بستی

بھول گئے پردیس میں آکر
کیا شے ہے گھر اور گرہستی

سیم اور زر نے آج چھپا لی
لوگوں کی اخلاقی پستی

کیا ہو توکّل اور قناعت
کس کو پسند ہے فاقہ مستی

قوم کی رگ رگ میں آ بیٹھی
سہل پسندی سہل پرستی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

مغرب کی تقلید پہ چل کر
جدت ہے تہذیب کو ڈستی

برسوں پہلے وہ بچھڑا تھا
آج تلک ہے آنکھ برستی

کیا لکھوں زندہ تحریریں
حرفِ غلط ہے میری ہستی

بیچ کے دیکھو ایماں اپنا
ہر شے ہوگی زیبا سستی

☆☆☆

○

تبصرہ کیا ہو کہاں کون ہے چاہت کے بغیر
آج ملتے ہیں کہاں لوگ ضرورت کے بغیر

تو نہ شرمندہ ہو لے توڑ دے پیمانِ وفا
میں بچھڑ جاؤں گی تجھ سے کسی حیرت کے بغیر

اپنی آنکھوں کو وہ رکھ لیتا ہے پیشانی پر
اس کے دامن میں بہت کچھ ہے مروت کے بغیر

کوئی نہ کوئی لگن ہوتی ہے تحریکِ حیات
زندگی نام کی ہوتی ہے محبت کے بغیر

اس کے آنے پہ میں سوچوں کہ نہ جانے کیا ہو
ذکر آتا ہی نہیں اس کا قیامت کے بغیر

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

کاش! ادراک ہو اس کا تمہیں ظاہر بینو!
دور رکھا نہیں جاتا کبھی حجت کے بغیر

کون سے دور میں مجبور نہیں ہوتے عوام
ظلم سہہ جاتے ہیں چپ چاپ مذمت کے بغیر

نرم دل ہونا ہے اک اور مصیبت زیبؔا
درد مل جاتا ہے اکثر کسی نسبت کے بغیر

☆☆☆

○

دھوپ میں جیسے کھیت جلتا ہے
سینہ زخموں سمیت جلتا ہے

کاسۂ چشم اپنے اشکوں میں
بھر کے خوابوں کی ریت جلتا ہے

دل سلگتا ہے رات دن میرا
گرمیوں میں کویت جلتا ہے

بن گئیں زیبؔا سب رُتیں شعلہ
بھادوں ساون کہ چیت جلتا ہے

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mzeba.com

○

تیری ہمراہی جب شمول نہیں
زندگی کا کوئی حصول نہیں

کیا پیامِ بہار آئے مجھے
میرے دامن میں کوئی پھول نہیں

آنکھ سے بھی لہو برستا ہے
دل ہی میرا فقط ملول نہیں

زندگی اس کی ایک طعنہ ہے
جس کا اپنا کوئی اصول نہیں

جدتوں کا ہوا ہے وہ داعی
اس کو میری وفا قبول نہیں

پھر سے پرکھو خلوصِ دل اپنا
کہیں اپنی تو کوئی بھول نہیں

آئینہ ہے اٹا ہوا زیبا
میرے چہرے پہ کوئی دھول نہیں

○

چھان کر خاک تیرے گاؤں کی
ایڑیاں پھٹنے لگیں پاؤں کی

کوئی پگڈنڈی تو جائے تجھ تک
آس ٹوٹی ہی نہیں چاؤں کی

منتظر ہے مری جنگل کی ہوا
جیسے آغوش ہو وا ماؤں کی

دیکھنے والے سکوتِ ساحل
دیکھ گہرائی بھی دریاؤں کی

خود سری ہے یہی نادانوں کی
بات سنتے نہیں داناؤں کی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

یاد ہے دل پہ بڑا جو بن تھا
رُت جب آئی تھی تمناؤں کی

فصلِ گل بیت گئی گلشن میں
یاد ہے زمزمہ آراؤں کی

ہم کو اپنے ملے غیروں کی طرح
کیا ہو پہچان شناساؤں کی

کب غلاموں کو یہ سمجھیں انساں
زیبا فطرت ہے یہ آقاؤں کی

☆☆☆

○

کچھ لوگ حقیقت سے بچ کر خوابوں سے محبت کرتے ہیں
اپنوں کے ستم سہہ سہہ کے بھی اپنوں سے محبت کرتے ہیں

ہر طرح کے لوگ ہیں دنیا میں حساس بھی ہیں اور پتھر بھی
رشتوں کے قدرداں کم ہیں بہت پیسوں سے محبت کرتے ہیں

کچھ ایسے مسافر ہوتے ہیں جو دل کی تسلی کی خاطر
منزل پہ نہ پہنچیں گر نہ سہی رستوں سے محبت کرتے ہیں

ہے جان سلامت آنکھوں کی کیا مے کی کمی ہے رندوں کو
کچھ پاگل جام کے ٹوٹے سے شیشوں سے محبت کرتے ہیں

سو موڑ آئے ہر رستے میں پر مڑ مڑ کر محسوس ہوا
ہم حال میں رہ کر بھی گزرے وقتوں سے محبت کرتے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

یہ درد ہے کیسا جو اکثر راتوں کو جگائے رکھتا ہے
ہم حال میں پس کر بیتے ہوئے لمحوں سے محبت کرتے ہیں

ہر اک کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے علیحدہ پر دیکھو
ہم لوگ وطن سے آئی ہوئی چٹھیوں سے محبت کرتے ہیں

دل کتنا بڑا ہے دیکھو تو ہر حال میں مست ہیں ہم زیبا
کانٹوں میں گھرے بیٹھے ہیں مگر پھولوں سے محبت کرتے ہیں

☆☆☆

○

کہاں بہتی ہے گنگا دیکھتا ہے
یہ ہر دم بھوکا ننگا دیکھتا ہے

دیالو کون ہے اور کون شوہدا
یہی تو بھیک منگا دیکھتا ہے

اسے تو چاہیے سونے کا سکّہ
شرافت کب لفنگا دیکھتا ہے

لگی ہو آگ جب معدے میں اپنے
بھلا کوئی نہ چنگا دیکھتا ہے

Mubarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

لگاتا ہے جو نعرہ شانتی کا
وہ چھپ کر روز دنگا دیکھتا ہے

کہیں نہ ہیر سے مل جائے رانجھا
ہمیشہ کیدو لنگا دیکھتا ہے

اکیلی جل رہی ہے شمع زیبا
یہ صبح تک پتنگا دیکھتا ہے

☆☆☆

○

کہیں پہ ناپ کہیں تول رہ ہی جاتا ہے
کوئی نہ کوئی کہیں جھول رہ ہی جاتا ہے

کسی کو کوئی بھلا دے کوئی ضروری نہیں
کسی کا ذہن میں اک پول رہ ہی جاتا ہے

زمانہ پیاس بجھا کے گزر بھی جاتا ہے
کنوئیں میں لٹکا ہوا ڈول رہ ہی جاتا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ہنڈیا پتھر ڈال کے پکنے رکھتی ہے
بھوک جو بیوہ کے بچوں کو لگتی ہے

مٹی کے بستر پہ مفلس کی ممتا
بھوکا منا بیٹھی روز تھپکتی ہے

خواب کے شہزادے کی لاش اٹھائے ہوئے
ہر دہلیز پہ بیوہ دلہن بیٹھی ہے

کوئی عمر دستک نہیں دیتا راتوں کو
لوگوں کی ہر شب آنکھوں میں کٹتی ہے

اورنگ زیب نہیں آتا اب گلیوں میں
آج کے دور میں زیبا دنیا بدلی ہے

○

بھیڑ دیکھی تو خیال آیا ہمیں
جانے کب بچھڑے ہوئے لوگ ملیں

جی میں آیا ہے ابھی تم سے کہیں
عید کا چاند مبارک ہو تمہیں

مانگنا بھول نہ جانا ہم کو
چاند کو دیکھ کے جب ہاتھ اٹھیں

چاندنی پھیل گئی ہے ہر سو
دل میں در آئی ہیں نٹ کھٹ کرنیں

ہجر برسوں سے نہیں بیت سکا
لوگ کرنے لگے اب تو باتیں

تم کو پردیس گئے عرصہ ہوا
زیبا لوٹو گے تو ہوں گی عیدیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

صورت کچھ اس طرح سے ہے امن و امان کی
بولی لگی ہوئی ہے ہر اک جسم و جان کی

ہر شخص بٹ کے رہ گیا، خوف و ہراس میں
دنیا بکھر گئی ہے ہر اک خاندان کی

چہرہ بگڑ گیا ہے مری سرزمین کا
صورت وطن سے آ کے جو سب نے بیان کی

ان کا ہدف عوام کے معصوم لوگ ہیں
اقلیم بن گئی ہے جو تیر و کمان کی

وہ آج بم دھماکوں کی ہیں بھینٹ چڑھ گئے
کنڈی لگا کے سوئے تھے کل جو مکان کی

سہمی ہوئی فضائیں ہیں دہشت ہے چارسو
ہر اک پہ آ گئی ہے گھڑی امتحان کی

زیبا نمازِ عید میں قربان ہو گئی
ہستی جو پال پوس کے ماں نے جوان کی

○

سچی باتیں کہہ جاتے ہیں منہ پر اکثر جھوٹے لوگ
ٹھوس مؤقف رکھنے والے مجھ سے ٹوٹے پھوٹے لوگ

حرفِ مروت کی خاطر جو بن قیمت بک جاتے ہیں
اکثر اہلِ دل ہوتے ہیں لوٹے اور کھسوٹے لوگ

درد تنوع کا متلاشی جو بھی ہوا سو خوب ہوا
سناٹا احساس کا ٹوٹا اندر سے جب ٹوٹے لوگ

سوچ رہی ہوں تیرا ملنا اک دنیا کا ملنا تھا
تو بچھڑا تو اس پر مجھ سے کیسے کیسے چھوٹے لوگ

شور مچا اک شہر میں کٹ گئیں انگلیاں آج زلیخا کی
مصر میں یوسف بکا تھا جب تو منہ سے کچھ نہ پھوٹے لوگ

لوگ تو پہلے ہی دشمن ہیں زیبا واعظ ہار گیا
تو سچ بول کے کیا کر لے گی بدلی دنیا روٹھے لوگ

Musarrat Jabeen Zeba - mjZeba.com

○

دھوپ سے ہاتھ ملایا ہے کہ میں زندہ رہوں
کیوں ٹھٹھرتے ہوئے احساس سے شرمندہ رہوں

ایک دو روز کا جینا بھی کوئی جینا ہے
میں نے چاہا کہ بڑے لوگوں میں پائندہ رہوں

صرف پوجا نہیں تصدیق بھی کی ماتھے پہ
تیرے سجدے کا نشاں بن کے میں تابندہ رہوں

وقت کی پور کو تھامے ہوئے بڑھتی ہی گئی
تاکہ میں قریۂ جذبات کا باشندہ رہوں

مجھ کو رہنا تھا تیرے ساتھ زمانے میں سدا
میں نے وہ کام کیے زیبا کہ آئندہ رہوں

○

لٹا سب باپ جس پہ دھن چکا ہے
وہ بچہ تھام شاید گن چکا ہے

اسے تصویر کا ہر رخ دکھاؤ
جو دہشت گرد پکا بن چکا ہے

جھکی اشراف کی آنکھیں ہوئی ہیں
کہ اب ظالم کا سینہ تن چکا ہے

تھی چھلنی ہاتھ میں ظلمت کے گر کے
کہ جس سے چاند پورا چھن چکا ہے

دکھا دیتا تھا جو ہر روپ اصلی
کبھی کا ٹوٹ وہ درپن چکا ہے

Mubarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

میں اپنے آپ سے لڑتی رہی ہوں
عجب گھمسان کا پڑ رن چکا ہے

نئی تہذیب کہتے تھے جسے ہم
اٹھا وہ ناگ اپنا پھن چکا ہے

علیحدہ مجھ سے ہو سکتا ہے کیسے
جتا جو مجھ سے اپنا پن چکا ہے

زمانے اور مرے مابین زیبا
مبارز ہونا کب کا ٹھن چکا ہے

☆☆☆

○

زباں سے کہہ تو اگرچہ وہ سچ نہیں سکتا
پر اپنی ذات کے عیبوں سے بچ نہیں سکتا

مثالِ اشک ان آنکھوں سے بہتی رہتی ہے
سیالِ درد لہو میں جو رچ نہیں سکتا

میں اپنی سوچ کے صحرا میں تجھ کو ڈھونڈ چکی
کوئی اب اور ان آنکھوں میں بچ نہیں سکتا

تمہارے شہر میں جمہوریت نہیں آئی
کسی گلی میں کوئی شور مچ نہیں سکتا

عجب ہے ایک طرف زر ہے اک طرف مجرم
جسے کہ کر کوئی قانون بچ نہیں سکتا

گلی گلی میں سجائی گئی ہے اک پھانسی
زبانیں گنگ کوئی بول سچ نہیں سکتا

دریچے بند ہیں زیبا گرے ہوئے پردے
سکوتِ شہر میں اب شور مچ نہیں سکتا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

کبھی برباد کرتا ہے، کبھی آباد کرتا ہے
یہ کیا بے بال و پر چڑیا سے تو صیاد کرتا ہے

ارے ناداں! نہ طعنہ دے مجھے ماضی پرستی کا
کسی کا کوئی ہوتا ہے تو اس کو یاد کرتا ہے

وفا کی پاسداری کی روایت مار جاتی ہے
وگرنہ کون اپنی زندگی برباد کرتا ہے

زمانے سے تعاقب کا میں کیا شکوہ کروں جبکہ
مرا پیچھا ہمیشہ خود مرا ہمزاد کرتا ہے

ذرا سی بات ہو جائے غلط تو چیخ پڑتا ہے
ضمیر اپنا بھی ہم پر نت نئی افتاد کرتا ہے

کوئی حدِّ ادب اس شخص پہ قائم نہیں رہتی
جو زیبا داد لینے کے لیے بے داد کرتا ہے

○

پَو پھٹے تک قلزمِ غم سے بھی وہ گہرا رہا
میری پلکوں پر جو آنسو رات بھر ٹھہرا رہا

اب قریب المرگ مجھ کو پوچھنے آیا تو کیا
ساتھ رہ کر بھی جو برسوں مجھ سے بے بہرا رہا

یاد کرتی ہوں کبھی تو میرا پھٹ جاتا ہے دل
فطرتاً وہ بے مروت تھا سو بے مہرا رہا

سامنے خود کو کبھی اس نے نہیں آنے دیا
پردہ اس رخ پر کبھی دہرا کبھی تہرا رہا

ایک گھر میں ساتھ رہ کر بھی نہیں گھر کا ہوا
جانے کس کا تھا وہ اک ہو کر بھی جو گہرا رہا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

میں بھلا ماں باپ سے کہتی بھی کچھ تو کہتی کیا
میرے ہونٹوں پر ہمیشہ چپ کا ہی پہرا رہا

اس جہاں میں سادہ دل ہونا بھی جیسے جرم ہے
جو ملا دے کر دغا اپنوں سا بے مہرا رہا

قید تھی زیبا میں ان چیخوں کے گنبد میں سدا
اور میرا ہمنشیں گونگا رہا بہرا رہا

☆☆☆

○

بھول جانے کی میں گوٹھانتی ہوں
ذہن کی بات نہیں مانتی ہوں

ایسی تنہائی کہ جاں ہی نہ رہے
جرم حالات کو گردانتی ہوں

یاد نگری میں بھٹکنا ہر روز
خاک در در کی وہیں چھانتی ہوں

لوگ کہتے ہیں بھلا دو اس کو
بھول پاؤں گی نہیں جانتی ہوں

ضبط کی روز ردا پھٹتی ہے
روز میں سر پہ وہی تانتی ہوں

زیبا چہرے پہ سمندر کا سکوت
دل کی گہرائی میں بے شانتی ہوں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

اسے ادراک ملتا ہے وہی عرفان لیتا ہے
جو اپنے سر پہ فکر و فن کی چادر تان لیتا ہے

عجب نظریں قلندر کی ہیں اندر کھوج لیتی ہیں
انا کے خول میں کیا ہے چھپا سب جان لیتا ہے

وہ جس کی سادگی میں بھی ہو گہرائی بصیرت کی
سمندر کی تہیں آنکھوں میں ہی وہ چھان لیتا ہے

فقیری رنگ ہو جتنا بھی درویشی ہو جتنی بھی
مگر اک وقت آتا ہے جہاں پہچان لیتا ہے

عجب ہے ضبط کا پتھر بھی پڑ جائے جو آنکھوں میں
چھپا اشکوں کا سینے میں کوئی طوفان لیتا ہے

جو ہو پھولی پھلی ٹہنی ہمیشہ جھک کے ملتی ہے
جو زیبا مان دیتا ہے وہ سب کا مان لیتا ہے

○

کیوں چاہا تھا اکثر کہنے لگتی ہیں
بیٹھے بیٹھے آنکھیں بہنے لگتی ہیں

زیست میں ملتی ہیں کچھ ہستیاں ایسی بھی
چپکے سے جو دل میں رہنے لگتی ہیں

لڑکیوں پر کچھ ایسے لمحے آتے ہیں
جھولوں والے ڈھونڈنے ٹہنے لگتی ہیں

تن من میں سو خار چبھوئے رہتی ہیں
پھولوں کے گجرے جو پہنے لگتی ہیں

دل ٹوٹے تو اکثر سکھیاں دیکھی ہیں
ریت محل کی مانند ڈھہنے لگتی ہیں

یادوں کے میلے میں گھر کر ساحل کے
دکھ برہا کے تنہا سہنے لگتی ہیں

ایک زمانہ آتا ہے سب پہ زیبا
رکھنے پرس میں زیور گہنے لگتی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

نظر میں جب سے کوئی بچ گیا ہے
رگ و پے میں نشہ سا رچ گیا ہے

کسی لڑکی کا اپنا تھا مؤقف
جہاں میں شور پھر بھی مچ گیا ہے

ہر اک نے قتل ہوتے سب نے دیکھا
لو قاتل صاف لیکن بچ گیا ہے

خود آگاہی کا اک لمحہ تھا کوئی
مرے احساس کو کر بچ گیا ہے

یہ تعلیمِ قلم میری ہے زیبا
یہاں بولا ہمیشہ سچ گیا ہے

○

کہاں ہیں پہلے سی معصوم نسلیں
جہاں سے ہوگئیں معدوم نسلیں

کہیں بارود اور پھر تابکاری
ترقی یافتہ مسموم نسلیں

کلوننگ جینز اور کیا جانے کیا کیا
چلیں کس سمت نامعلوم نسلیں

چمن میں بلبلیں نوحہ کناں ہیں
بڑھا لیں اپنی زاغ و بوم نسلیں

یہ ہے تہذیب کے منہ پہ تمانچہ
کہیں ظالم کہیں مظلوم نسلیں

پیام امن ہتھیاروں کے ہاتھوں
مچانے خوب نکلیں دھوم نسلیں

امن کی فاختہ کو دیکھیں زیبا
سکونِ قلب سے محروم نسلیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ہمیشہ گھر کی ثقافت سے اپنے پیار کیا
مجھے وطن کی محبت نے بے قرار کیا

مجھے بدن سے بھی آنے لگی وہی خوشبو
وطن کی مٹی پہ جس دن سے اعتبار کیا

یہ سبزہ زاروں میں لشکر ہیں کس لیے اترے
یہ کس نے چادرِ ماتم کو تار تار کیا

وہ نورِ مادرِ گیتی وہ بجلیاں جذبے
کہاں ہیں کس نے اندھیرا گلے کا ہار کیا

قلم اٹھائے مجاہد میں بن گئی زیبا
خود آگہی نے مجھے جب سے آشکار کیا

○

تمہاری سوچ پہ گو میرا اختیار نہیں
مرے ضمیر پہ اے دوست کوئی بار نہیں

یہ جھوٹ ہے کہ کوئی درد بانٹ لیتا ہے
یہ سچ ہے اپنے سوا کوئی غمگسار نہیں

میں تم سے ملنے کی خواہش دبا بھی سکتی ہوں
کہ میرے جذبوں کا رہوار بے مہار نہیں

تمہاری جنگ میں میں خود سے ہار بیٹھی تھی
اب اور زیست میں میدانِ کارزار نہیں

تمہارے نام سے دل آج بھی دھڑکتا ہے
ہمارے پارۂ جاں کو کہیں قرار نہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

میں لین دین کی دنیا سے کٹ گئی شاید
کسی وفا کا مرے سر پہ اب ادھار نہیں

تمہاری آنکھ میں آنسو یہ ہو نہیں سکتا
کسی کے درد میں رونا ترا شعار نہیں

نہ جانے درد کی زیبا ہے کون سی منزل
میں زخم زخم ہوں ملبوس داغدار نہیں

☆☆☆

○

دل کو کوئی خوشی نہیں لگتی
جی کے بھی زندگی نہیں لگتی

کیا ہوئیں رونقیں وہ گاؤں کی
شام اب سانولی نہیں لگتی

پھیکی پھیکی سی سب فضائیں ہیں
تاب میں چاندنی نہیں لگتی

جانے جذبات کیا ہوئے پہلے
کوئی شے اب بھلی نہیں لگتی

اشک آنکھوں پہ جیسے حاکم ہیں
روشنی روشنی نہیں لگتی

Mubarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

پیر پھر کس طرح دھمال کرے
سر میں جو بانسری نہیں لگتی

پھر بھی تنہائیوں کے ڈیرے ہیں
گھر میں کوئی کمی نہیں لگتی

زیبا چٹکی تھی وہ جو سینے میں
اب چمن میں کلی نہیں لگتی

☆☆☆

○

یاد آئی وہ پرانی ٹھنڈک
چند رشتوں کی سہانی ٹھنڈک

ماں کی آغوش میں وہ سر رکھنا
لوریوں کی وہ زبانی ٹھنڈک

تھام کر بابا کی انگلی چلنا
بن گئی اب وہ کہانی ٹھنڈک

بہن بھائیوں کا مچلنا پل پل
لائی آنکھوں میں وہ پانی ٹھنڈک

چھین کر گڑیا سہیلی تیری
کیسی ملتی تھی لاثانی ٹھنڈک

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

کیا ہوئے دن وہ سنہرے پہلے
تھی جو خوابوں کی جوانی ٹھنڈک

ایسا لگتا ہے کہ اب خواب ہوئی
کر گئی نقل مکانی ٹھنڈک

آگ ہی آگ ہے جو باقی ہے
کھو گئی جیسے معانی ٹھنڈک

میری آنکھیں ہیں کہ دو دریا ہیں
دیکھ اشکوں کی روانی ٹھنڈک

وقت کی دھول میں لپٹی کیونکر
روح کی تھی جو نشانی ٹھنڈک

چمکی بے ساختہ بن کر زیبا
آنکھ میں درِ یمانی ٹھنڈک

☆☆☆

○

کیوں اتر آتا ہے ان آنکھوں میں پانی لکھتی
نئے لفظوں میں وہی بات پرانی لکھتی

روز ہو جاتے ہیں کیوں لوگ مہاجر اتنے
کیوں ہے اس دور میں یہ نقل مکانی لکھتی

میں نے اس دور میں جو پایا وہ لوٹاؤں گی
ڈوبے اشکوں میں ہیں خوشیوں کے اغانی لکھتی

میرے مزدور کو دو وقت کی روٹی نہ ملی
میں بھلا کیسے حویلی کی کہانی لکھتی

چھاپ لالی نہ کبھی وقت سنورنے کا ملا
کس مشقت میں مری گزری جوانی لکھتی

عہدِ جمہور میں دونوں کو کمانا ہوگا
کیسے یہ بات کسی راجہ کو رانی لکھتی

ظلم سہہ سہہ کے ہیں بے ہوش ہوئے لوگ یہاں
بدلے انصاف کے ہیں زیبا معانی لکھتی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

لاابالی سی تھی سدھرنا پڑا
کربِ تخلیق سے گزرنا پڑا

کچھ فرائض تھے اس طرح کے مرے
اپنے اثبات سے مکرنا پڑا

ایک طوفاں تھا زندگی میری
موج در موج پھر ابھرنا پڑا

بھل بھلیاں تھیں جن کے افسانے
ان گپھاؤں سے بھی گزرنا پڑا

گر ہیں ہاتھوں سے دے کے پھر زیبا
اپنے ہاتھوں سے پھر کترنا پڑا

○

زندگی ہے بڑے کمال کی چیز
کھیلنے کو ہے نونہال کی چیز

حسن کے واسطے جمال کی چیز
مفلسی کے لیے وبال کی چیز

اس میں خدشہ حرام کا ہی نہیں
ہے بلاشک صفا حلال کی چیز

اہلِ زر جاں خرید کر سمجھیں
کہ ہے مال و زر و منال کی چیز

زیست کو بوجھ اک سمجھتا ہے
ٹوٹے دل کے لیے ملال کی چیز

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لمحہ جاری ہے جو غنیمت ہے
یہ نہ ماضی کی اور نہ حال کی چیز

میں نے چاہا چرا لوں لمحوں سے
زیست کے سارے خدوخال کی چیز

سوچتی ہوں کہ یاد رکھنے کو
کس کو دوں اپنے ماہ وسال کی چیز

☆☆☆

○

شہر میں عالمِ پناہ بھی نہیں
اب تو وہ نقطۂ نگاہ بھی نہیں

نہ کوئی سنگِ میل رستے میں
اور کوئی جبری اتجاہ بھی نہیں

نہ کوئی مشورہ ہی دیتا ہے
خیر خواہی و انتباہ بھی نہیں

نہ وہ دل رہ گیا ہے پہلا سا
ظلم ہے لذتِ گناہ بھی نہیں

بے حسی کا عجیب عالم ہے
یاد پہلی وہ ہم کو چاہ بھی نہیں

جانے کیا ہوگیا ہے دنیا کو
اب تو اپنوں سے رسم وراہ بھی نہیں

زیبا وعدے بھلا دیئے سارے
فکرِ ایفا نہیں تباہ بھی نہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

حیا کا پھول کسی راہ پہ کھلے تو سہی
کوئی حجاب دوپٹہ کہیں ملے تو سہی

یقیں کروں گی میں بادِ نسیم آئی ہے
کسی شجر پہ کوئی شاخچہ ہلے تو سہی

یہ کس نے خارِ مغیلاں کی رہ پہ ڈال دیا
جو آبلے تھے پرانے چلو چھلے تو سہی

پرانی رنجشیں ایسے ہی بے نقاب ہوئیں
زبانِ حال تک آئے ترے گلے تو سہی

ہمیں یقیں ہے کہ منزل بھی مل ہی جائے گی
ہوا کے رخ پہ چلے دل کے قافلے تو سہی

○

کہنا ہے دسمبر کی یہ ناراض ہوائیں
ہاتھوں میں لیے پھرتی ہیں مقراض ہوائیں

اے مارگلہ اب بھی ترے دامنِ کوہ میں
آباد ہیں مستی بھری فیاض ہوائیں

ہر شجرِ ثمردار کی بن جاتی ہیں قاتل
ہو جائیں اگر پیکرِ اغراض ہوائیں

ہیں زیست سے بھرپور وہ کہسار کے جھونکے
کر دیتی ہیں سو دور وہ امراض ہوائیں

زیبا یہ سپاہی تو حفاظت پہ ہیں مامور
سرحد سے کریں کس لیے اغماض ہوائیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ندیاں جھرنے بہتے ہیں گل کھلتے ہیں
میرے وطن میں سارے موسم ملتے ہیں

نانگا پربت شنگھریلا ہو یا کالام
فطرت کے یاں تار گریباں سلتے ہیں

شاہراہِ قائد پہ دیکھو نظارہ
قومی پرچم ساتھ ہوا کے ہلتے ہیں

اللہ اکبر کے نعرے میں بات ہے کیا
دشمن کے سب زخم پرانے چھلتے ہیں

بپھری ہوئی موجوں سے لڑ بھڑ کر زیبا
دھیرے دھیرے بحری بیڑے ٹھلتے ہیں

○

کیا کوئی سانس لے گا بھلا اطمینان کی
ہے جرم بات کرنا یہاں پر امان کی

پتھر برسنے والے ہیں دیوارِ شہر پر
بند ہو گئی ہیں کھڑکیاں ہر اک مکان کی

اب بس کرو کہ ظلم کی اس توڑ پھوڑ میں
ہڈیاں چیخ چکی ہیں اک اک خاندان کی

پہلے سے نیم جاں ہیں وفا کر کے دوستو
قیمت لگاؤ اب نہ کسی جسم و جان کی

دل زخم زخم اور یہ آنکھیں ہیں اشک اشک
ساری عنایتیں ہیں مرے مہربان کی

پھر دے رہا ہے ترکِ تعلق کی وہ قسم
ہو خیر پھر ہے آج گھڑی امتحان کی

دامن میں درد ڈال کے زیبا چلا گیا
خوشیاں جو دینے آیا تھا سارے جہان کی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

لگتا ہے کہ وہ اب بھی مجھے سوچ رہا ہے
بیٹھا ہوا یادوں سے جگر نوچ رہا ہے

تحریر نئی لکھنے کو پھر میرے لہو سے
تختی وہ پرانی سی کوئی پوچ رہا ہے

شاید کسی انجانے سفر کی وہ عطا تھی
منزل پہ دکھا تب ہی تو وہ موچ رہا ہے

رہتا ہے اسی دھن میں کہاں کب وہ ہرائے
لگتا ہے کہ کرکٹ کا کبھی کوچ رہا ہے

میں امن کا پیغام لیے کھلی ہوں پھر سے
لہجے میں محبت کا وہی لوچ رہا ہے

○

اس دشمنِ جاں سے مری جس دن سے لڑی آنکھ
رکھنے پہ اسے سامنے ہر دم ہے اڑی آنکھ

برسوں ہوئے اس دل سے گزر کر وہ گیا تھا
لگتا ہے اسی رستے پہ اب تک ہے کھڑی آنکھ

اک لمسِ کرم اپنا ذرا اس پہ سجانا
مل جائے اگر روتی ہوئی تم کو پڑی آنکھ

ڈر لگنے لگا ہے مجھے یادوں کی پری سے
پلٹا کے نہ لے آئے کہیں بیتی گھڑی آنکھ

اک گہرا سمندر ہے گھرا اشکِ لہو میں
ہر یاد کے قد سے مجھے لگتی ہے بڑی آنکھ

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آتا ہی نہیں اس کو یقیں میری وفا پر
رکھتا ہے ہمیشہ سے بڑی مجھ پہ کڑی آنکھ

اے موسمِ احساس ذرا تھم کے برسنا
جذبات کے ہر رنگ میں اشکوں کی جھڑی آنکھ

طوفان مچا دے گی یہ نازک سی رگوں میں
چھو لے نہ کہیں دل کو یہ جادو کی چھڑی آنکھ

اللہ نہ جانے وہ بھلا کیسی نظر تھی
نس نس میں مجھے لگتی ہے زیبا جی گڑی آنکھ

☆☆☆

○

پھر سے ہوئے جو آکے ہم آباد کویت میں
شکرِ خدا ادا کیا آزاد کویت میں

ہر رنگ و نسل کے یہاں احباب چارسو
دیتے ہیں ایک دوسرے کو داد کویت میں

برکت ہے کیا دینار میں یہ ہر زبان پہ
پلتی ہے خوش نصیبوں کی اولاد کویت میں

قانون اس طرح کا ہے محتاط لوگ ہیں
رہتے سبھی سنبھل کے ہیں افراد کویت میں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

وطنِ عزیز اپنا ہے اب یہ بھی بن چکا
اپنا وطن بھی کرتے ہیں ہم یاد کویت میں

خوانِ حسن بھی ساغرِ جمشید بھی یہاں
اک دوسرے کی سب کریں امداد کویت میں

رونق بحال زیبا ہوئی پہلی کویت کی
سارے اداس دل ہوئے دلشاد کویت میں

☆☆☆

○

مر گئے ہیں جو لعل ماؤں کے
کیسے گھبرو تھے اپنے گاؤں کے

کھو کے دلہن سہاگ تکتی ہے
دائرے زیست کے خلاؤں کے

کتنے بچے ہوئے یتیم یہاں
پھول مرجھائے کتنے چاؤں کے

ہائے معصوم رزقِ خاک ہوئے
بھولی بسری انہیں دشاؤں کے

ماؤں بہنوں کے کتنے ننگے سر
آج محتاج ہیں رداؤں کے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

دیکھ لیتے ہیں کون تھامے گا
ہاتھ بستی کے بے نواؤں کے

گوشۂ چشم سے ٹپکتے ہیں
تار ٹوٹی ہوئی دعاؤں کے

جانے والے نہ آئیں گے زیبا
دیکھنا بس نشان پاؤں کے

☆☆☆

○

قہر جو ٹوٹا اب جانوں پہ پوچھو چاند ستاروں سے
زخم لگے کیا کیا بتلائیں اپنے ہی غم خواروں سے

اہلِ خرد پتھر کھا کر بھی سر کو جھکا کر چلتے ہیں
احمق تالیاں پیٹتے ہیں جب جھانکتے ہیں چوباروں سے

صرف عوامی خون بہا ہے ملک میں جب بحران ہوا
خانوں وڈیروں کے ہاتھوں سے چودھریوں سرداروں سے

انسانوں کو حال بنا کر اسلحے کا بیوپار کیا
کیا کیا ان نے سلوک کیے ہیں شہر کے عزت داروں نے

کیسے کیسے لوگ نکل کر لپٹی سمٹی پردوں میں
بیٹیاں لے کر آ پہنچے ہیں کیمپوں میں گھر باروں سے

کچی کلیاں، زخمی خوشبو، قتل شدہ حسنِ فطرت
بے منزل فریاد کرے اڑتی ہوئی کونج کی ڈاروں سے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

زخمی پاؤں بے سروساماں اپنے وطن میں مہاجر ہیں
آؤ رشتہ جوڑ کے دیکھیں ہم ان درد کے ماروں سے

خیمہ بستیاں گرچہ بسائی ہیں خیرات میں لوگوں نے
ان کے دلوں پر کیا بیتی ہے پوچھو ان خودداروں سے

کیا کیا سہارے چھوٹے ان سے اور آنکھوں کا نور گیا
اب کس حال میں ہیں وہ مسافر بچھڑے جو اپنے پیاروں سے

اجڑی حویلیاں خاک مدرسے ویرانی شاہراہوں کی
شکوہ کناں ہیں ہر حاکم سے اور دیں کے معماروں سے

اپنی خطائیں کوئی نہ مانے یاد اپنے اہداف رکھیں
ہر سرکار کرے ہے شکوہ گزری ہوئی سرکاروں سے

قوم کی غربت کیش کرا کر اپنے اثاثے بڑھاتے ہیں
کیا بے گوش ہے نوکر شاہی سڑکوں پر گونجتے نعروں سے

دہشت گردی ردعمل ہے عالمی ناانصافی کا
تم بھی زمینی حقائق سمجھو بجتے ہوئے نقاروں سے

ماؤں کا دن دیکھا دیکھی غیروں کا لوگ مناتے ہیں
ایدھی سنٹر جا کر پوچھو کے رشتہ داروں سے

خون نہتوں کا بہتا ہے گن والے بچ جاتے ہیں
پوچھو اندھے ہتھیاروں سے اور بینا بمباروں سے

پاؤں میں کانٹے چبھ کے عدو کی جان بچا ہی لیتے ہیں
گل کٹتے کلیاں مرتی ہیں ظالم کی تلواروں سے

میر کا مصرعہ دینے والو شاعر درد تو میر ہی تھا
اس کو بھی اکثر زخم ملے تھے یاروں سے اور بہاروں سے

دن خوشیوں کے بیت گئے ہیں آج غموں کے ڈیرے ہیں
چاند سے مکھڑے یاں ڈھلتے ہیں اب اشکوں کی پھواروں سے

نوحہ فطرت سن کر روئیں ہجرت کر کے طائر بھی
وادیاں جو گل پوش تھیں پہلے کیونکر بدلیں خاروں سے

دشمن بچ کر نکل گیا ہے اک دن لوٹ کے آئے گا
امن کا رشتہ جڑ نہیں سکتا زیبا کبھی ہتھیاروں سے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

نظمیں

○

مصلحت اوڑھ کے اور بچ کے نکل جاتا ہے
درمیاں جھوٹ کے اور سچ کے نکل جاتا ہے

اس کو آتا ہے سنورنا کچھ اس انداز کے ساتھ
اوڑھ کے قوس و قزح بچ کے نکل جاتا ہے

آنکھ کی راہ سے نس نس سے مری ہوتا ہوا
میرے جذبات میں وہ رچ کے نکل جاتا ہے

اوس کے قطروں سے گھل مل کے ذرا آہوں میں
آتشِ شوق میں وہ مچ کے نکل جاتا ہے

اس کی شدت میں کمی ہو نہیں سکتی زیبا
ظلم کی طرح کہیں پچ کے نکل جاتا ہے

Nusrrat Jabeen Zeba mjzeba.com

پردیس کی عید

کتنی عجیب ضد ہے دلِ نامراد کی
کہتا ہے ایک بار ضرور آئے ہاتھ چاند
بھر آئی آنکھ یاد وہ مہ رو جو آگیا
افسوس ہم کو دیکھنا آیا نہ ساتھ چاند

عید آ گئی سنا ہے کہ خوشیاں لیے ہوئے
اک ہم ہر ایک آس کے مدہم دیے ہوئے

سوچا تھا اب کے عید یہ گھر پہ منائیں گے
دیوار و در کو شمعیں جلا کر سجائیں گے
چوڑی بازار جائیں گے پھر اب کی چاندرات
سکھیوں کے سنگ مہندی بہت سی لگائیں گے

مجبوریوں میں دل ہے کہ بے جان ہو گیا
ہر خواب اب تو خوابِ پریشان ہو گیا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

پھر بھی دعائیں ہونٹوں پہ سینہ ہے گو فگار
ایسی ہزار عیدیں بھی اپنوں پہ ہوں نثار
اے کاش ان کے چہروں پہ تو چاندنی رہے
ہم ہیں خزاں کی زد میں تو کیا؟ ہو وہاں بہار

پردیسیوں کا کیا وہاں عیدیں منائیں وہ
دیوار و درگلوں سے دِیوں سے سجائیں وہ

تنہائیوں میں ہیں کئی یادوں کے سلسلے
ہنگامِ روزگار ہیں رشتوں کی بندشیں
زیبا ہمارے پاس تصور ہی رہ گیا
عیدیں منائیں گھر پہ کہاں ہم کو فرصتیں

ہے خوش نصیب جس نے مزا یہ نہیں چکھا
دیناروں درہموں نے کہیں کا نہیں رکھا

☆☆☆

پردیس

اے سی سے ہیٹر تک
کتنی راتیں
ٹھنڈک میں سلگتے اور
تپش میں سرد ہوتے
ہاتھوں میں دل لیے
بند کمرے کے
اکلوتے موسم میں
عذاب بن کے گزریں
تم نہ آئے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

رفاقت

یہ تو سارا
نظر کا دھوکا ہے
ورنہ ہم تم
کبھی نہیں بچھڑے!!

☆☆☆

وصیت

سلگتی رہتی تھی جاں
دوستوں کی کلفت پر
تمام عمر
وطیرہ یہی رہا میرا.....
چراغِ دل بھی رہا وقف
کارواں کے لیے
پر اب.....
میں خود تو جا رہی ہوں
اندھیر نگری میں
یہاں کے سارے اُجالے

Musarrat Tabeen Zeba - mjzeba.com

حسیں قوسِ قزح؟
نظر میں کیسے رہیں
سوچتی ہوں..... میں
اپنی اس آخری.....
ہمکتی..... مچلتی
خواہش کو
کیسے پورا کروں تو یہ
خیال آیا..... اندھیر نگری میں
اترنے سے پہلے
اے اجل
ذرا ٹھہر
میں یہ آنکھیں
کسی کو دے جاؤں!

☆☆☆

یقین دہانی

تم اگر لوٹ کر
گھر آنے کا
وعدہ کرلو
اب بھی
حالات بدل سکتے ہیں

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آنکھیں

یاد آتی ہیں اب بھی دو آنکھیں
وہ جو ہر وقت سرخ رہتی تھیں

خامشی کی زباں تھی کیا وہ بھی
کچھ نہ کہہ کر بھی کچھ جو کہتی تھیں

کشتیاں ناخدا بنا دونوں
آنسوؤں میں سدا جو بہتی تھیں

میں ہی نادان تھی بہت زیبا
کچھ نہ سمجھی کہ کیا وہ کہتی تھیں

☆☆☆

اے قائداعظمؒ

سچ لگتا ہے پر بول ہر اک جھوٹ رہا ہے
بھگدڑ ہے ہر اک دوسرے کو لوٹ رہا ہے

اس ملکِ خدا داد کا اب ایسا ہے عالم
اے قائداعظمؒ اے مرے قائداعظمؒ

اُڑتے ہوئے ڈرتے ہیں فضاؤں میں پرندے
پھرتے ہیں تعاقب میں کئی وحشی درندے

دیتے تھے تحفظ جو وہ اب لوگ ہوئے کم
اے قائداعظمؒ اے مرے قائداعظمؒ

لب سرخ ہیں چہروں پہ ریا کاری کا غازہ
رہزن کے بدن پر بھی ہے رہبر کا لبادہ

لوگوں میں وہ پہلی سی محبت نہیں باہم
اے قائداعظمؒ اے مرے قائداعظمؒ

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

اور شہر کا تیرے تو بہت حال برا ہے
پستول کی گولی کہیں چاقو ہے چھرا ہے
سونے ہی کہاں دیتے ہیں افکار کے کژدم
اے قائداعظمؒ اے مرے قائداعظمؒ

اقوام میں ہم ایٹمی طاقت بھی بنے ہیں
اس دہر میں اک زندہ صداقت بھی بنے ہیں
پیروں پہ کھڑے ہوتے ہوئے ڈرتے ہیں پر ہم
اے قائداعظمؒ اے مرے قائداعظمؒ

☆☆☆

پیامِ محبت

محبت کی ضرورت ہے، مؤدت کی ضرورت ہے
ہمیں آپس میں اک زنجیرِ الفت کی ضرورت ہے

تحمل، صبر کی رفق و متانت کی ضرورت ہے
کسی دستِ کرم کی خیر و برکت کی ضرورت ہے

ہمیں مل بیٹھ کر کھانے کی عادت کو ہے اپنانا
جو خاموشی سے دے ایسی سخاوت کی ضرورت ہے

کسی کے عیب گننے سے ہے بہتر معاف کر دینا
کرے جو درگزر اس قلبی وسعت کی ضرورت ہے

اکٹھے بیٹھ کر اک دوسرے کے درد سننا ہیں
نہ لڑنے کی کوئی حاجت نہ دہشت کی ضرورت ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تشدد چھوڑ کر اس راستے پہ ہم کو چلنا ہے
جو مذہب کی عطا ہے اس مروت کی ضرورت ہے

قبائل میں بھی اک اللہ نے پہچان رکھی ہے
مٹا دے تلخیاں جو ایسے امرت کی ضرورت ہے

شجر اک ہے مگر شاخیں ہیں پاکستان میں پھیلی
سبھی پھولوں کو خوشبو کی کرامت کی ضرورت ہے

ہمارے قریے، گاؤں، ندیاں اور ایسے دریا ہیں
سمندر تک جنہیں ہر دم شراکت کی ضرورت ہے

بہت کچھ ہو چکا اب تک خدایا بھیج بستی میں
کسی فنکار کی فنی نزاکت کی ضرورت ہے

مجادل رہ کے پانا گوہر مقصود مشکل ہے
کہ زیبا سب کو آزادی کی نعمت کی ضرورت ہے

☆☆☆

ملی نغمہ

آگے بڑھتا پھولتا پھلتا پاؤں پاکستان
روح مری سیراب ہو جب بھی جاؤں پاکستان
رگوں میں خالص خوں کی حرارت
اپنے وطن کی کروں سفارت
جہاں بھی جاؤں میں تنہا کہلاؤں پاکستان
روح مری سیراب ہو جب بھی جاؤں پاکستان
جو بھی دیکھے اٹھ کے کھڑا ہو
کہے کہ ہر اک ان جیسا ہو
ہر دھرتی پر میں تیرے گن گاؤں پاکستان
روح مری سیراب ہو جب بھی جاؤں پاکستان

Musarrat Jabeen Zeba - myzeba.com

علم و عمل کے ہر میداں میں
سندھ، پنجاب، بلوچستاں میں
سرحد سے باہر بھی منواؤں پاکستان
روح میری سیراب ہو جب بھی جاؤں پاکستان

لوگ کہیں کہ ہے پاکیزہ
پاکستان کی ہر دوشیزہ
میں اپنے کردار سے جب دکھلاؤں پاکستان
روح مری سیراب ہو جب بھی جاؤں پاکستان

سر پہ چنر ہو دستِ ہنر ہو
چاہے کسی دھرتی کا سفر ہو
گھر سے باہر رہ کے بھی اپناؤں پاکستان
روح مری سیراب ہو جب بھی جاؤں پاکستان

ہر امکان ہو میری حد میں
اپنے وطن کے اونچے قد میں
چاند ستاروں سے آگے پھیلاؤں پاکستان
زیبا بڑھتا پھولتا پھلتا پاؤں پاکستان

عید 2007ء

پھر پرانی کوئی کتاب ہی لا
جا کسی قبر سے گلاب ہی لا

پٹ گئی ہے خلیج لاشوں سے
کوئی راوی کوئی چناب ہی لا

عید کے روز بھی اداسی ہے
گر نہیں مہر تو عتاب ہی لا

بھیڑ میں بھی ہے ہر کوئی تنہا
وقتی خوشیوں کا انتساب ہی لا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

نیند آنکھوں سے دور ہے کوسوں
کوئی ٹوٹا ہوا سا خواب ہی لا

صحنِ دل میں بڑا اندھیرا ہے
جگنو، تارا کہ ماہتاب ہی لا

ہائے احساس کتنا زخمی ہے
بھولنے کے لیے رباب ہی لا

کوئی تو سچ کہے بہ خوفِ خدا
جو کرے اپنا احتساب ہی لا

رو رہا ہے مرا وزیرستاں
کیوں ہے ایسا کوئی جواب ہی لا

خون آلود ہے وطن منہ پہ
ڈالنے کے لیے حجاب ہی لا

پہرے بیٹھے ہیں عید گاہوں میں
کوئی تحفیظ کا نصاب ہی لا

رکھ دے جائے نماز کو گھر میں
عید سے وجہِ اجتناب ہی لا

اوڑھ لوں میں بھی اپنے چہرے پہ
کوئی غازہ کوئی نقاب ہی لا

عید ماتم سے کر شروع زیبا
اٹھا نیا کوئی انقلاب ہی لا

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

اذیت

پیڑ پرندے
سیپ اور موتی
سب کچھ میرے پاس
پھر بھی
من ہے اداس
کاش!
کہ میرا
تجھ سے بچھڑ کے
مر جاتا
احساس!

☆☆☆

نوحہ انسانیت

کارفرما یہ پس پردہ جو ذہنیت ہے
کوئی بدلے اسے جس میں یہ صلاحیت ہے

کل تلک خوشیاں تھیں اب سوگ کی کیفیت ہے
آؤ ماتم کریں یہ لمحۂ تعزیت ہے

میں جو مارا گیا رستے میں میرا جرم تھا کیا
پوچھتی ظلم سے معصوم کی شخصیت ہے

سینکڑوں ذمے ہیں کس کے یہ سیاسی اموات
سائنسی دور میں یہ کیسی یزیدیت ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

سرد خانوں میں پڑی لاشیں جو لاوارث ہیں
ایسے بے جانوں کی کیا شہر میں مالیت ہے

دلہنیں بیوہ ہوئیں چوڑیاں ٹوٹی کتنی
ٹوٹا کس کس کا کہاں رشتۂ زوجیت ہے

منتظر بیٹے کی ماں بیٹھی تھی جس کی گھر پہ
پھٹ گیا دیکھ کے دل ٹکڑوں میں اب میت ہے

اٹھ کے یہ شور بھی کچھ روز میں تھم جائے گا
پھر یتیموں کی کہاں زیست کی اہمیت ہے

جس نے یہ آگ لگائی ہے وطن میں میرے
قوم چنگیز سے' نازی کوئی بد نیت ہے

خودکشی قتل سکھانا' یہ مسلمانوں کو
کوئی بتلائے ہمیں کس کی یہ تربیت ہے

حشر کرنے پہ بپا کنجیِ جنت دینا
یہ تو اسلام نہیں' کفر ہے دہریت ہے

ہم ہیں شرمندہ جو بیٹھے ہیں وطن سے باہر
بربریت ہے جرائم کی جو نوعیت ہے

بڑھتا جاتا ہے یہ کلچر کوئی روکے اس کو
میرے مذہب کو تو انسان سے انسیت ہے

غیر اچھے ہیں کئی باتوں میں ہم لوگوں سے
واسطے ان کے یہ سب وجہِ طمانیت ہے

وقت زیبا نہ گزر جائے سنبھل جا اب بھی
بے حسی حد سے جو بڑھ جائے وہ معصیت ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اثاثہ

زندگی کے تباہ ملبے میں
کچھ لبِ جاں اداس رشتے ہیں

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

سانحہ اٹھارہ اکتوبر ۲۰۰۷ء

ہم نے مانا سیاست کی یہ جنگ ہے
پر وطن میں ہمارے عجب رنگ ہے
دامنِ دوستاں بھی یہاں تنگ ہے
خوف کی اک فضا کہ سدا سنگ ہے
سات شوال کی رات بیتی عجب
سانحہ جو ہوا ہم نے سوچا تھا کب؟
کربلا کا سماں ذہن حیران ہیں
چار سو بکھرے اعضائے انسان ہیں
نفرتوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے
کیسے آئے یقیں ہم مسلمان ہیں
سینکڑوں خوں بھلا کس کے یہ نام ہیں؟
پر امن شہریوں کے یہی کام ہیں؟

کیسے ثابت کریں ہم وضع دار ہیں
جیسے اک دوسرے پہ بھی ہم بار ہیں
پیٹھ پیچھے سے کرتے سدا وار ہیں
روز ہی بم دھماکوں کی اخبار ہیں
شاہراہوں پہ جلتی ہوئی گاڑیاں
قتل و غارت گری کا بھیانک سماں
کوئی قاتل نہیں پھر بھی پکڑا گیا
روئیں سر کھول کر سینکڑوں بیبیاں
بن گئی کیسی میری ریاست ہے یہ؟
کون لاشوں پر کرتا سیاست ہے یہ؟
ملک دو لخت پہلے ہوا دل ہے شق
پھر بھی حاصل نہ کر پائے ہیں ہم سبق
زندگی کی جو اب رہ گئی ہے رمق
روٹھ جائے نہ ہے خوف سے رنگ فق
یہ وطن کہ قلعہ تھا جو اسلام کا
ٹوٹ کر رہ گیا ہے فقط نام کا
کل کا ہو سانحہ یا ہو بارہ مئی

اس طرح کے ہوئے واقعے ہیں کئی
اس شہر کو یہ کس کی نظر لگ گئی
کوئی کرتا نہیں بہتری کی سعی
اپنے اپنے سبھی کے مفادات ہیں
جان لیوا وطن کے یہ حالات ہیں
نہ یہ بغداد ہے نہ فلسطین ہے
پھر بھی دھرتی لہو سے یہ رنگین ہے
مملکت کا یہ احوال سنگین ہے
خودکشی میرے مذہب کی توہین ہے
دین اسلام کی کیا یہ تصویر ہے؟
یہ تو تخریب ہے کب یہ تعمیر ہے؟
اے خدایا کرم کی تو کر اک نظر
ایسی کوئی وطن کی سنیں جو خبر
دل کہے اڑ کے پہنچیں جو ہوں بال و پر

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

انتظار

میں دریچے سے یونہی
دیکھتی رہ جاؤں گی
آج کی رات وہ
پھر دیر سے
گھر آئے گا!

☆☆☆

زلزلہ

عجیب زیبا زمانہ مقامِ عبرت ہے
کہ جس پہ نوحہ کناں خود بھی آج فطرت ہے

بلندیوں پہ بہت دور کچھ پہاڑوں میں
ٹھٹھرتے کانپتے بیٹھے ہیں لوگ جاڑوں میں

تھا ان پہ نازاں بہت محکمہ سیاحت کا
وہ جن کا نام ضمانت تھا امن و راحت کا

وہ جس کے حسن کی دنیا مثال دیتی تھی
شفق کی سرخی اسے خود گلال دیتی تھی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جہاں اترتی تھیں سو ٹولیاں سیاحوں کی
وہاں پہ چوڑیاں ٹوٹی پڑی ہیں بانہوں کی

وہ جھیل سنتے تھے پریاں جہاں نہاتی تھیں
طلسم شوق میں گم گیت گنگناتی تھیں

قریب ان کے تعفن ہے سڑتی لاشوں کا
جگر پہ راج ہے تقدیر کی خراشوں کا

وہ خطّہ جس کو کہ جنت نظیر کہتے تھے
وطن کو رانجھا اسے اس کی ''ہیر'' کہتے تھے

وہ اجڑے لوگوں کی یادوں کا اک جہنم ہے
سلگتے ذہن ہیں دل ٹوٹے آنکھ پرنم ہے

جہاں پہ پھول مہکتے تھے اب جنازے ہیں
حسین چہروں پہ بس خاک وخوں کے غازے ہیں

جہاں پہ تتلیاں اور بھنورے اڑتے پھرتے تھے
ہر اک نے دیکھا وہاں آشیانے گرتے تھے

جہاں پرندے درختوں پہ چہچہاتے ہیں
تاحدِ چشم حسین کھیت لہلہاتے تھے

وہاں پہ خانماں برباد چیختے ہیں ابھی
اداسیوں کے جہاں ناگ رینگتے ہیں ابھی

جہاں پہ بچے گئے تھے سکول میں پڑھنے
پر ان کو موت نے آگے نہیں دیا بڑھنے

کبھی جو گڑھ تھا محبت کی داستانوں کا
وہاں پہ ملبہ ہے ٹوٹے ہوئے مکانوں کا

جہاں پہ قصر تھے اب بستیاں ہیں خیموں کی
بچانا لاج بھی مشکل ہے ماؤں بہنوں کی

خدا سے لوگ امیدیں لگائے بیٹھے ہیں
مدد کے واسطے نظریں بچھائے بیٹھے ہیں

غضب کا جاڑا ہوائیں ہیں تیز بارش ہے
خدا ہی جانے یہ کیا دورِ آزمائش ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

نہ جانے کس کی نظر لگ گئی وطن کو مرے
خزاں اجاڑ گئی ایک دم چمن کو مرے

جو بے مثال تھے اب رہ گئے ہیں خبروں میں
جو منفرد تھے ہیں اب اجتماعی قبروں میں

بشر ہے زیبا خطاؤں کا اعتراف کرے
جو ہو چکے ہیں گنہ اب خدا معاف کرے

☆☆☆

احوالِ وطن

جو وطن کو جاتا ہے
آگے یہ سناتا ہے
یہ وطن کی حالت ہے
بند ہر عدالت ہے
اور نکلی سڑکوں پر
عصمتِ وکالت ہے
کیا بتائیں لفظوں میں
چار سو خجالت ہے
اک سے ایک بڑھ کر ہے

Musarrat Tabeen Zeba - mizeba.com

بے حسی کا عالم ہے
کچھ پتہ نہیں چلتا
کون کتنا ظالم ہے
کوئی احتساب نہیں
ظلم کا حساب نہیں
اپنی قوم کے بچے
جھولیوں میں ماؤں کے
لوریوں کے بدلے میں
گولیوں کی تڑتڑ میں
اونگھنے کے عادی ہیں
ہر طرف فسادی ہیں
اور کمال غربت میں
منڈیاں جو لگتی ہیں
اس میں بیٹے بکتے ہیں
بیٹیاں بھی بکتی ہیں
آٹا دستیاب نہیں
اور کہیں پہ آب نہیں

اور کبھی یہ ہوتا ہے
زہر دے کے بچوں کو
باپ پھر نہیں اٹھتا
رات کو جو سوتا ہے
خودکشی کے صاحب جی
ہیں طریقے اور کئی
صاحبانِ ثروت ہی
صاحبِ وسائل ہیں
دوسروں کے حصے میں
اب فقط مسائل ہیں
یہ نظام کیسا ہے
حکمران پیسہ ہے
اسلحے کے بیوپاری
دندناتے پھرتے ہیں
بے گناہ پھنستے ہیں
بے قصور مرتے ہیں
کوئی سننے والا نہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

پر وطن کی ہے یہ زمیں
چھوڑ بھی تو سکتے نہیں
رشتے توڑ سکتے نہیں
اور کلائی ظالم کی
وہ مروڑ سکتے نہیں
ایک افراتفری ہے
بے امن یہ نگری ہے
مجرموں کی بھاری فیس
بھرتی ہے وکیل کا کھیس
عدل کا تو نام ہے بس
سب ادارے ہیں شوپیس
یہ چھڑاتے ہیں مجرم
اور جرم پھلتا ہے
ریلیاں نکلتی ہیں
کوٹ کالے پھٹتے ہیں
اور مار کر نعرے
دیویاں بھی چلتی ہیں

تم یہاں نہیں آنا
تم وہیں پہ اچھے ہو
جب مزارِ قائد پر
آبرو لٹی جس کی
آہ وکیل کو مٹی
وہ نظر نہیں آئی
نہ کسی عدالت نے
مجرموں کو پھانسی دی
اس سے بڑھ کے کیا ہوگا
شرم سے یہ سر ہے جھکا
حشر کوئی ٹوٹا نہیں
اور نہ کوئی جلسہ ہوا
بے حسی یہ ملت کی
شرمناک ہے کتنی
آج کل پہاڑوں میں
جو یتیم بکتے ہیں
بیلٹ باندھ کر زیبا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جمگھٹے میں پھٹتے ہیں
کیسا یوم آزادی
ہو چکی ہے بربادی
گو یہ ہے ہماری شاں
اور ہمارا قلب و جاں
آج کل کا پاکستاں
رہنمایاں نہیں آساں
نظم و ضبط کے عادی
لوگ اک عذاب میں ہیں
پھر بھی لوگ رہتے ہیں
اور عذابِ دربدری
اپنے گھر میں سہتے ہیں
اور دکھ سے کہتے ہیں
اے خدا بچا اس کو
معجزہ دکھا اب تو
(آمین)

محترمہ فاطمہ جناح کے نام ۲۰۰۳ء میں

تھا فاطمہ جناح کا جو سال کٹ گیا
ماضی کا جزو بن گیا جب حال کٹ گیا

چڑیوں کے گھونسلے کو تھا طوفاں کا سامنا
اک پیڑ خود بچاتے ہوئے ڈال، کٹ گیا

ڈھونڈو محبتوں کا چلن اور اب کہیں
سایہ گھنا تھا جس کا وہ چوپال کٹ گیا

آؤ منائیں آخری لمحوں کا سوگ ہم
ایران میں جو آن کے بھونچال کٹ گیا

مل کر دعا کرو ہو نیا سال معتدل
کہنہ غموں کی اوڑھے ہوئے شال کٹ گیا

ہو صبحِ نو کو اہلِ وطن پھر خوش آمدید
پچھلا برس تو دے کے حسیں فال کٹ گیا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

امر رنگ

میں رانجھے سے
جھنگ نہ لوں
میرا اپنا رنگ
امر ہے
میں مانگے کا
رنگ نہ لوں

☆☆☆

میرا دیس

یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے
یہ خوبروؤں اور شکیلوں کا دیس ہے
سوتی ہیں پرسمیٹ کے پھولوں پہ تتلیاں
پوشیدہ آبشاروں کے جسموں میں بجلیاں
یہ مرغزاروں سبز شنیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے
جب چودھویں کا چاند نکلتا ہے اوٹ سے
لے بانسری کی پھوٹتی ہے دل کی چوٹ سے
یہ گبھروؤں کا چھیل چھبیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کھیتوں میں سر نکال کے گندم کی بالیاں
مل کے ہوا کے ساتھ بجاتی ہیں تالیاں
دریاؤں وادیوں کا یہ ٹیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے

مرمر بھی سنگِ سرخ، زمرد بھی بے شمار
سونے کا سبز رنگ کئی روپ میں بہار
قدرت کے بے شمار وسیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے

اغیار بھی، ولی بھی، قلندر بھی، مست بھی
نعمت کدے میں اس کے بلند اور پست بھی
یہ پاک دامنوں کا فضیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے

دیوارِ چین اپنی جگہ پر مرے جواں
دیکھے اٹھا کے آنکھ عدو میں یہ دم کہاں
سیسہ پلائی فوج فصیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے

اقبال اور جناحؒ یہاں محوِ خواب ہیں
مدّاح ان کے زیبا یہاں بے حساب ہیں
دانشوروں کا اور عقیلوں کا دیس ہے
یہ صاحبِ جمال، جمیلوں کا دیس ہے

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba-mizeba.com

خوف

بارشوں کے خوف سے
اندر رہوں میں دبکی ہوئی
اور منہ تکیے میں!
باہر رات ہے
بھیگی ہوئی

☆☆☆

وطن ساز

دو نظریے لے کر اُٹھا بے سیف مجاہد
تہذیب جسے بھائی نہ کچھ رنگ برنگی
دبلا سا تھا' کردار مگر آہنی جس کا
تھراتے تھے اس شخص سے حکام فرنگی
ہستی تھی وہ اک عظمتِ کردار کی غماز
اے میرے وطن ساز میرے پیارے وطن ساز

آزادی کی قیمت سے وہ واقف تھا مقامی
اک شب میں بدل ڈالی تھی تقدیر عوامی
اقوام نے دی قائداعظم کو سلامی
تلوار بنا کاٹ دی زنجیر غلامی
یہ پاک وطن تیری فطانت کا ہے اعجاز
اے میرے وطن ساز میرے پیارے وطن ساز

دنیا میں ہے یہ ملک جو بے سیف ملا ہے
گلشن میں یہ گل تیری ہی محنت سے کھلا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

قائد تیرے پائے کا زمانے میں نہیں ہے
پر سچ ہے تجھے ملکی سیاست سے گلہ ہے

میں بیٹی ہوں تیری ہے میرے واسطے اعزاز
اے میرے وطن ساز میرے پیارے وطن ساز

دو عزم مصمم اٹھے پھر کرنے کو تنظیم
اقوام میں ہونے لگے پھر ملک کی تکریم
کی عام انہوں نے تیرے بچوں کی ہے تعلیم
استاد کی ہونے لگی پھر سے وہی تعظیم

ان ذہنوں میں ہے تیرے خیالات کی پرواز
اے میرے وطن ساز میرے پیارے وطن ساز

کچھ اس طرح سے ملک سنبھالا ہے انہوں نے
وحشت کو زمانے سے نکالا ہے انہوں نے
سچائی لگن اور تیری خودداری کے صدقے
ہر سمت کیا جیسے اجالا ہے انہوں نے

افکار تیرے دینے لگے پھر سے ہیں آواز
اے میرے وطن ساز میرے پیارے وطن ساز

دعویٰ بے جواز

(بسترِ علالت سے)

شہروں شہروں میں گاؤں گاؤں میں
ڈیرے ڈالے ہوئے فضاؤں میں
اڑتا پھرتا ہے یہ ہواؤں میں
کتنا چکر ہے اس کے پاؤں میں

وقت سے سازباز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

شکوۂ ظل اسے حرور اسے
ثروتوں میں ملے سرور اسے
ہاتھ پاؤں پہ ہے غرور اسے
سوجھتے نت نئے شرور اسے

مشتہر سب کے راز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اس کی عادت ہے اک دکھاوے کی
سب عبادت ہے اک دکھاوے کی
غیر حاکم ہیں سچ کے پردے میں
ہر قیادت ہے اک دکھاوے کی

چھپ کے راز و نیاز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

مونا لیزا بنائی ہے اس نے
قلوپطرہ سجائی ہے اس نے
بات بگڑی بنائی ہے اس نے
دی جہاں میں دہائی ہے اس نے

کیا یہ بندہ نواز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

وہ فصلِ بہار ہوں میں تو
رعد و برق و شرار ہوں میں تو
کہہ کے بااختیار ہوں میں تو
اپنے دشمن پہ بار ہوں میں تو

دستِ عبرت دراز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

عزم اس کا سدا رہا ہے بلند
چاند پر ڈالنے گیا ہے کمند
اس کو لمحہ ہوا ہے جو بھی پسند
اس کی مٹھی میں ہو گیا ہے وہ بند

کیا کیا عشوہ طراز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

جس کو کہتے ہیں حضرتِ انساں
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی ناداں
خود کو بااختیار کہتا ہے
اس سے بے اختیار کون یہاں

بے بصر ارتکاز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

اس قدر زیردست کوئی نہیں
یعنی کہ فاقہ مست کوئی نہیں
سوچتا ہے بلند ہے سب سے
سچ ہے اس جیسا پست کوئی نہیں

سب پہ جو احتراز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

جسم پہ اپنے اس کو قابو نہیں
درد پھوٹے پکڑ نہیں سکتا
سر سے زلفیں ہیں کس قدر ٹوٹی
اس کا اس کو پتہ نہیں چلتا

کتنی گردن فراز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے

دوسروں کی خبر تو دیتا ہے
میڈیا پر لگائے یہ سنسر
اس کو اس کی خبر نہیں ہوتی
جسم پر گر کہیں جو ہو کینسر

دعوے سب بے جواز کرتا ہے
خود پہ یہ کتنا ناز کرتا ہے؟

☆☆☆

سرزنش

جو اپنے محسنوں کو اتنی جلدی بھول جاتا ہو
مری نظروں سے ایسا آدمی اب تک نہیں گزرا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

اعادہ

ہمارے ساتھ جھگڑے کی بنا تم ہی نے ڈالی تھی
تمہیں نے اب تلک ہم کو کسی قابل نہ سمجھا تھا

تمہیں عادت سی پڑتی جا رہی تھی خودنمائی کی
ضرورت تھی تمہارے قافلے کو رہنمائی کی

کھلونا جان کر جذبات و احساسات کو سب کے
زمانہ کھیلتا ہے چار دن پھر توڑ دیتا ہے

تمہیں معلوم کیا کہ نودمیدہ ساری کلیوں پر
نظر گلچیں کی ہوتی ہے کبھی چالاک بھنوروں پر

ہمیں تو برہمی تم سے تمہیں بھی ہم سے رنجش تھی
''ذرا سی بے وفائی'' تم نے کی تھوڑی سی کی ہم نے

چلو جیسے بھی تم ہو دل سے ہم تم کو لگا لیں گے
چلو جیسے بھی ہم ہیں دل سے تم ہم کو لگا لینا

یہ بستی چھوڑ کر یکدم نہ میں جاؤں نہ تم جاؤ
چلو پھر سے محبت کا کوئی وعدہ نیا کر لیں

ہمارے دل نہیں زیبا یہ دو چقماق پتھر ہیں
ذرا سی ٹھیس اک دوجے سے لگ جائے تو جل اٹھیں

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تعمیرِ نو

ہمیں پھر سے نیا اک آشیاں تعمیر کرنا ہے
اک اجڑے شہر میں اپنا مکاں تعمیر کرنا ہے

جو ہو جذبات کے شایانِ شاں تعمیر کرنا ہے
زمیں پہ رہ کے ہم کو آسماں تعمیر کرنا ہے

ستونِ صبر پہ جو سائباں تعمیر کرنا ہے
ہمیں مینارۂ سود و زیاں تعمیر کرنا ہے

امنگوں آرزوؤں حوصلوں کو کر کے پھر یکجا
جہاں تقدیر نے توڑا وہاں تعمیر کرنا ہے

ہم اپنی بستیوں کو چھوڑ کے بالکل نہ جائیں گے
یہیں کے ہیں ہمیں سب کچھ یہاں تعمیر کرنا ہے

یہیں کے ہیں ہمیں سب کچھ یہاں تعمیر کرنا ہے

گمانِ خوش خراماں کو ہمیشہ زندہ رکھنا ہے
نگارِ مہ وشاں لالہ رخاں تعمیر کرنا ہے

نکل کر وحشتوں سے اور یادوں کے جہنم سے
بہرصورت ہمیں باغِ جناں تعمیر کرنا ہے

محبت کا تقاضا ہے مشقت کے ہم عادی ہیں
ہے جب تک جاں میں جاں ہو کے جواں تعمیر کرنا ہے

مشیت کہہ رہی ہے دیکھ کر عزمِ مصمم کو
مرے بندوں کو شہرِ کن فکاں تعمیر کرنا ہے

سکولوں کالجوں اور درسگاہوں کا جو مسکن تھا
وہی خم خانۂ زندہ دلاں تعمیر کرنا ہے

جہاں پر تتلیاں اور بھنورے پھر سے گیت گائیں گے
ہمیں پہلے سے بہتر گلستاں تعمیر کرنا ہے

جو آنے والی نسلوں کے لیے تمثیل ہو زیبا
وہی مل کر ہمیں روشن نشاں تعمیر کرنا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اے وادیٔ دلگیر

برسائی گئیں گولیاں جب مرقدِ بلؒ پر
تاراجی کے آثار کوئی دیکھ لے ڈل پر
آ جاتا ہے یہ وقت بھی اقوام و ملل پر
کرتی ہیں بھروسہ وہ مگر فکر و عمل پر
غیور جوانوں نے لکھی خون سے تحریر
اے کشورِ دلگیر میری وادیٔ کشمیر

بارود کی بدبو سے ہوئی مسموم ہوائیں
نوچی ہوئی بہنوں کی وہ مخروم ردائیں
بندوق اٹھائے ہوئے معصوم ادائیں
ہر لمحہ جواں بیٹوں سے محروم ہیں مائیں
مذموم ارادوں کی ہے منہ بولتی تصویر
اے کشورِ دلگیر مری وادیٔ کشمیر

تو آتشِ نمرود میں اک تنہا براہیم
تو جنتِ داؤد سلیمان کی اقلیم

دریاؤں سے شرمائیں ترے کوثر و تسنیم
اک بازو کٹا، جسم کی ممکن نہیں تقسیم
تو ایک ہی کشمیر ہے ناقابلِ تسخیر
اے کشورِ دلگیر مری وادیٔ کشمیر

اس موہنے چہرے کی سی مورت ہی نہیں ہے
دنیا میں کہیں اور یہ صورت ہی نہیں ہے
ان لوگوں کے دل میں تو کدورت ہی نہیں ہے
جنت میں دواؤں کی ضرورت ہی نہیں ہے
سب تیری فضا آب و ہوا کی ہے یہ تاثیر
اے کشورِ دلگیر مری وادیٔ کشمیر

قربانی سے مشروط ہے آزادیٔ اقوام
کپواڑہ ہو سوپور ہو کہ نیلم ہو کہ بڈگام
کچھ روز میں اٹھ جائے گا دشمن کا یہ بسرام
ابھرے گا تیری جھیلوں سے پھر چاندلبِ بام
جنت کا نہیں عکس تو جنت تری تصویر
اے کشورِ دلگیر مری وادیٔ کشمیر

Mubarat Jabeen Zeba - mizeba.com

آئی بسنت بہار

آئی بسنت بہار
اڑتے اڑتے مڑ مڑ دیکھے
پھر کونجوں کی ڈار
نیلی پیلی سرخ پتنگیں
ساجن اور سجنی کی امنگیں
من گائے ملہار
آئی بسنت بہار
بجلی کی تاروں میں مانجھا
اور آنکھوں میں ہیر اور رانجھا
گر کے مرا منٹھار
روئے بسنت بہار
میلی چنری تھی جو نکھری
اب آنکھوں میں بکھری بکھری
ہے کجرے کی دھار
کیسا ہے تیوہار
آئی بسنت بہار

عید قربان ۲۰۰۵ء اور سونامی

عید کا دن ہے مگر سوگ کی کیفیت ہے
دل پریشاں ہے بہت گھر میں تو خیریت ہے

نذرِ طوفاں ہوئے بچوں کے کھلونے سارے
ہائے بچپن کی یہی قیمتی مالیت ہے

تیرتی پھرتی ہیں لاشیں بھی کھلے پانی میں
خندہ انساں کی فنا پہ ہوئی ابدیت ہے

رہ گئے زندہ جواب مُردوں سے بھی بدتر ہیں
ان کا تہوار بھی اب لائقِ تعزیت ہے

ڈھیر ملبے کا تعفن خس و خاشاک لہو
اب کی بار عید کی کچھ ایسی ہی نوعیت ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ڈھونڈتے پھرتے ہیں اپنوں کو زبوں حالی میں
کب ہے گھر بار کہاں گوشۂ عافیت ہے

دانے دانے کو ہیں محتاج ہزاروں انساں
آج زخمی ہوا احساسِ ربوبیت ہے

اپنے ہی دیس میں ریفیوجی ہوئے ہیں لاکھوں
اب تو یہ خانماں بربادی ہی ملکیت ہے

اب ہے ناراض سمندر کی طرح مستقبل
کس کی تقدیر کے آگے کوئی حیثیت ہے

شہر کے شہر ہیں نابود وہ کیا طوفاں تھا
چار سو بھوک ہے افلاس ہے یاسیت ہے

حشر برپا کیا انسانوں میں سونامی نے
اس میں کیا جانیے اسرارِ الوہیت ہے

بھلا کس منہ سے کہیں عید مبارک زیبا
ایک سے ایک ملی خاک میں شخصیت ہے

ماں

وہی تھی جس کا تصور رہا خدا جیسا
اسی کا ہاتھ مرے سر پہ تھا ردا جیسا

محبتوں کا سمندر عطاؤں کا ساحل
شفیق لہجہ اٹھتی ہوئی گھٹا جیسا

وہ دکھ کے لمحوں میں سر گود میں جو رکھتی تھی
تو درد لگتا تھا اڑ ہی گیا ہوا جیسا

جب اس کی ممتا کا احساس دل کو چھوتا تھا
فنا کا لمحہ بھی لگتا مجھے بقا جیسا

خدا نے خلق فرشتے کیے بنائی جو ماں
ارم کا ماتھا لگا اس کے نقشِ پا جیسا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

علومِ دوراں و دیں میں نے اس سے ہی سیکھے
کسی میں پایا نہ تھا اس میں فلسفہ جیسا

ہے مجھ کو یاد پناہ اس کے نرم آنچل کی
وہ جھونکا پیار بھرا جس کا تھا صبا جیسا

نگر نگر میں پھری میں خلوصِ دل کو لیے
کہیں ملا نہیں اس رشتۂ وفا جیسا

اب آفتیں ہیں زمانے کی اور میں تنہا ہوں
کہ اب وہ ہاتھ جو سر پہ نہیں دعا جیسا

تھی پتلی صبر کی قربانیوں کا مخرج وہ
وہ جس کا سینہ بھی زیبا تھا کربلا جیسا

☆☆☆

گندے نالے پہ آئی ڈی پیز کو دیکھ کر

گندگی کے ڈھیروں پہ یہ جو آج بیٹھے ہیں
پھول سے حسیں چہرے گلشنوں سے آئے ہیں
گندے نالے پر جو آج یک بیک بسائے گئے
معتدل ہواؤں سے خوشگوار سبزوں سے
آئے ہیں جو آفت میں
دکھ ہوا بہت دل کو شرم بھی بہت آئی
کاش یوں ہوا ہوتا!
مصطفےٰ جتوئی کی جس طرح حکومت نے
آنکھیں فرشِ راہ کیے جس طرح نبھایا تھا
فرض کو یت والوں کا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

یاد ہے ہمیں اب بھی چھ ہزار اور وہ کیمپ
تافتان بارڈر پر ہم جہاں پہ ٹھہرے تھے
اور وہ 'رول' ایمبیسی کا میزبان کی مانند
ہم کبھی نہیں بھولے
اور وہ ایک تاریخی تھا سلوک اپنوں کا
یہ تو اپنے شہروں سے اپنوں کے ستائے ہوئے
چھوڑ کر بھرے گھر کو آسماں تلے آئے
خوشگوار جنت سے معتدل علاقوں سے
چھو کے گرم لو جن کو بھی کبھی نہیں گزری
کاش ان کو راس آئے گرمیٔ وفا اپنی
اور اپنے لوگوں میں دلربا محبت کی
پھر سے ہوں وہ گھر آباد.....آمین

رمضان کی شہید ماؤں کے نام

بھوک اور پیاس کے منظر دیکھے
ہم نے افلاس کے منظر دیکھے

آٹے چینی کی قطاروں میں لگے
سستی اجناس کے منظر دیکھے

سر پہ پولیس کے ڈنڈے کھا کر
مردہ احساس کے منظر دیکھے

چودہ کچلی ہوئی بھوکی مائیں
پاؤں میں ماس کے منظر دیکھے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

بچے روزے سے کھڑے سورج میں
جلتے گل باس کے منظر دیکھے

خالی ہنڈیا کے توے بے روٹی
ٹوٹتی آس کے منظر دیکھے

جن کو لکھ کر ہے قلم شرمندہ
گریاں قرطاس کے منظر دیکھے

آگ معدے کی بجھاتے انسان
کھاتے ہوئے گھاس کے منظر دیکھے

خونچکاں آنکھ سے زیبا ہم نے
دور اور پاس کے منظر دیکھے

☆☆☆

ذائقے

کچھ تو حالات میں تلخی تھی بہت
میٹھی میٹھی سی کسک سینے میں
اور کسیلا سا مزاجِ یاراں
پھر ٹپکنے لگے نمکیں آنسو
ذائقے پیار کے ہوتے ہیں عجب

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

سچی باتیں

خاموشی سے چھپ کے گھر میں بیٹھی ہوں
کیسی کیسی خبریں باہر پھیلی ہیں
چہروں پہ غازوں کی تہیں ہیں سندرسی
تن اجلے ہیں روحیں اندر میلی ہیں
جھوٹے سچے بول بچن سب میٹھے ہیں
سچی باتیں کڑوی اور کسیلی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

وطن چلیں

چلو چلیں ناں مل کے ہم
سب کے سب وطن چلیں
چھوڑ کے یہ رہگذار
آؤ ایک بار پھر
ہرے بھرے چمن چلیں
سب کے سب وطن چلیں

ڈوب کے ہے کیا ملا
درہم و دینار کی
چھوڑ آئے دیس میں
تڑپ ہر ایک پیار کی
بلا رہے ہیں عید پر
سلگتے من، عدن چلیں
سب کے سب وطن چلیں

آؤ دیکھتے ہیں کتنے

رنگ ہیں گلاب میں
اہلِ گلستان میں
کس قدر شباب میں
اور بہار کی ہوا
بھری ہوئی شراب میں
اپنے اصل کی طرف
چھوڑ کے یہ دھن چلیں
ہرے بھرے چمن چلیں
آؤ دیکھنے چلیں
ہری بھری ہتھیلیاں
چوڑیوں سے مہندیوں سے
کھیلتی سہیلیاں
بھول ہی گئے ہیں ہم تو
وہ سبھی پہیلیاں
عید کے لباس میں
چمکتے تن بدن چلیں
سب کے سب وطن چلیں

سالِ نو

میری پلکوں پہ آنسو جم گئے ہیں
یہ پچھلے سال کے ٹوٹے ستارے
بہت سی تلخ یادوں کی زنجیر تھامے
بھلا کر جھوٹی ان خوشیوں کے ہنگامے
نئے اس سال کی آمد پہ جیسے
مرے دامن میں چھپ جانے سے پہلے
ذرا سا تھم گئے ہیں
لبِ لرزاں سے کہتے ہیں
ابھی اثرات باقی ہیں پرانے زلزلے کے
اور اس سے پہلے بھی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اک آئی تھی کچھ ایسی ہی تباہی
بہا کر لے گیا تھا ایک سونامی
ہزاروں بستیاں اور لاکھوں گھر
خدایا!
رحم کرنا بچانا آسمانی اور زمینی آفتوں سے
ہمیں مہلت عطا کر
بجالائیں ترے امر و مناہی
بنالیں پھر نئے گھر
نکل کر کاغذی ان کشتیوں سے
ٹھٹھرتی کانپتی
ساری کی ساری خیمہ بستیوں سے
یہ پچھلے سال کے ٹوٹے ستارے
ہمیں واپس لگانا ہیں
سجانا ہے دریدہ دامنوں پر
خدایا!
بچانا دہشتوں سے اور جہاں کی وحشتوں سے
سکون و آشتی دینا جہاں کو

ہر اک پیر و جواں کو
مکینوں اور مکاں کو
بڑی امید سے محوِ دعا ہیں
ہمارے ہاتھ اور آزردہ یہ دل
کہ پچھلے سال کے ٹوٹے ستارے
کنارِ چشم پہ اب تک جمے ہیں
بصد کوشش کہاں اب تک تھمے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لوری

آ مرے لعل میں گودی میں سلاؤں تجھ کو
دوں میں جھلسی ہوئی ممتا بھری چھاؤں تجھ کو

تو کہ تھا نرم ہواؤں میں کھلا اک غنچہ
مرغزاروں میں ہمکتا ہوا ننھا جھرنا
ختکیِ باغ ارم کا تو رہا ہے عادی
جس کی جھیلوں میں نہاتی تھی پری شہزادی
مخملیں سبزے پہ تو پاؤں جو رکھتا تھا کبھی
گدگداتی تھیں تجھے تتلیاں اڑ کر گل سے
اور تو بھاگتا تھا ان کو پکڑنے کے لیے
جھونکے خوشبو کے تجھے چھیڑتے چلتے چلتے
جاگتے جیتے کھلونے تھے تمہارے ایسے
یاد آتا ہے ابھی کیا وہی گاؤں تجھ کو
آ مرے لعل میں گودی میں سلاؤں تجھ کو

توڑتا رہتا تھا جنت کے درختوں سے تو پھل
کل تلک آج تھا اب ہوگیا بیتا ہوا کل
بھولتا ہی نہیں منظر وہ رلائے پل پل
جانے پیشانیٔ تقدیر پہ کب آیا یہ بل
ایک دم آنکھوں سے وہ ہوگیا منظر اوجھل
پانی پینے کو نہیں اور ہیں آنکھیں جھل تھل
سونے دیں گے نہ یہ زخموں بھرے پاؤں تجھ کو
آ مرے لعل میں گودی میں سلاؤں تجھ کو

کیسے بھولے گا پہاڑی پہ جو تھا گھر اپنا
بن گیا کیسے وہ ایک دم سے سہانا سپنا
تو تھا سویا ہوا بارود کی آندھی آئی
خوشبوئیں تڑپیں گھٹا دم وہاں ہر تتلی کا
پھل پکے جتنے تھے شاخوں سے بچھڑ کر وہ گرے
فصلیں تیار تھیں کھیتوں میں وہ سب چھوٹ گئیں
چوڑیاں میری بھی جو کانچ کی تھیں ٹوٹ گئیں
ایک بھگدڑ سی مچی اور سبھی بھاگ پڑے
جتنے سوئے ہوئے بچے تھے سبھی جاگ پڑے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تھام کر ہاتھ ترا میں بھی یہاں آ پہنچی
کچھ خبر ہی نہیں اپنے ہیں کہاں ہم ہیں کہاں
کچھ بھی اپنا نہیں لگتا ہے یہ کربل کا سماں
سوا نیزے کا یہ سورج یہ بگولہ خیمہ
مخملیں فرش وہاں اور یاں چٹائی بھی نہیں
ایسی آفت کبھی ہم لوگوں پر آئی بھی نہیں
یاد کو دل سے لگا کے تو وطن کی سو جا
اپنے ہی دیس میں اے لعل مہاجر ہو جا
اور کیا اس سے زیادہ میں بتاؤں تجھ کو
آ مرے لعل میں گودی میں سلاؤں تجھ کو

بے نظیر

بے نظیر واقعی تھی بے مثال، بے نظیر
ایٹمی دنیا میں آئی لے کے جو ہاتھوں میں تیر

چپکے چپکے آن پہنچی تھی جو سادھو کی طرح
وہ سیاست کے وڈیروں میں سیاست کی فقیر

اس نے ثابت کر دیا تھا اس کی سچی تھی لگن
تیشۂ فرہاد ہے یہ اور یہ ہے جوئے شیر

بن گئی نسوانِ عالم کے لیے وہ آئینہ
بانوے اسلام پاکستان کی پہلی وزیر

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

وہ تھی ناموسِ سیاست، آبرو مندیِ قوم
خون کی ندیا میں ڈوبی جب تھی وہ بدرمنیر

اس کی اک اک سانس ہائے تھی امانت قوم کی
وہ عوام الناس کے وعدوں کی ایسی تھی اسیر

قتل کر ڈالا جوانی میں کسی نے ظلم سے
چھوڑ وہ روتا گئی لوگوں کا اک جم غفیر

اقتدار آتا ہے جاتا ہے زمانے میں سدا
زندہ رہتا ہے وہی جس کا رہے زندہ ضمیر

زندگی ہے سامنے اس کی حقیقت کی طرح
دائیں بائیں خواب میں پر ہیں سیاسی راہگیر

قبر اس کی رات دن پھولوں سے رہتی ہے ڈھکی
آسماں زیبا بہاتا ہے ہمیشہ اس پہ نیر!

☆☆☆

کشمیر کے نام

خوابوں کی زندہ تعبیر
پاکستان کی تو تصویر
آزادی تیری تقدیر
توڑ غلامی کی زنجیر
دنیا میں مثلِ شبیرؓ
تو ظلمت کا سینہ چیر
ناممکن تیری تسخیر
دشمن لاکھ کرے تدبیر
محل اپنی آزادی کا
اپنے لہو سے کر تعمیر
مشرقِ وسطیٰ کی دلہن
اے ارضِ جنت کشمیر

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

نظم

کس کا خط سوچ رہی ہوں کہ پڑھوں میں پہلے
کون سی سیڑھی پہ چپ چاپ چڑھوں میں پہلے
کس کی چاہت کی طرف آج بڑھوں میں پہلے
شوق پہ شوق نیا حاوی ہوا جاتا ہے
اور آنکھوں سے رواں راوی ہوا جاتا ہے

رات بھیگی ہے مگر جاگ رہی ہوں تنہا
کتنی یادوں کے جلو بھاگ رہی ہوں تنہا
سوکھے پتوں کو لگا آگ رہی ہوں تنہا
دردِ تنہائی سے واقف ہیں کہاں اہلِ چمن
ان کو صحراؤں سے کیا لینا جو ہیں اہلِ چمن

امی ابو نے لکھا ہوگا کہ تم کیسی ہو؟
بھائی بہنوں نے کہا ہوگا کہاں رہتی ہو؟
وہ کہے گی کسے معلوم تھا تم ایسی ہو
خط ملاقات کے ہم پایہ ہوا کرتے ہیں
یعنی پردیس میں سرمایہ ہوا کرتے ہیں

جانی پہچانی سی تحریریں وہ نفسِ مضموں
لکھا ہوتا ہے ہر اک بار وہی جانے کیوں
سب نے پردیس کو لکھا ہے سدا دشتِ جنوں
مشترک قدر یہی ہوتی ہے تحریروں میں
دیکھنا چاہتے ہیں نت نئی تصویروں میں

غم کے دریاؤں میں لفظوں کے سفینے اتریں
زہر ناکام تمناؤں کا پینے اتریں
موت کے کنویں میں ان یادوں کے زینے اتریں
میری بینائی کو یک لخت اپاہج کر کے
آنکھ کے پانی میں بہہ جاتے ہیں رشتے خوں کے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ان کو معلوم ہے کیا ہم ہیں پریشاں روحیں
چلتی پھرتی ہوئی گمنام سی زندہ لاشیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں پردیس میں اپنی چاہیں
اٹکا رہتا ہے یہ دل اپنوں کی خیریت میں
کھوئے رہتے ہیں سدا ہم اسی محویت میں

کٹ ہی جاتا ہے یہ دن وقت کے ہنگاموں میں
الجھے الجھے سے لگے رہتے ہیں ہم کاموں میں
وقت چھپ جاتا ہے چپ چاپ کئی ناموں میں
رات آتی ہے تو پھر کرنوں کی بوچھاڑ لیے
یاد کا چاند اتر آتا ہے من آنگن میں

ہم ہیں پردیس میں اک سطح سمندر کی طرح
جس کی گہرائی میں آباد نئی دنیا ہے
جہاں چٹانوں سے ٹکراتے ہیں طوفاں ہر دم
اور سینوں پہ سفینوں کی گزر گاہیں ہیں
ہر طرف تند ہواؤں کی کھلی باہیں ہیں

اور سمندر سے ادھر ریت ہے بس ساحل کی
دھجیاں بکھری ہوئی چاروں طرف ہیں دل کی
جہاں آتی ہی نہیں کوئی صدا منزل کی
رینگتے رینگتے کٹ جاتے ہیں گم سم لمحے
گنتے رہتے ہیں یونہی بیٹھ کے ہم تم لمحے

دن کی مزدوری سے تھک ہار کے جب گھر جائیں
منتظر بچوں کی آنکھیں ہیں کہ سو جاتی ہیں
برچھیاں دل میں یہی باتیں چبھو جاتی ہیں
امی ابو سے زیادہ ہیں بہادر بچے
کیونکہ پردیس میں پھرتے ہیں یہ در در بچے

نرسری بے بی سٹنگ اور کہیں ہمسایہ ہے
پر ادارہ کوئی کب ممتا کا ہم پایہ ہے
اور اسی موڑ پہ دینار بھی بے مایہ ہے
کوئی مر جائے وطن میں تو پہنچ پاتے نہیں
یعنی انسانوں کے زمرے میں بھی ہم آتے نہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

چاہتے ہیں کہ مہ و سال کے قید و بند سے
بیتے لمحوں کے مہاجال کے قید و بند سے
خوف اور درد کے سرتال کے قید و بند سے
چھٹ کے جب جائیں وہاں تو ہے یہ خواہش زیبا
کاش اے کاش کہ پھر وقت وہاں ٹھہرا ہو

☆☆☆

چابیاں

کچھ ماضی کچھ مستقبل میں
رہنے والے پردیسی ہم
اپنی سوہنی دھرتی چھوڑ کے
آن بسے دینار نگر میں
روح کہیں پر
پاؤں سفر میں
سوچ کے دل میں رہ جاتے ہیں
لوٹ کے ہم بھی گھر میں جاتے
ہر دکھ درد ہوائے سرد میں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

گرم رتوں میں
رات کی رانی کی خوشبو میں
من وتو میں
اپنے دل کی ہر سختی سے بے کل ہو کر
جی کہتا ہے
اپنے چمن کی اک اک تتلی سے
پوچھوں میں؟
تم نے بھی مجھ کو یاد کیا؟
اپنا سکوں برباد کیا ہے؟
ہم نے تو دینار و ڈالر کے بدلے
اپنے گھر کے سارے موسم
رہن رکھے ہیں
سامانِ تعیش کی خاطر
لیکن سچ ہے
نہ ماضی نہ حال کے اور نہ ہو ہی سکے
مستقبل کے
ہاں اتنا ہے

بڑے بڑے بنگلے ہیں وطن میں
اور یہاں پر ہم پردیسی
ویزوں اور اقاموں کا رن
سستے گھروں میں پڑ رہتے ہیں
اپنے وطن میں بند گھروں کی
چابیاں جیب میں ہم تم ڈالے
یوں تقدیر سے لڑ رہتے ہیں
جیسے کل بھی سوہنی دھرتی
جا پہنچیں گے
لیکن سچ ہے
کچھ ماضی کچھ مستقبل میں
رہنے والے پردیسی ہم
لوٹ کے بالکل جا نہیں سکتے
گردِ سفر کو پا نہیں سکتے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

یقین

بطورِ خاص بصد اہتمام بویا ہے
مری زمین میں جس نے نفاق بویا ہے
ضرور کیفر کردار تک وہ پہنچے گا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

چلو آنگن بلاتے ہیں

چلو آنگن بلاتے ہیں
جو ہر پل راہ تکتے ہیں
وہی ساجن بلاتے ہیں
وہاں شمعیں جلی ہوں گی
نئی کلیاں کھلی ہوں گی
کئی گھڑیاں پرانے دور کی.....لاہور کی
ان آنکھوں میں پلی ہوں گی
بہار آئی ہوئی ہوگی
ایامِ جشنِ آزادی ہیں

سو جوبن بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
اسی ہر سال موسم میں
ہلالی سبز پرچم میں
گھٹائیں ٹوٹ کر آتی ہیں
سو پکوان پکتے ہیں
دیے جلتے ہیں..... رنگ پیرہن..... لہرا کے آتے ہیں
حسیں گیسو بکھرتے ہیں..... جب آئیں بارشیں
چہرے نکھرتے ہیں..... مگر آواز آتی ہے
جو آنکھوں سے برستے ہیں وہی ساون بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
جہاں آرام گاہِ شاعرِ مشرق سجی ہوگی
چراغاں ہوگا مسجد میں
قلعے پر رعبِ آزادی..... یہ شالیمار اور راوی
دلوں پر اک خوشی حاوی
جہاں ہر اک مساوی طور پر..... آزادی چوک پر
ہو کر کھڑا..... دل سے پکارے گا

چلو آئیں..... منائیں
ساٹھویں عیدِ مجسم کو..... مینارِ پاک
پر اس خاک پر..... رشکِ افلاک پر
لیے ہاتھوں میں پرچم کو..... سماں کتنا حسیں ہوگا
کنارِ نہر..... دور و یہ شجر
مل کر گلے اک دوسرے کے..... جب کہیں..... تم کو
مبارک جشنِ آزادی!
بجا کر تالیاں بچے نہر کے ٹھنڈے پانی میں
پھوار اک دوسرے پر ڈال کر
مہر و محبت کی روانی میں..... بزرگوں کی دعاؤں میں
جوانوں کی جوانی میں
کہیں گے..... جھنڈیاں لہرا کے..... اور گا کے
فلک آواز ہو کر..... ''پاکستان زندہ باد''
وہ منظر جاوداں ہوگا..... زمانے میں کہاں ہوگا؟
یہ ہر اک پہ عیاں ہوگا..... کہ اس کی گونج..... دنیا میں
ہر اک خورد و کلاں سن کر
جگر کو تھام لے گا..... وطن کا نام لے گا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

سو جوبن بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
اسی ہر سال موسم میں
ہلالی سبز پرچم میں
گھٹائیں ٹوٹ کر آتی ہیں
سو پکوان پکتے ہیں
دیے جلتے ہیں..... رنگ پیرہن..... لہرا کے آتے ہیں
حسیں گیسو بکھرتے ہیں..... جب آئیں بارشیں
چہرے نکھرتے ہیں..... مگر آواز آتی ہے
جو آنکھوں سے برستے ہیں وہی ساون بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
جہاں آرام گاہِ شاعرِ مشرق سجی ہوگی
چراغاں ہوگا مسجد میں
قلعے پر رعبِ آزادی..... یہ شالیمار اور راوی
دلوں پر اک خوشی حاوی
جہاں ہر اک مساوی طور پر..... آزادی چوک پر
ہو کر کھڑا..... دل سے پکارے گا

چلو آئیں..... منائیں
ساٹھویں عیدِ مجسم کو..... مینارِ پاک
پر اس خاک پر..... رشکِ افلاک پر
لیے ہاتھوں میں پرچم کو..... سماں کتنا حسیں ہوگا
کنارِ نہر..... دور و یہ شجر
مل کر گلے اک دوسرے کے..... جب کہیں..... تم کو
مبارک جشنِ آزادی!
بجا کر تالیاں بچے نہر کے ٹھنڈے پانی میں
پھوار اک دوسرے پر ڈال کر
مہر و محبت کی روانی میں..... بزرگوں کی دعاؤں میں
جوانوں کی جوانی میں
کہیں گے..... جھنڈیاں لہرا کے..... اور گا کے
فلک آواز ہو کر..... ''پاکستان زندہ باد''
وہ منظر جاوداں ہوگا..... زمانے میں کہاں ہوگا؟
یہ ہر اک پہ عیاں ہوگا..... کہ اس کی گونج..... دنیا میں
ہر اک خورد و کلاں سن کر
جگر کو تھام لے گا..... وطن کا نام لے گا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

وہ مرد و زن بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
کہ سن کر نعرہ آزادی وطن مقدس
جہاں بھی کوئی ہوگا..... خود کو پہنچائے گا
اک دم سے کراچی میں
مزارِ قائداعظمؒ پر..... جہاں پہ گارڈ بدلیں گے
چلیں..... ہم تم
یہاں تنہائیاں سہہ کر
سدا پردیس میں رہ کر
سہانے خواب ٹوٹے ہیں
جو ہم سے ساتھ چھوٹے ہیں
وہی بندھن بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
چلو دینار و درہم چھوڑ کر اب لوٹ چلتے ہیں
کہ کب سے دل مچلتے ہیں
دیوانے ہاتھ ملتے ہیں
جہاں پہ پیار سچے ہیں، نئی اس نسل کے بچے

ہمارے اپنے بچے ہیں
نیا وطنِ محبت ہے..... پیامِ امن ہے
نئے امیندراء لمحوں میں..... خوش کردار کے درپن بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں
جہاں پھیلے ہوئے بہنوں کے
آنچل یاد کرتے ہیں، سجی قوس و قزح ہے
آنے والے خوب لمحوں کی
کھلے مہر و وفا کے امن کے
گلشن بلاتے ہیں
دعاؤں سے بھرے..... ماؤں کے
اب دامن بلاتے ہیں
چلو آنگن بلاتے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کسک

زخمی دل اور آنکھ سے آنسو
جب سے جھولی میں آئے ہیں
میں سر پکڑے سوچ رہی ہوں
تارے پھول اور موتی پہلے
کتنے اچھے لگتے تھے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

قطعات

وفائے احمدِ مرسلؐ سے یہ دیانت ہے
وہ جس کا نام شفاقت کی اک ضمانت ہے
ڈگر ڈگر پہ جلا دوں چراغ اشکوں کے
غمِ حسینؓ ہر اک نسل کی امانت ہے

سارے جہاں کو چھوڑ دیا اور قبول کی
شوقِ طلب میں میں نے غلامی بتولؓ کی
پہچان ورنہ روئے گا کل سر کو تھام کر
برباد میں نے زندگی اپنی فضول کی

کیا مانگنا تھیں لوگوں نے میری بھلائیاں
جی بھر کے میرے بعد کیں میری برائیاں
میں نے تو ہنس کے تہمتیں کر لی ہیں سب قبول
جیسے رہیں نہ مجھ میں کبھی تھیں اچھائیاں

ہم پاسِ مروت سے کبھی کچھ نہ کہیں گے
ہر جور ترا حسنِ عقیدت سے سہیں گے
ہر پل اسی امید پہ زیبا ہے گزرتا
وہ دن جو نہیں آج تو یہ بھی نہ رہیں گے

کیسے مانوں کہ تو بیگانہ تھا
تیرا انداز دوستانہ تھا
دل گیا، جاں گئی میں سوچتی ہوں
تیرا کس کس جگہ ٹھکانہ تھا

راہزن جب خضرِ منزل ہو گئے
راستے کچھ اور مشکل ہو گئے
بے وفا ہو کے بھی وہ دلدار ہے
ہم وفائیں کر کے بے دل ہو گئے

آنکھوں میں جب جگر کا لہو خوب بھر گیا
چپ چاپ تیرے درد کا دریا اتر گیا
گن گن کے جی رہی ہوں میں سانسیں ترے بغیر
بچھڑا تو جب سے دل بھی اسی روز مر گیا

بے خودی میں کہی ہوئی باتیں
دے گئے رنج و غم کی سوغاتیں
جیسے برکھا لگائی آنکھوں نے
کبھی بے رت ہوئیں نہ برساتیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

خون کے آنسو مرا دل رو دیا
زندگی میں ہم نے کیا کیا کھو دیا
عمر بھر کا ہے اثاثہ اب مرا
درد میرے دل کو تم نے جو دیا

ماضی کو پھینک دیں ذرا اس دل سے نوچ کر
وابستہ کر لیا تجھے خود سے یہ سوچ کر
گہرائیوں میں ڈوب کے ابھرا بھلا ہے کون؟
کیا دیکھتے ہو زخم پرانے کھروچ کر؟

پتھر کے جگر میں کبھی احساس نہ جاگا
افسوس کہ سائے کے تعاقب میں میں بھاگا
پاگل تھے ہمیں اپنا سمجھ بیٹھے اسی کو
جو توڑ گیا رشتوں کے احساس کا دھاگا

خود سے لاپرواہ ہم ہوتے گئے
دل گرفتہ خواہ مخواہ ہوتے گئے
جب سے وہ بچھڑا اداسی چھا گئی
زخم گہرے بے پناہ ہوتے گئے

توڑنے جب بھی پھول جاتی ہوں
خار دامن کے بھول جاتی ہوں
دیکھ کر ادھ کھلی نئی کلیاں
بڑھ کے شاخوں سے جھول جاتی ہوں

چاہتے تھے چھوڑ دیں آوارگی
اور پھر کچھ لوگ تائب ہو گئے
لوحِ دل پہ ایک نکتے کی طرح
ایک دم ابھرے جو غائب ہو گئے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

یادوں کے روپ میں تو رہے ساتھ عمر بھر
اے دوست تیرے اتنے تعاون کا شکریہ
آنکھوں کو دے گیا ہے تو اک رُت سدا بہار
کس منہ سے میں کہوں تیرے ساون کا شکریہ

اپنے دل میں بارہا جھانکا بھی ہے
ان کی چاہت کو بھی ہے پرکھا بہت
ہے جدائی ہی مناسب کیا کریں
ہم نے ہر پہلو سے ہے سوچا بہت

نہ وضو ٹھیک اور نہ سجدہ ہی
پھر بھی احساس بندگی ہے بہت
دل کھلا ہے پیاروں کیا دامن
میرے دامن پہ گندگی ہے بہت

اب کے ہم اجڑے تو جانے کیا بنے
زندگی یوں بھی تو بے ترتیب ہے
مسکراتے ہیں وہ روتا دیکھ کر
آج لوگوں کی یہی تہذیب ہے

کچھ سسکیاں بھٹکتی ہیں لہروں کے دوش پر
شاید پکارتا ہے کوئی دل کو تھام کر
وہ جو خدا کے لہجے میں لیتا ہے تیرا نام
تو بھی تو اس سے طور پہ جا کے کلام کر

اعتبار اپنوں سے جب اٹھنے لگا
ہم کسی ویران رہ پر ہو لیے
چھٹ گیا گھر ہم سے، سادھو ہو گئے
آپ کی مرضی نہ چاہے بولیے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے
میں آسمان سے ٹوٹا ہوا ستارہ ہوں
کوئی نہیں جسے میری تلاش ہو زیبا
میں کائنات کا بھٹکا ہوا نظارہ ہوں

آبِ نیساں سے جو بنے موتی
پلکوں پلکوں پرو لیے میں نے
دیکھ پھر آج لے کے نام ترا
کتنے دامن بھگو دیئے میں نے

بزم سے اٹھتے ہی تیرے سب کے
کچھ نہ کچھ زیرِ زباں ہوتا ہے
لوگ جب باتیں کیا کرتے ہیں
تو خدا جانے کہاں ہوتا ہے

برف پگھلی جب ذرا احساس کی
زخم کتنے ہی پرانے جل اٹھے
ایک کے بعد ایک پھر جلتا گیا
خواب سارے ہی سہانے جل اٹھے

جب سے وہ بے وفا ہوا مجھ سے
مسکراتے ہیں مجھ پہ میرے حریف
نامکمل ہے شعر ہستی کا
نہ کوئی قافیہ نہ کوئی ردیف

بدلا ہوا سا تھا جو ملا مدتوں کے بعد
مانا کہ کوئی بات بھی اس میں نئی نہ تھی
لہجے میں اس کے فرق نہ آیا تھا گو مگر
ہر وقت طنز کرنے کی عادت گئی نہ تھی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

یادوں کے اکیلے ساون میں
اک جشن منانے آئے ہیں
تم بھول گئے ہو جو وعدے
ہم یاد دلانے آئے ہیں

لوگوں نے بتایا ہے ہم کو
تم غیر کو اپنا بنا بھی چکے
ہم راہ میں جن کی بیٹھے ہیں
وہ راہ بدل کر جا بھی چکے

آنکھوں سے جوئے خون رواں ہو کے رہ گئے
یاد آ گیا ہے آج کوئی بے وفا مجھے
اٹھنے لگا ہے آپ بھی اپنے سے اعتبار
لگتا ہے اجنبی سا ہر اک آشنا مجھے

کرچیاں چن لو اگر چن سکو اے شیشہ گرو
ٹوٹ کے آپ ہی اپنے میں بکھرتا ہے کوئی
لب پہ ہلکان تبسم کا سجانا ہے عبث
اوڑھ کے پھول بھلا رنگ نکھرتا ہے کوئی؟

بس خیال اس دل میں تیرا رہ گیا
چار سو یادوں کا گھیرا رہ گیا
چل دیئے تیری گلی سے ہوش مند
صرف دیوانے کا ڈیرا رہ گیا

سود و زیاں کا دور تو کب سے گزر چکا
اب حادثات سے کوئی خطرہ نہیں رہا
کیا روئیں ہم کہ ماضی کے لمحوں کی لاش پر
آنکھوں میں دل کے خون کا قطرہ نہیں رہا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آشناؤں کی بے وفائی پر
ہم تو یوں ہی اداس ہوتے ہیں
اپنی رائیں بدلتے رہتے ہیں
لوگ موقع شناس ہوتے ہیں

یاد آئی اس کی آنکھیں مند گئیں
لوٹ کر پھر آ گئی آسودگی
ہم اسے زیبا کہیں رسمِ وفا
لوگ کہتے ہیں جسے فرسودگی

چٹکتی دل میں کئی نو دمیدہ کلیوں کو
ہزار بار ملیں جھڑکیاں ہواؤں کی
اکیلے بیٹھ کے سنتے ہیں چاندراتوں میں
دریچہ کھول کے ہم سسکیاں ہواؤں کی

نام سن کر ترا یہ لگتا ہے
کوئی شے دل کے پاس ٹوٹی ہے
جیسے شوکیس میں سجی گڑیا
ہو کے پھر بے لباس ٹوٹی ہے

سوچنے کو بھی تو کچھ باقی نہیں
دیکھنے کو بھی کوئی سپنا نہیں
سوچتے ہیں اے جہانِ شش جہت
اتنے لوگوں میں کوئی اپنا نہیں

جانے کیا یاد آگیا بھولا ہوا
اشک کیوں آنکھوں سے جاری ہو گئے
درد بھاری ہو گیا لمحات پر
اور ہم لمحوں پہ بھاری ہو گئے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جانے کب ترکِ تعلق کا سندیسہ آئے
جانے کب قیدِ محبت کی سزا پوری ہو
نامہ بر بھول گیا ہوگا کہیں نامہ میرا
خامشی ان کی یہ شاید کوئی معذوری ہو

شہر کے لوگو کوڑا کرکٹ مت ڈالو
ٹوٹی پھوٹی دیواروں پہ چھٹ ڈالو
آنکھوں کو رنگوں سے دھوکہ دیتے ہو
کاغذ کے پھولوں میں بھی نکہت ڈالو

کئی ستارے ان آنکھوں میں بھر گیا زیبا
وہ ایک چاند جو اترا تھا دل کے آنگن میں
تم کیا ملے کہ مل گئی دنیا کی ہر خوشی
بس بس مرے خدا میری کوئی دعا نہیں

وہ ایک شخص جو اوروں سے کچھ جدا ہی تو تھا
تھی کیا برائی ذرا سا وہ بے وفا ہی تو تھا
گیا ہے آنکھ چرا کر ابھی ابھی ہم سے
وہ بے نیاز نہ تھا غیر آشنا ہی تو تھا

میں نے کی اس سے وفا لوگو سزا دو مجھ کو
فیصلہ آج مگر اپنا سنا دو مجھ کو
لوحِ ہستی سے کسی حرفِ غلط کی مانند
اے مرے کاتبِ تقدیر مٹا دو مجھ کو

بلبل کی پکاریں مدھم ہیں کوئل کی صدائیں گھائل ہیں
تم جب سے ہو بچھڑے زیبا سے سب گیت گئے سنگیت گئے
کب تک ہیں جدائی کی گھڑیاں آخر کو گزر ہی جائیں گی
جب ساتھ تمہارا ہوتا تھا وہ دن بھی تو آخر بیت گئے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لفظ انساں تو اب خرابی ہے
بن سکوں کاش معنوی انساں
کتنا کمزور ہو گیا زیبا
کل کا بے مثل اور قوی انساں

چھین لیتا گلال یہ کوئی
اور چہرہ یہ زرد ہو جاتا
زندگی میں کسک نہیں کوئی
کنجِ دل کنجِ درد ہو جاتا

بھلا ہی دیتا ہے سب کچھ وہ یاد آئے تو
لہو رلاتا ہے مجھ کو مرے قلم کی طرح
وہ کیوں سنے گا بھلا پھر کوئی صدا میری
بچھڑ گیا ہے جو مجھ سے یروشلم کی طرح

یوں زندگی تو مرے دوست زندگی سی ہے
ترے بغیر مگر کچھ کمی کمی سی ہے
وگرنہ ہم تو یہاں کب کے مر چکے ہوتے
تمہاری یادوں کے دم سے ہما ہمی سی ہے

شہرِ پرخار میں پھرتے ہیں پیادے دل کے
ہیں خطرناک کئی دن سے ارادے دل کے
رنگ بھرنے لگی ہر نقش میں خوں سے زیبا
تیری تصویر میں کچھ خاکے تھے سادے دل کے

چھوٹ گیا گھر ہم سے زیبا
ہم آوارہ گرد ہوئے
رت سرسوں کی پکنے آئی
چہرے پیلے زرد ہوئے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تم سے چھٹ کر غنودگی سی ہے
سچ بتائیں تو نیند آئی نہیں
درد شدت سے ہو گیا ہے جواں
رات پوری طرح سے چھائی نہیں

یہی آداب عزت سے زمانے میں ہیں جینے کے
کبھی بھی فرض پہ جذبات کو ترجیح مت دینا
جگر سوزاں نظر میں جستجو اک ولولہ دل میں
بہت ڈھونڈا کسی کے ساتھ تم تشبیہ مت دینا

جگر پتھر کا ہونا چاہیے عشاق سے پوچھو
حدیثِ عشق کی الفاظ میں تشریح کیا ہوگی
کہیں ذہنی سکوں اب نام کو باقی نہیں زیبا
مشینی دور میں انسان کی تفریح کیا ہوگی

یہی نہیں کہ فقط بے وفا ہوا کوئی
کسی کی ذات پہ پھر اعتماد بھی نہ رہا
جو اپنا نام بلندی پہ جا کے لکھتا تھا
کچھ ایسا بھولا کہ لوگوں کو یاد بھی نہ رہا

اک ڈائری ایسی ہوتی ہے جو سینے میں لکھی رہتی ہے
ہر وقت پلٹتی پلکوں سے ہر صفحے کو موڑا جاتا ہے
دھندلائی ہوئی کچھ تصویریں آنکھوں سے جھلکتی رہتی ہیں
ان کانچ کے نازک سانچوں سے جب درد نچوڑا جاتا ہے

عجیب نیند میں سب کچھ مرا ہے کھویا ہوا
دماغ جاگ رہا ہے بدن ہے سویا ہوا
لہو کے اشک کسی کو نظر نہ آئیں گے
دوپٹہ خشک ہے تکیہ مگر بھگویا ہوا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ہر ظلم کو ہم صبر سے برداشت کریں گے
اجسام کی ہم فصل سدا کاشت کریں گے
تم دیکھنا اک روز نئی صبح بھی ہوگی
ہم اپنے مؤقف کی نگہداشت کریں گے

ہاتھ بے اختیار ملتے ہیں
انگلیوں کے نشاں نہیں ملتے
کیا لکھے میرا کاتبِ تقدیر
ذہن و دل کے بیاں نہیں ملتے

صفِ اعداء میں کھڑا تھا آگے
دوستی کے جسے دعوے تھے بہت
آج کٹتے ہی نہیں اس کے بغیر
اور کبھی دن یہی چھوٹے تھے بہت

فاصلہ کوئی نہیں دیکھنے میں لگتا ہے
عمر بھر چلتی رہی میں اس اندازے پر
میری یکجہتی کی باتوں پہ جو ہنس دیتا تھا
آج روتا ہے وہ بکھرے ہوئے شیرازے پر

کرچی کرچی دل ہوں تو صدمات نئے
سہنے والے سہہ جاتے ہیں آنکھوں میں
بہہ جائیں جو آخر آنسو ہوتے ہیں
سپنے لیکن رہ جاتے ہیں آنکھوں میں

ہمیشہ عمر بھر وہ یاد کا رشتہ نبھاتا ہے
محبت میں جدا کوئی کسی سے ہو نہیں سکتا
کبھی وہ وقت آتا ہے ہنسی ہوتی ہے ہونٹوں پر
وہ رونا چاہتا ہے کھل کے لیکن رو نہیں سکتا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

نکل کر صبر کے گنبد سے آنا پڑ گیا مجھ کو
تمہیں بولوں کہ آخر کب تلک میں درگزر کرتی
رکھا ہی کیا تھا میرے پاس اشکوں کے سوا زیبا
اسی بارانِ رحمت سے نہ کیوں دامن کو تر کرتی

ذہن میں مقصد بڑا ہو جس گھڑی
فائدے کو بھول جانا چاہیے
دوستی ہو جائے جب ہر خار سے
توڑنے تب پھول جانا چاہیے

بیٹھنا گھنٹوں وہ تم کو سوچنا
اور یونہی اپنا کلیجہ نوچنا
نام لکھنا وہ حنا سے ہاتھ پر
آنسوؤں سے پھر وہ تختی پوچنا

یارب میں جس کے نام پہ بیٹھی تمام عمر
اس کو تو میرا نام تلک بھی نہ یاد تھا
شامل تھا قتل میں وہ مرے دشمنوں کے ساتھ
وہ جو مرا بھروسہ مرا اعتماد تھا

یاد کچھ اس طرح سے آئے گا
پوری دنیا وہ پھر بھلا دے گا
میں تو ہنستی نہیں اسی ڈر سے
پھر وہ آ کر مجھے رلا دے گا

وقت سے کہہ دو ٹھہر جائے کسی مرکز پر
اب بدلتے ہوئے منظر نہیں دیکھے جاتے
تتلیاں چھوڑو پکڑنا ہمیں ڈر لگتا ہے
ہم سے پھر ٹوٹے ہوئے پر نہیں دیکھے جاتے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اس دور میں ایسا لگتا ہے انسان مکمل کوئی نہیں
یا گونگی بہری روحیں ہیں یا چلتی پھرتی لاشیں ہیں
تھا صبر کا پھل سنتے آئے بچپن میں کہ میٹھا ہوتا ہے
اس پھل کی جگہ اب سینے میں اک کاسۂ دل کی کاشیں ہیں

رشتے ناتے تو یوں بھی بدلے تھے
بدلی ماں باپ کی بھی اب آنکھیں
ایدھی سنٹر میں چھوڑ دی اولاد
کیا ملائیں گے اور سب آنکھیں

دردِ مظلوم دل پہ جھیلا ہے
پوری دنیا میں وہ اکیلا ہے
جس نے قائم ہے کی مثال نئی
حق کا ساتھی وہ وینزویلا ہے

ثلاثیاں

حرص و ہوس کے اس طوفاں میں
بڑھتا گیا دن رات جہاں میں
دولت کا افسوں.....؟

دست نگر دشمن کے ہو کر
غیرت کے اونچے شملوں سے
خود کو کریں مرہون.....؟

مغرب کے بنکوں کے معدے
بھرنے والے سب اپنے ہیں
دنیا کے قارون.....؟

بھوکے ننگے انسانوں کا
دونوں چوسیں خون
ڈالر اور افیون.....؟

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

دھرتی ماں کی چنری بیچے
ڈالر اور پاؤنڈ کے بدلے
کون ہے وہ ملعون.....؟

جوہری ہو کر کچھ بھی لیے نہ
دونوں میں سے کونسا ہم ہیں
ہیرا کہ زرقون.....؟

اچھے بچے بن کے ممالک
چپ سادھے سب دیکھ رہے ہیں
کیونکہ ہیں مامون.....؟

کوئی بہادر شاہ سے پوچھے
دونوں میں سے کیا اچھا ہے
دلّی یا رنگون.....؟

ہائیکو

آسماں کا بھی کلیجہ پھٹ گیا
شہر کی بدنام گلیوں میں کہیں
زندگی سسکی ہے شاید رات بھر

.....

فرق اسے کیا پڑنا تھا
کب تک شاخ اٹھاتی بوجھ
پھول کو آخر جھڑنا تھا

.....

تیری یاد میں جاگی تب تک
آخری تارا سویا تھک کر
پہلی چڑیا نیند سے جاگی

.....

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

اطلس اور کمخواب پہن کے
قوم کو لیڈر کیا دیتے ہیں
بھوکا ننگا مستقبل

.....

عید پر پی نگر کی ہر بیٹی
مائیکے گھر کی آس رکھتی ہے
یعنی رشتوں کی پیاس رکھتی ہے

.....

گنگناتا ہے جو دھنوں کی طرح
وقت گزرے تو کاٹ دیتا ہے
ہاتھ سے مردہ ناخنوں کی طرح

.....

دل کہ بلور سا چٹختا ہے
اشک گرتے ہیں موتیوں جیسے
میں تری یاد میں پروتی ہوں

☆☆☆

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com